Ramayan
Valmiki
Delhi

آدِ کوی مہرشی بالمیک کرت رامائن

المشہور

بالمیکی رامائن

جسے

رئیسِ التحریر ادیبِ کبیر جنابِ شیونا تھ رائے صاحب تسکین

نے اُردو داں اصحاب کے لِئے

سلیس ہندوستانی میں قلمبند کیا

ناشران
گیلا رام اینڈ سنز
مالکان پنجابی پستک بھنڈار دریبہ کلاں دہلی

قیمت صرف چار روپے آٹھ آنے للعہ

اچُوتم کیشوم رام ناراینم
کرشن دامودرم واسُودیوم ہرے
شریدھرم مادھوم گوپیکا ولبھم
جانکی نائکم رام چندرم بھجے

مہرشی بالمیک

مہرشی بالمیک پہلے ایک بڑے بھاری ڈاکو تھے۔ اِن کا اصلی نام رتناکر تھا۔ مسافروں کو لوٹ کر اپنے کُنبہ کی پرورش کرتے تھے۔ ایک بار اُنہوں نے نارد جی پر حملہ کر دیا۔ اُنہوں نے اِن سے کہا۔ کہ تو مسافروں کو لوٹ کر انہیں قتل کر دیتا ہے۔ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ تو ایسا کیوں کرتا ہے؟

مہرشی بالمیک نے جواب دیا۔ "میں اپنے بال بچوں کو پالنے کی غرض سے ایسا کرتا ہوں!"

مہرشی نارد۔ "تیرے خیال میں تیرے کُنبہ کے افراد بھی اِس پاپ میں تیرے ساتھ شامل ہیں؟"

مہرشی بالمیک۔ "کیوں نہیں؟ جو پاپ کی کمائی کھائے گا اُس کو اُس کا پھل بھی بھوگنا ہوگا۔"

مہرشی نارد۔ "تیرا یہ خیال غلط ہے۔ جن کے لئے تو پاپ کما رہا ہے۔ وہ تو محض غرض کے بندے ہیں! اُن کو تیرے پاپ سے کوئی مطلب نہیں۔ اگر تجھے میری بات کا یقین نہ ہو تو گھر جا کر اپنے ماں باپ سے پوچھ آ!"

بات کچھ مہرشی بالمیک کی سمجھ میں آگئی۔ اُنہوں نے مہرشی نارد کو اِس خیال سے کہ کہیں یہ بھاگ نہ جائیں ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا۔ اور خود گھر جاکر اپنے ماتا پتا اور پتنی سے پوچھا۔ کہ میں جو لوٹ مار کرکے آپ لوگوں کی پرورش کر رہا ہوں آپ میرے ساتھ اِس پاپ میں شامل ہیں یا نہیں؟"

تینوں نے متفقہ طور پر جواب دیا۔" ہمارا پالن کرنا تیرا دھرم ہے۔ تیرے پاپ سے بھلا ہمیں کیا مطلب؟ تو جائز وسائل سے دولت کیوں نہیں پیدا کرتا؟"

اُن کی بات سُن مہرشی بالمیک کو ہوش سی آگئی۔ لپکتے ہوئے مہرشی نارد کے پاس آئے اُن کا رسّہ کھولا اور چرنوں میں گر کر سارا حال کہہ سُنایا اور کہا:" مہاراج! میں پسچاتاپ کی اگنی میں جل رہا ہوں! میرا اُدھار کیجئے!"

مہرشی نارد نے فرمایا۔" اب تو سمجھ گیا ہے کہ یہ سنسار سوارتھ کا ساتھی ہے۔ تیرے پاپ کا کوئی ساتھی نہیں! اِس لئے اب تو موہ ترک کرکے بھگوان کا بھجن کر۔ وہی تیرا اُدھار کرینگے!"

مہرشی بالمیک" مہاراج! بھجن کرنا سکھائیے!"

مہرشی نارد نے فرمایا" صرف رام نام منتر کا اکھنڈ جاپ کر!"

مہرشی بالمیک بولے" مہاراج! زندگی بھر تو میں "مرو"، "مارو" کہتا رہا ہوں، رام رام میرے دہن سے کیسے برآمد ہوگا؟"

اِس پر نارد جی بولے:" اچھا تو "مرا"، "مرا" ہی کہہ اِسی سے رام نام کا اُچارن ہوگا۔"

ازاں بعد مہرشی بالمیک سب کچھ چھوڑ کر "مرا"، "مرا" بھجنے لگے بھجن

ہیں ایسے محو ہوئے کہ تن بدن کی رتی بھر بھی شدھ نہ رہی۔ جسم پر مٹی جم گئی۔
اُس میں چیونٹیوں نے اپنے بل بنائے۔ مگر اِن کو کچھ پتہ نہ تھا۔ آخر بہت سے
سال گذرنے کے بعد دیو بانی ہوئی "رشی! اُٹھو! جاگو!"
مہرشی بالمیک بولے۔ "میں ڈاکو ہوں، لٹیرا ہوں، رشی نہیں ہوں!"
آواز آئی کہ آپ اب ڈاکو نہیں ہیں اکھنڈ جاپ کے پرتاپ سے اب آپ کے
سب پاپ ناش ہو گئے ہیں! اب آپ مہرشی بالمیک کے نام سے پرسدھ ہونگے!

جنگل میں ایک شکاری کا کرونچ نامی پرندے کو مارنا مہرشی بالمیک کا اُسکو شراپ دینا شری برہماجی کا مہرشی بالمیک کو درشن دینا اور رامائن تصنیف کرنیکے لئے کہنا

ایکدن مہرشی بالمیک تمسہ ندی کے کنارے اپنے شاگرد بھاردواج
کے پاس کھڑے تھے۔ کہ بھاردواج سے انہوں نے کہا: "دیکھو! بھاردواج!
یہ سُندر اور نرمل جل کیسا نیرمل ہے۔ اِس کا جل ویسا ہی صاف ہے جیسا کہ
ست پرشوں کا من ہوتا ہے۔ تم ہاتھ کا گھڑا یہاں رکھدو اور انگوچھا مجھے دو
میں یہاں اشنان کرونگا!"
انگوچھا لیکر بالمیک نہانے کی تیاری کر رہے تھے کہ اُن کو کرونچوں کا ایک جوڑا
کریڑا کرتا ہوا دکھائی دیا۔ مہرشی ابھی دیکھ ہی رہے تھے کہ نر کے سینہ میں ایک
تیر آکر لگا۔ مادہ اپنے نر کو تڑپتا ہوا دیکھ کر رونے لگی۔ وہ بیوہ ہو گئی
اُس کی بیچارگی اور بے بسی کو دیکھ کر مہرشی کو بڑی ہی دیا آئی۔ مہاتما رُوپی
دھرم اور کرونچ کی مادہ کو روتا ہوا دیکھ کر مہرشی کی زبان سے خود بخود
یہ شلوک جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں نکل گیا۔

"ہے ویادھ! تو انیک - ورشوں تک مستقر نہ رہیگا - کیونکہ تو نے اِس کرونچ کے جوڑے میں سے کام پیڑت نر کو مارا ہے"۔
مہرشی اب سوچنے لگے کہ میں نے کرونچنی کی تکلیف سے متاثر ہو کر یہ کیا کہہ ڈالا۔

دیکھو! مہرشی نے بھاردواج سے کہا۔ "یہ شلوک جو کہ رنج و غم کی حالت میں میرے مُنہ سے نکلا ہے یش روپ ہوگا"۔
بھاردواج نے وہ شلوک یاد کر لیا۔ نہان بعد مہرشی نے اشنان کیا اور اُسی شلوک پر غور کرتے ہوئے اپنے آشرم میں تشریف لے آئے۔ بھاردواج، گھڑا لئے پیچھے پیچھے آیا۔ آشرم میں آکر مہرشی نے بھاردواج کو بہت سی کتھائیں سُنائیں۔ مگر توجہ اُن کی اُس شلوک کی طرف ہی تھی۔
عین اُس وقت برہما جی، مہرشی کو دیکھنے کے لئے اُن کے آشرم میں تشریف لائے مہرشی نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر انہیں پرنام کیا پھر ودھی پُوربک اُنکی پوجا کی۔ پھر اُن کے چرنوں میں بیٹھ کر اُن کو ویادھ کرونچ اور شلوک کا سارا حال کہہ سنایا۔
اِس پر برہما نے ہنس کر کہا۔ "مُنی سریشٹ! اس شلوک کے متعلق آپ کسی قسم کا فکر نہ کیجئے۔ یہ میری ہی مرضی سے آپ کی زبان سے برآمد ہوا تھا۔ آپ کو یاد ہے نا اگلے دِن آپ کو نارد جی نے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کا جیون چرتر سنایا تھا۔ پس اِس شلوک کے وزن پر وہی کتھا اب آپ کاویہ کے رُوپ میں لکھ ڈالئے۔ رام، لکشمن، سیتا اور راکشوں کا گپت تتھا پرگٹ سب برتانت آپ کو پرتکش جان پڑیگا۔ اِس کاویہ میں آپ کی کوئی بات غلط نہ نکلے گی۔ اِس لئے آپ رام کی منوہر اور پوتر کتھا کا برنن شلوکوں میں کیجئے۔ جب تک کرہ زمین پر پہاڑ اور دریا رہیں گے۔ تب تک دُنیا میں رامائن کا پرچار رہیگا۔ اور جب تک آپ کی کتھا کا دنیا میں پرچار رہیگا۔ آپ میرے لوک میں رہیں گے۔ یہ کہہ کر

ـــــــــــــــ
[۱] شکاری

برہماجی انتردھیان ہو گئے ۔ یہ دیکھ کر مہرشی بالمیک اور اُن کے شِشیہ بار بار اُس شلوک کو دہرانے لگے اور مہرشی نے اِس اشلوک کے وزن پر رامائن بنانی شروع کر دی ۔

وہ چرتر کا ٹھیک ٹھیک حال جاننے کے خیال سے ہاتھ مُنہ دھو کر آچمن کر کے، ہاتھ جوڑ کر کُشا آسن پر جا بیٹھے ۔ اب وہ یوگ بل سے رام، سیتا، بھرت، لکشمن، شترگھن، دشرتھ، کوشلیا، سومترا، کیکئی، سومنتر، مہاراجہ جنک، وشنش، یگیہ، رام، بنباس، دشرتھ پرلوک گمن، راون بدھ راج تلک، بھرت ملاپ، وغیرہ لیلائیں دیکھنے لگے ۔ اِس طور پر مہرشی سب برتانتوں کو دیکھ کر ارتھ دھرم کاموں کے گنوں سے بھرے ہوئے منوہر رام چرت کی کتھا بنانے لگے ۔

لَو اور کُش کا مہرشی بالمیک سے رامائن پڑھنا اور اُسے یگیہ شالہ میں سُنانا

جب بھگوان شری رام چندر جی مہاراج راج سنگھاسن پر بیٹھ چکے تھے تو مہرشی بالمیک نے ان عظیم الشان گرنتھ کو تصنیف کیا تھا ۔ اس میں چوبیس ۲۴ ہزار شلوک اور تقریباً پانچ صد سرگ اور سات کانڈ تھے ۔ اب مہرشی بالمیک سوچنے لگے کہ میں نے اِس کاویہ کو بنا تو لیا ۔ مگر کوئی ایسا بھی تو ہو جو کہ اِس کو گا کر سبھاؤں میں سُنائے ۔ وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ رشی کماروں کا سا لباس پہنے ہوئے لَو اور کُش نے جو کہ اُس زمانہ میں مہرشی کے آشرم میں ہی رہتے تھے ۔ وہاں آ کر مہرشی کو پرنام کیا ۔ لَو اور کُش کی آواز بڑی ہی سُریلی تھی ۔ اُن کو دھرم یگیہ، اُپشوی، بُدھیمان اور ویدوں کے سار کو جاننے والے جان کر مہرشی نے اُن

کاویہ پڑھایا۔ اِس رامائن کا نام اُنہوں نے "پولستیہ بدھ" اور "راون بدھ" رکھا۔ اب وہ ماہر فن راگ ودیا، خوش الحان، لو اور کُش دُنیا کی اُس بہترین نظم کو، ایک نہایت دلکش آواز والی وینا پر، بھگوان رام چندر جی مہاراج کی یگیہ شالہ میں رشی منڈل اور برہمنوں کو جہاں تہاں سُنانے لگے۔ اُن کی سُریلی آواز اور مضمون کی بندش سُن کر سامعین، کی مسرّت کی کوئی انتہا نہ رہتی تھی۔ اُن کی آنکھوں سے رام پریم کے آنسو بہنے لگتے تھے۔ وہ لو اور کُش کی بڑی ہی تعریف کرتے تھے۔

اِس کے بعد یہ کاویہ شری رام چندر جی مہاراج نے سُنا سنکر وہ اتنے خوش ہوئے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔

یہ مہاکاویہ رامائن کے نام سے دُنیا بھر میں مشہور ہے۔ جسے اب سالکین کی خوشنودی طبع کو مد نظر رکھ کر ہم نے نہایت محنت سے زر کثیر صرف کر کے طبع کروایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

اوم

رامائن

بال کانڈ!

اجودھیاپوری!

منو مہاراج کی بسائی ہوئی اجودھیا نگری کی شوبھا بیان نہیں کی جاسکتی۔ اڑتالیس مربع کوس میں بسا ہوا یہ عظیم الشان شہر اپنی نظیر آپ تھا پختہ سڑکیں جابجا خوبصورت باغیچے۔ رفیع الشان عمارات والا یہ شاندار شہر مہاراجہ وشرتھ نے اندر پوری ہی بنا دیا تھا۔ شہر کے آس پاس ایک بلند فصیل تھی فصیل کے باہر ایک گہری کھائی - ہر قسم کے علوم وفنون کے جاننے والے کاریگراں شہر میں پائے جاتے تھے۔ شستر ودّیا کے جاننے والے رن ویر بانکوں کی تو اس شہر میں کمی ہی نہ تھی۔ صبح اور شام جس وقت ہر گھر سے آرتی کی دلکش دھن سنائی دیتی تھی تو سماں بندھ جاتا تھا۔

"مہاراجہ وشرتھ" ویدوں کے جاننے والے، دوراندیش اور بہجہوی تھے۔ رعایا اُن کو دل وجان سے چاہتی تھی۔ وہ جیتندریہ تھے۔ آئے دن یگیہ آدی رچاتے رہتے تھے۔ دھن دولت کے لحاظ سے وہ کُبیر سے کم تھے۔ مہاراجہ دشرتھ دھرم، ارتھ، کام کا انوسرن کرتے ہوئے اجودھیا کا پالن کرتے تھے۔ اجُودھیا میں دھرم ماتما لوبھ رہت قانع اور راست گو لوگ رہتے تھے۔ اجُودھیا میں کوئی بھی ایسا خاندان نہ رہتا تھا جو کہ مفلس ہو۔ ہر گھر میں ہاتھی گھوڑے۔ زروجواہرات موجود تھے۔ وہاں کے رہنے والے سب لوگ پوترتا بہت خیال رکھتے تھے۔ چندن وغیرہ کا بہت زیادہ استعمال کیا جاتا تھا۔ لوگ گلے میں سونے کے کنٹھے اور ہاتھوں میں طلائی کڑے ضرور پہنتے تھے۔ ہر شخص یگیہ کا کرنیوالا اور جتیندریہ تھا۔

کھشتری دان کرنے والے اور برہمن پڑھنے پڑھانے میں لگے رہنے والے ہوتے تھے۔ بُرے دان سے وہ کوسوں دور بھاگتے تھے۔ استری پرش سب کے سب راج بھگت ہی دکھائی دیتے تھے۔ وہاں کے کھشتری برہمنوں کے سیوک ہوتے تھے۔ دلیش کشتریوں کے انوگامی اور شُودر اننیوں کی سیوا کرنے والے ہوتے تھے۔

کئی قسم کے ہاتھی اور اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کی بڑی بھاری تعداد نشری اجُودھیا میں موجود تھی۔ اجودھیا شہر ویسا ہی تھا جیسا کہ اُس کا نام یعنی وہ شہر جس کو جیتا نہ جاسکے۔

مہاراجہ کے آٹھ منتری تھے۔ دیگ سے ایک بڑھ کر چتر اور بدھیمان ان کے علاوہ یگیہ کرانے والے بھی تھے۔ مہاراجہ کے منتری فنونِ جنگ کے ماہر۔ ہنس مکھ اور راست گو تھے۔ کرودھی بھی نہیں تھے اور حاسد بھی نہ تھے۔ مجرموں کو سزا دیتے وقت وہ

رتّی بھر بھی لحاظ نہ کرتے تھے۔ چاہے کوئی اپنا کیسا ہی نزدیکی رشتہ دار کیوں نہ ہو۔ بغیر کسی جرم کے ثابت ہونے کے دشمن تک کو بھی سزا نہ دیتے۔ ویشنوؤں اور کشتریوں کی ہمیشہ رکشا کرتے تھے۔ برہمنوں اور کشتریوں کو کبھی دُکھ نہ دیتے تھے۔ اُن کا رُعب ایسا تھا کہ کس کی مجال تھی کہ جھوٹ بول جائے۔ راج بھر میں بڑا امن چین تھا۔ وہ دھرم سے پرجا کی رکشا کرتے تھے۔ اَدھرم کو پاس نہ پھٹکنے دیتے تھے۔

مہاراجہ دشرتھ کا پُتر کیلئے یگیہ کرنے کا وچار

مہاراجہ دشرتھ کے ہاں اولاد نرینہ نہ تھی۔ اِس لئے وہ اکثر متفکر رہا کرتے تھے۔ ایک دِن اُنھوں نے اپنے ایک پردھان سُومنتر کو بُلا کر کہا کہ ہمارے گروؤں اور راج پروہتوں کو جلد بُلا کر لے آؤ۔

مہاراجہ کے ارشاد کے مطابق سومنتر سوگییہ، بام دیو، جابالی اور کیشپ، ان وید پاٹھی برہمنوں کو بُلا لایا۔ اِن سب کا آدر مان کرنے کے بعد مہاراجہ دشرتھ نے کہا۔ مہاراج میں اشومیدھ یگیہ کرنا چاہتا ہوں میں ہر وقت بیٹے کے حصول کی خواہش کی آگ میں جلتا رہتا ہوں۔

راج گرو مہرشی وششٹ نے مہاراجہ دشرتھ کے پاکیزہ جذبات کی تعریف کر کے کہا "راجن! آپ ضرور یگیہ کیجئے۔ گھوڑا چھوڑیئے اور سرجو ندی کے کنارے یگیہ شالہ تعمیر کروائیے۔ ایسا کرنے سے آپ کی دیرینہ و پاکیزہ خواہش ضرور پوری ہوگی۔ آپ نے یہ بہت ہی ٹھیک سوچا ہے۔

چنانچہ یگیہ کی تیاریاں بڑے دھوم دھام سے ہونے لگیں۔

مہرشی شرنگ کی کتھا

سومنتر نے مہاراجہ سے کہا۔ مہاراج! میں نے پورانوں میں سے ایک پراچین کتھا سُنی ہے اُسے سنئیے۔ آپ کی سنتان کے بارے میں بھگوان سنت کمار نے رشیوں کو یہ کتھا سُنائی تھی۔ اور رشیوں سے میں نے سُنی تھی اب میں آپ کے گوش گذار کرتا ہوں۔

مہرشی کیشپ کے پُتر وبھانڈک کے ہاں مہرشی شرنگ پیدا ہونگے وہ جنگل میں ہی رہیں گے اور ہمیشہ اپنے پتا کے پاس رہنے کے باعث وہ کسی دوسرے پُرش کو نہ جانیں گے۔ مہرشی شرنگ کا برہمچریہ برت دو قسم کا ہوگا۔ اس بات کو ایک عالم جان لے گا۔ اگنی اور پتا کی خدمت کرتے ہوئے جب مہرشی شرنگ کو ایک عرصہ گذر جائیگا تو ان ایام میں انگ دیش کے روم پاد نامی راجہ کے انیاچار سے دیش میں بارش نہ ہوگی۔ اور اُن کا نتیجہ ہوگا۔ دیش میں بڑا بھاری قحط پڑے گا۔ تب راجہ دُکھی ہوکر برہمنوں کو اکٹھا کر کے کہے گا کہ آپ لوگ شاشتروں کے جاننے والے ہیں اس لئے کوئی ایسا طریقہ بتلائیے جس سے کہ بارش ہو۔

راجہ کے سوال کے جواب میں برہمن کہیں گے مہاراج جس طرح سے بھی ہوسکے مہرشی وبھانڈک کے پُتر مہرشی شرنگ کو کسی طرح سے یہاں لے آئیے اور شنکار پورنک ویدودھی کے انوسار اپنی بیٹی شانتا کا اُن سے بیاہ رچا دیجئے۔

برہمنوں کی بات سُن کر راجہ اور بھی متفکر ہوگیا کہ جیتیندریہ مہرشی شرنگ کیسے یہاں آئیں گے؟

اس پر برہمن راجہ مہرشی شرنگ کو لانے کے لئے اپنے منتریوں اور برہمنوں کو اُن کی خدمت میں بھیجے گا۔

منی کے شراپ کے خوف سے وہ لوگ مہرشی کے ہاں نہ جاکر راجہ سے کہیں گے۔ اس طریقہ سے نہیں بلکہ کسی دوسری تدبیر سے ہم مہرشی کو یہاں لے آئیں گے جس سے کہ ہمیں بھی شراپ کا خوف نہ رہے گا۔ اور مہرشی شرنگ بھی یہاں آجائیں گے۔ اِس کے بعد منتری ویشاؤں کے ذریعہ مہرشی شرنگ کو راجہ روم پاد کے ہاں بلائیں گے۔ مہرشی شرنگ کے آنے سے بارش ہوگی۔ اور مہاراجہ روم پاد اپنی لڑکی کا بیاہ مہرشی شرنگ سے رچائیں گے۔

اتنی کتھا سُن کر مہاراجہ دشرتھ نے سومنتر سے کہا۔ سومنتر! آپ تو مجھے وہ حال سُنا جس طرح سے کہ مہرشی شرنگ راجہ روم پاد کے ہاں تشریف فرما ہوئے۔

مہرشی شرنگ کا راجہ روم پاد کے ہاں آنا

سومنتر نے جواب دیا۔ مہاراج! ہم نے ایک تدبیر سوچی ہے وہ یہ کہ مہرشی شرنگ تپسوی ہیں۔ شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ وِشیوں کے سُکھ کے متعلق وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ ہم اُنھیں اندریوں کے وِشیوں کے ذریعہ شہر میں لائیں گے۔ منش کے من کو اندریوں کے وشئے موہت کرتے ہیں۔ بڑھیا روپ والی ویشیائیں خوب آراستہ و پیراستہ ہوکر وہاں جائیں۔ اور جس طرح سے بھی بن پڑے اُن کو مرغوب کرکے یہاں لائیں۔

راجہ روم پاد نے اپنے وزیر اکو ایسا کرنے کی اجازت دے دی پھر کیا تھا حسین و جمیل ویشیائیں جنگل میں مہرشی کے آشرم کے ہاں پہونچ کر مہرشی شرنگ کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگیں۔
مہرشی شرنگ کا قاعدہ تھا کہ وہ آشرم کے باہر نکلتے ہی نہ تھے بلکہ

ہر وقت اپنے پتا کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔ اُنھوں نے سوائے اپنے پتا کے کسی بھی دیگر مرد یا عورت کو دیکھا تک نہ تھا۔

ایک دن اچانک مہرشی شرنگ وہاں آپہنچے۔ جس جگہ پر ویشائیں بیش قیمت ریشمی لباس میں ملبوس محوِ رقص تھیں۔ مہرشی کو اُنھیں دیکھ کر بڑی ہی حیرت ہوئی۔

مہرشی کے ہاں جاکر ویشاؤں نے جاکر اپنی کوئل ایسی شیریں آواز میں کہا۔ برہم دیو! اس جنگل میں اکیلے کیوں رہتے ہیں؟

مہرشی شرنگ نے آج تک نہ ہی کسی عورت کو دیکھا تھا۔ اور نہ ہی کسی عورت کی کوئل ایسی آواز ہی سُنی تھی۔ بولے۔ ہمارے پتا کا نام مہرشی دِبھانڈک ہے۔ میرا نام شرنگ ہے۔ یہ پاس ہی تو ہمارا آشرم ہے۔ آپ سب وہاں تشریف لے چلئے۔ میں آپ کی جیسی بھی بن پڑے گی خدمت کروں گا۔

مہرشی شرنگ سب ویشاؤں کو اپنے ساتھ اپنے آشرم میں لے گئے اور اُن کو انواع واقسام کے جنگلی میوے اور پھل کھلائے۔ ویشائیں مہرشی بھانڈک کے ڈر کے مارے جلد جلد وہاں سے اپنے ڈیرے پر واپس آگئیں۔ مہرشی شرنگ بھی اُن کو چھوڑنے کے لئے اُن کے ساتھ آئے۔ پھر اُنھوں نے مہرشی کے سامنے انگ دیش کے مشہور حلوائی کی تیار کردہ مختلف قسم کی مٹھائیوں کا ڈھیر لگا دیا۔ اور بولیں۔ مہاراج! یہ ہمارے ہاں کے پھل ہیں ذرا چکھئے تو!

مہرشی شرنگ کو ان مٹھائیوں میں بڑا لطف آیا۔ اس کے بعد وہ اپنے آشرم میں واپس چلے گئے۔ لیکن چین نہ آیا۔ دوسرے دن وہ اپنے آپ ہی اُن ویشاؤں کے ڈیرے میں پہونچ گئے۔ وہ اُن کو گھیر گھار کر شہر میں لے گئیں۔ مہرشی شرنگ ایسے پوتر تپسوی کے قدموں کا

شہر میں رکھنا تھا کہ اس زور سے بارش ہوئی جیسی کہ اس سے قبل کبھی نہ ہوئی تھی۔

مہاراجہ روم پاد نے اپنی لڑکی شانتا کا بیاہ مہرشی شرنگ سے کر دیا۔ اور مہرشی شرنگ ایک گرہستی کی مانند وہیں رہنے لگے۔

مہاراجہ دشرتھ کا مہرشی شرنگ کو اجودھیا پوری میں لانا

سومنتر نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "راجن اس کے بعد کتھا سُنانے والوں نے کہا تھا کہ اجودھیا میں مہاراجہ دشرتھ ہوں گے۔ انگ دیش کے راجہ سے اُن کی مترتا ہوگی۔ مہاراجہ دشرتھ اُن کو کہیں گے۔ راجن میں پترہین ہوں۔ آپ اپنے داماد مہرشی شرنگ سے کہیں کہ وہ میرے یہاں چل کر یگیہ کریں جس سے کہ اولاد کا منہ دیکھ سکوں۔ پھر راجہ دشرتھ مہرشی شرنگ سے یگیہ کروائیں گے جس سے اُن کے ہاں چار پتر ہوں گے۔ راجن یہ کتھا سرشٹی میں سب سے پہلے شری سنت کمار نے سُنائی تھی۔ آپ انگ دیش میں جاکر مہرشی شرنگ کو ساتھ لے آئیے۔

سومنتر کی بات سُن کر مہاراجہ دشرتھ نے اپنے گرو سے رائے طلب کی۔ زاں بعد وہ اپنی رانیوں اور منتریوں کے ساتھ انگ دیش کی طرف روانہ ہوئے۔ کئی دنوں کی مسافت طے کرنے کے بعد وہ منزل مقصود پر جا پہونچے۔ راجہ روم پاد نے مہاراجہ دشرتھ کا ایسا شاندار استقبال کیا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اس کے بعد مہاراجہ روم پاد نے مہاراجہ دشرتھ کو مہرشی شرنگ کے درشن کروائے۔ پھر بزرگوار اجگان کا باہم فیصلہ ہوا کہ مہاراجہ دشرتھ یگیہ کے لئے مہرشی شرنگ کو اجودھیا لے جائیں۔

یگیہ کی تیاریاں

اِس کے بعد مہاراجہ دشرتھ نے وسیع پیمانہ پر یگیہ کی تیاری شروع کردی۔ دریائے سرجو کے کنارے عظیم الشان یگیہ شالہ تعمیر کی گئی۔ یگیہ شالہ کے آس پاس میلوں تک اتھتی بھون بنوائے گئے۔ جب ہر طرح سے تیاریاں مکمل ہوئیں تو یگیہ شروع ہوا۔

یگیہ کے صحیح حالات

یگیہ شالہ میں سات فٹ اونچے اکیس ستون تھے جو کہ نہایت ہی خوبصورتی کے ساتھ ریشمی پارچہ جات لپیٹ کر سجائے گئے تھے۔ اُسی استھان کے لئے چھ دیدیاں بنائی گئی تھیں۔ یگیہ نِروگھن روپ سے پورن ہوا۔ اِس کے بعد مہاراجہ دشرتھ نے دس لاکھ گائیں۔ بہت سا سونا اور کتنی ہی چاندی یگیہ کروانے والے رشیوں مہرشیوں کو دی۔ دکشنا کے بعد مساکین اور غربا کی باری آئی۔ مہاراجہ دشرتھ نے خزانے کا منہ کھول دیا۔ جب ہر طرح سے فراغت ہو چکی مہاراجہ دشرتھ نے مہرشی شرنگ سے التجا کی کہ مہاراجہ آپ میری کُل کی بردھی کیلئے اُپائے کیجئے۔ مہرشی شرنگ نے فرمایا۔ میں تیرے لئے پُترِیشٹھی یگیہ کروں گا۔

مہاراجہ دشرتھ کا پتریشٹھی یگیہ کرنا دیوتاؤں کا یگیہ میں بھاگ لینے کے لئے آنا۔

یگیہ میں راون کا ذکر! دیوتاؤں کا شری برہما جی کے حضور میں راون کی طرف سے دی ہوئی تکالیف کا بیان

جس وقت مہرشی شرنگ نے پتریشٹھی یگیہ شروع کیا تو دیوتا لوگ اُس میں اپنا بھاگ لینے کے لئے آئے۔ دیوتاؤں نے برہما جی سے کہا۔ "مہاراج! راون ہم سب کو بہت تنگ کر رہا ہے۔ آپ کا بردان ہمارے راستہ میں حائل ہے۔ وہ کسی رشی، مہرشی، یکش، گندھرب اور اُسر کو کچھ بھی نہیں سمجھتا۔

برہما جی نے فرمایا۔ میں نے راون کو ور دیا تھا کہ وہ گندھرب یکش دیو اور راکشس سے نہ مارا جائے۔ وردان مانگتے سمے راون نے منش کا

نام نہ لیا تھا - لہٰذا وہ منش سے مر سکتا ہے - اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ ہی نہیں جس سے کہ راون مارا جا سکے۔

یہ سُن کر دیوتا، رشی، مہرشی سب بہت ہی خوش ہوئے۔ اتنے میں شنکھ چکّر اور گدا کو دھارن کئے پیتامبر میں ملبوس گرڑ پر سوار بھگوان وشنو بھی وہاں آپہنچے۔ پہلے تو سب نے مل کر اُن کی استتی کی - پھر گویا ہوئے :-

مہاراج! ہم سارے سنسار کی بھلائی کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ سے ایک پرارتھنا کرتے ہیں کہ مہاراانی اور دھرماتما راجہ اجودھیا پتی شری دشرتھ کی تین رانیاں ہیں۔ آپ اپنے چار بھاگ کر کے پُتر بھاؤ کو سویکار کیجئے اور منش ہو کر مہا گھمنڈی اور درآچاری راون کا سنگھار کیجئے۔ وہ دیوتاؤں سے بھی نہیں مارا جا سکتا - وہ مورکھ اتنے بل دیوتاؤں اور رشیوں مہرشیوں کی پیہم تکالیف کا موجب بنا ہوا ہے۔ اُس کے نندن بن میں رہنے والے ہزار ہا تپسیوں، گندھریوں اور اپسراؤں کو مار ڈالا ہے - ہم مہرشیوں کو ساتھ لیکر اسی لئے آئے ہیں - یہ سدھ یکش اور گندھرب آپ کی شرن میں آئے ہیں۔ پربھو آپ ہی ہماری آخری امید ہیں - ہے کرپا ندھی! آپ دُشٹوں کو مارنے کی کرپا کیجئے۔

بھگوان وشنو نے دیوتاؤں، اور رشیوں، مہرشیوں کو تسکین دیتے ہوئے اس طرح سے گوہر افشانی کی - ہے دیوتاؤ! تم بھئے اور شوک کو دور کردو - جو دیوتاؤں اور رشیوں، مہرشیوں کا دشمن ہے۔ اُسے سمّبب سہت مار کر میں گیارہ ہزار برس تک پرتھوی پر راج کروں گا۔

ازاں بعد بھگوان نے اپنے چار بھاگ کر کے مہاراجہ دشرتھ کو اپنا پتا بنانا منظور کر لیا۔ پھر بھگوان وشنو بیکنٹھ کو تشریف لے گئے۔

مہاراجہ دشرتھ کی رانیوں کا یگیہ کی کھیر کھانا

رام جنم

یگیہ کُنڈ میں سے سُرخ لباس میں ملبوس ایک آدمی نمودار ہوا۔ اس آدمی کے جسم پر شیر کے سے بال تھے۔ اُس کے ہاتھ میں کھیر سے بھرا ہوا ایک طلائی کٹورا تھا۔ جو کہ اُس نے مہاراجہ دشرتھ کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور کہا "راجن! مجھے بھگوان نے بھیجا ہے۔ یہ کھیر آپ اپنی رانیوں کو کھلا دیجیے۔ اِس سے آپ کے پُتر ہوں گے۔

راجہ نے اُس عجیب الخلقت شخص کو پرنام کیا۔ لیکن وہ سب کے دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گیا۔

مہاراجہ وہ کھیر رانیوں کے پاس لے گئے۔ اِس کا آدھا حصہ کوشلیا کو چوتھا حصہ سُمترا کو۔ اور آٹھواں حصہ کیکئی کو دیا۔ پھر کچھ سوچ کر جو کھیر باقی بچی تھی وہ بھی سمترا کو ہی دے دی۔

سمے آنے پر مہارانی کوشلیا کے ہاں بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کیکئی کے ہاں بھرت اور سُمترا کے ہاں لکشمن اور شترگھن پیدا ہوئے۔

بھگوان رام کے جنم کا ہونا تھا کہ دیوتاؤں نے آسمان پر سے پھولوں کی جھڑی لگا دی۔ ادھر مہاراجہ دشرتھ نے رتن لٹانے شروع کر دیئے۔ جنم اُتسو جس شان سے منایا گیا تھا اُس کی نظیر آجکل تو بھلا کیا ملے گی، اتہاس میں بھی کہیں موجود نہیں۔

راجکمار چاند اور سورج کی طرح بڑھنے لگے.... وہ علماء کے سپرد

کئے گئے تاکہ اُن کی تعلیم کی تکمیل ہو جائے۔ اِس کے ساتھ ہی ماہران فنون جنگ سے اُن کا مناسب انتظام کرواکر اُنھیں شستر ودیا میں بھی پنن کر دیا گیا۔

مہاراجہ دشرتھ کے دربار میں مہرشی وشوامتر کا آنا

جب راجکمار چودہ پندرہ برس کے ہوگئے تو ایک دن اچانک مہرشی وشوامتر جی مہاراج دشرتھ کے ہاں تشریف فرما ہوئے، مہرشی نے سب سے پہلے خزانے، منتریوں اور کٹمب کا احوال دریافت فرمایا۔ اس کے بعد اِدھر اُدھر کی بات چیت شروع ہوئی۔ مہاراجہ دشرتھ بولے مہاراج! آپ کے آنے سے مجھے ایسی خوشی ہے جیسی کہ امرت کے ملنے سے پیاسے کو۔ وربشا سے خشک درخت اور بے اولاد کو اولاد کے ہونے سے خوشی ہوتی ہے۔ کہئیے میں آپ کے کس کام آسکتا ہوں؟ میرا جنم سپھل ہوگیا۔ آپ راج رشی پد سے برہم پد کو پراپت ہوئے ہیں۔ اِس لئے آپ ہم سب کے لئے پوجیہ ہیں۔ آپ جو بھی ارشاد فرمائیں گے۔ میں بسرو چشم اُس کی تعمیل کروں گا۔ آپ براہِ کرم اپنے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا مُدعا بیان کیجئے؟ آپ کے آنے سے میری مسرّت کی کوئی انتہا نہیں رہی۔

مہاراجہ دشرتھ کی اس بات سے مہرشی وشوامتر نے نہایت ہی خوش ہو کر جواب دیا۔ مہاراج! مجھے راکشس بہت ستاتے ہیں اس لئے میں آپ سے یہ التجا کرنے آیا ہوں کہ شری رام چندر جی اور شری لکشمن جی کو میرے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ میں راکشسوں کو مار کر مطمئن ہو جاؤں۔ راجن! ہنسی خوشی من سے موہ اور راگیان کو دور کر دیجئے۔ مجھے تو میری مانگ میں کلیان ہی کلیان دکھائی دیتا ہے۔

مرضی کے خلاف بات سُن کر مہاراجہ دشرتھ کانپ اُٹھے۔ چہرے کا رنگ زرد پڑگیا۔ بولے۔ مہاراج! میں نے اس بڑھاپے میں چار پُتر پائے ہیں۔ آپ نے جو کچھ کہا ہے میرے خیال میں تو بغیر سوچے سمجھے ہی کہہ دیا ہے۔ پرتھوی گئو دین۔ دولت۔ خزانہ جو کچھ بھی آپ طلب کریں میں آپ کی نذر کر سکتا ہوں۔ بھگوان! مجھے تمام لڑکے یکساں پیارے ہیں۔ مگر رامچندر جی کو میں ہرگز جُدا نہ کر سکوں گا۔ کہاں ظالم اور جابر راکشس۔ کہاں پندرہ پندرہ برس کے لڑکے۔

راجہ کا شری رامچندر جی کے ساتھ پیار دیکھ کر مہرشی وشوامتر بہت ہی خوش ہوئے۔ جب مہرشی وشسشٹ نے مہاراجہ دشرتھ کو سمجھایا تو اُن کا موہ دور ہو گیا۔ اور اُنھوں نے خوشی کے ساتھ بھگوان شری رامچندر جی مہاراج اور لکشمن جی کو مہرشی وشوامتر کے ساتھ کر دیا۔ مہاراجہ دشرتھ نے لڑکوں کو اشیرباد دی۔ ازاں بعد بھگوان شری رام چندر جی مہاراج اپنی ماتاؤں سے اجازت لینے کی غرض سے اُن کے محلوں میں گئے۔

بھگوان شری رامچندر جی مہاراج اور شری لکشمن جی کا مہرشی وشوامتر کے ساتھ جانا

تاڑکا بدھ

اہلیا ادھار

دونوں مہاویر بھائی مُنی کے خوف و ہراس کو دور کرنے کی غرض سے شری

اجودھیا جی سے چلے ۔ سُرخ ڈوروں والی آنکھیں ۔ کشادہ سینہ ۔ لانبے بازو ، پیتامبر پہنے ہوئے ۔ شیام ورن ۔ دونوں ہاتھوں میں تیر کمان لئے ہوئے ۔ رام اور لکشمن ، مہرشی وشوامتر کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے ۔

اور وشوامتر چلتے چلتے سوچ رہے تھے کہ اب مجھے اس امر کے تسلیم کرنے میں رتی بھر بھی انکار نہیں کہ بھگوان برہمن کو ہی دیوتا مانتے ہیں ۔ تبھی تو میرے لئے اُنھوں نے پتا کا گھر ترک کر دیا ہے ۔

چلتے چلتے سب جنگل میں پہنچے ۔ ایک طرف اشارہ کر کے مہرشی وشوامتر جی بولے ۔ ہے رام چندر جی سُنو ! پہلے اِس جگہ ملند اور کروش نامی دو عظیم الشان شہر آباد تھے ۔ برتاسُر کے مارنے سے میلی اور بھوکی برہم ہتیا اندر کے شریر کے اندر داخل ہو گئی ۔ اُس وقت دیوتاؤں اور مہرشیوں نے اندر کو ملین دیکھ کر اُنھیں شدھ جل سے اشنان کروا کر اُن کے شریر سے وہ ملین اور کُشدھا والی برہم ہتیا خارج کر دی ۔

جب اندر نِرمل اور کُشدھا رہت ہو گئے ۔ تب اُنھوں نے خوش ہو کر اس دیش کو وردیا ۔ کہ یہاں میرے انگ کے مل کو دھارن کرنے والے ملد اور کروش نامی دو عظیم الشان شہر ظاہر ہوں گے ۔ اور جب یہ شہر آباد ہوئے تو اُن کی شان دیکھ کر . . . . دیوتا بھی اندر کی تعریف کرنے لگے ۔

تاڑکا نامی یکشنی سُند کی پتنی ہے ۔ وہ مختلف اقسام کی شکلیں تبدیل کرتی ہے ۔ اُس کے جسم میں ہزار ہاتھیوں کی طاقت ہے ۔ اُس کا لڑکا ماریچ اندر کی مانند طاقتور ہے ۔ اُس کی شکل نہایت ہی خوفناک ہے ۔ وہ دونوں شہروں کے رہنے والوں کو تباہ و برباد کرنے لگا ۔ اُس کی ماں نے بھی اُس کا ساتھ دیا ۔

رام ! اب تم اس تاڑکا کو مار کر اِس بھومی کا اُدھار کرد

کیونکہ اس راکشسی کے خوف کے مارے کوئی آدمی اس طرف نہیں بھٹکتا۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے استفسار کیا "مہاراج! یکش جاتی تو تھوڑی طاقت والی ہوتی ہے تو اس عورت میں ہزار ہا ہاتھیوں کی طاقت کہاں سے آ گئی؟

مہرشی وشوامتر نے جواب دیا۔ رامچندر جی! جس طرح سے یہ یکھشنی اتنی طاقتور ہوئی اُس کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ سُنئے! سکیتو نامی یکش بڑا ہی طاقت ور تھا۔ مگر بے اولاد تھا۔ اولاد کے حصول کے لئے اُس نے بڑا بھاری تپ کیا۔ بھگوان برہما کے وردان سے اُس کے تاڑکا نامی کنیا ہوئی۔ جب تاڑکا جوان ہوئی تو سکیتو نے جمبھ کے لڑکے سنند سے اُس کی شادی کر دی۔ تھوڑے دنوں کے بعد تاڑکا کے ہاں ماریچ پیدا ہوا۔ یہ شراپ سے راکشس ہوا تھا۔

جب مہرشی اگست کے شراپ سے سنند سماپت ہو گیا تو تاڑکا غصہ میں بھر کر بیٹے کو ساتھ لے کر مہرشی اگست کو مارنے کے لئے دوڑی۔ اُسکو اپنی طرف لپکتی ہوئی آتی دیکھ کر مہرشی اگست نے ماریچ سے کہا۔ تو راکشس ہو جا اور تاڑکا سے کہا۔ تو منشوں کو کھایا کر۔ تیری یہ صورت ایک نہایت خوفناک صورت میں تبدیل ہو جائے۔ پس اس شراپ کے نتیجہ کے طور پر آج تاڑکا اِس جگہ کو تباہ و برباد کر رہی ہے۔ تم اس راکشی کو مار کر گئو اور برہمن کی تسکین کا باعث بنو! تمہیں چھوڑ کر تینوں لوگوں میں کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ جو اسے ختم کر سکے۔ استری کے بدھ سے گھرنا مت کرو۔ راج پتر کو چاروں ورنوں کی بہتری وسُکھ کے لئے کام کرنا چاہیئے چاہے وہ کام اچھا ہو یا بُرا۔ . . . . . . پر جا کی رکشا کرنا کشتریوں کا دھرم ہے۔ اِس لئے تم اس ادھرمن کو ضرور مار دو۔

دیکھو! درچن کی بیٹی منتھرا پرتھوی کا ناش کرنا چاہتی تھی۔ اُسے اندر نے مار دیا تھا۔ وہ اِندر سے دشمنی رکھتی تھی۔ اسی طرح بہت سے راج پتروں نے ادھرمی استریوں کو مارا ہے۔ اس لیئے تم میرے کہنے کے مطابق نفرت کا خیال ترک کر کے اس عورت کو ضرور قتل کرو!

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ تاڑکا طوفان کی مانند وہاں پہنچی بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے ایک تیر سے وہ ختم ہوگئی۔

زاں بعد مہرشی وشوامتر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج، اور شری لکشمن جی کو اپنے آشرم میں لائے۔ اور اُنھیں مختلف کے بہترین ہتھیار پیش کیئے۔ پھر بڑے پریم سے اُنھیں بھوجن کروایا۔

دوسرے دن صبح بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے مہرشی وشوامتر سے کہا۔ آپ مطمئن ہو کر یگیہ کیجیئے۔ ہم دونوں بھائی ہر طرح یگیہ کی حفاظت کریں گے۔

یگیہ کا شروع ہونا تھا کہ ماریچ اپنے ساتھیوں کو لے کر اس میں مداخلت کرنے کے لئے وہاں آپہنچا۔ مگر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے اُس کی طرف ایک ایسا تیر پھینکا جس نے کہ اُسے وہاں سے لے جا کر چار سو کوس کے فاصلہ پر گرادیا۔

اِس کے بعد اُنھوں نے اگنی بان سے ماریچ کے چھوٹے بھائی سُباہو کو ختم کیا۔ لکشمن جی نے راکشسوں کی ایک پوری فوج کا اپنے نکیلے اور زہریلے تیروں سے خاتمہ کر دیا۔

دیوتاؤں نے پُشپ ورشا کی، رشی، مہرشی، اُستتی کرنے لگے۔

اس کے بعد کچھ دنوں تک بھگوان نے وہیں قیام فرمایا۔
ایک دن مہرشی وشوامتر نے کہا "پربھو! چلیئے چل کر ایک چتر تر

دیکھئے۔

رام چندر جی مہرشی کے ساتھ ہو لئے۔ راستے میں ایک جگہ ایک آشرم نظر آیا۔ وہاں نہ تو کوئی انسان تھا نہ کوئی حیوان۔ ہاں ایک بڑی سی شلا ضرور پڑی تھی۔ جب بھگوان نے استفسار کیا تو مہرشی بولے۔ پربھو! سُنئے۔ برہما کی حسین لڑکی کا بواہ مہرشی گوتم سے ہوا تھا۔ اندر نے دھوکہ دیکر ایک بار گوتم کی صورت بناکر اُس سے سماگم کیا تھا۔ اُسی سمے مہرشی گوتم بھی وہاں آ گئے۔ کرودھ سے بھرکر مہرشی نے اندر کو بھی شراپ دیا۔ اور اہلیا کو بھی شراپ دیا تھا کہ تو پتھر ہو جائے۔ چنانچہ یہ شلا اہلیا ہے۔ اندر کی تپسیا سے پرسن ہو کر آپ نے ہی تو فرمایا تھا کہ جب ہم رام اوتار لے کر آئیں گے۔ ہمارے چرن سپرش سے شلا اپنی گتی کو پراپت ہو جائے گی۔ اب گوتم رشی کی استری اہلیا آپ کی چرن دھول چاہتی ہے۔ کرپا کیجئے۔

بھگوان رام چندر جی مہاراج نے جوں ہی اپنا قدم مبارک پتھر کی طرف بڑھایا۔ اُس کے چھونے کے ساتھ اہلیا پرگھٹ ہوئی۔ اور ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر یکا یک چرنوں کے ساتھ لپٹ گئی۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ بولی۔ "پربھو! میں پاپن استری ہوں۔ آپ جگت کے پوتر کرنے والے ہیں۔ راون کے بیری اور بھگت جنوں کو آنند دینے والے ہیں۔ ہے کمل نین! سنساری بھے کو چھڑانے والے ہیں آپ کی شرن میں آئی ہوں۔ میری رکشا کیجئے! رکشا کیجئے! میں اپوتر بھچارنی استری ہوں۔ آپ اس جگت کے پاون کرنے والے ہیں۔

مُنی نے جو شراپ دیا وہ بہت ہی اچھا کیا۔ جس سے میں نے آج جی کھول کر آپ کے درشن پائے۔ ہے پربھو! میں بدھی کی بھولی

ہوں - میری یہ پرارتھنا ہے کہ میں دوسرا ور نہیں مانگتی - آپ کے چرن کملوں کی رج کے پریم روپی مکرند کو میرا من روپی بھنور ہمیشہ پان کرے -

جن چرنوں سے نکلی ہوئی پرم پوتر گنگاجی کو شری شیو جی نے اپنے سر پر دھارن کیا تھا - جن چرنوں کی پوجا برہما جی کرتے ہیں - انھیں پد کملوں کو کرپالو بھگوان نے میری مستک پر رکھا - اس طرح سے بار بار وہ اپنا سر بھگوان کے چرنوں پر رگڑنے لگی -

بھگوان نے اُسی وقت اُسے سورگ کو بھیج دیا - مہرشی ، بھگوان رام جی اور لکشمن جی آگے بڑھے - اور گنگاجی کے کنارے پہنچے -

گنگا کی طرف دیکھ کر مہرشی بولے - " بھگوان ! آپ کے پوردج راجہ ساگر کی دو رانیاں تھیں - پہلی رانی سے ایک لڑکا اور دوسری سے ساٹھ ہزار لڑکے ہوئے - ایک بار راجہ نے اشومیدھ کے لئے گھوڑا چھوڑا اُس گھوڑے کو چھل سے چرا کر اندر نے مہرشی کپل کے آشرم میں لیجاکر باندھ دیا - راجہ کے ساٹھ ہزار پتر گھوڑے کی تلاش میں آ نکلے - اُنھوں نے مہرشی کپل کے آشرم میں گھوڑا بندھا دیکھ کر اُنھیں بُرا بھلا کہا - اس پر مہرشی نے اپنے شراپ سے اُن سب کو بھسم کر دیا - راجہ نے اپنے دوسرے بیٹے اسمنجس کے لڑکے انشومان کو تلاش کے لئے بھیجا - پتروں کی حالت دیکھ کر وہ دُکھی ہوا - گرڑ جی نے آدیش کیا کہ تپ کر کے گنگاجی کو دھرتی پر لاؤ تو سب تر جائیں گے - اس کے بعد انشومان اور اُس کے بیٹے دلیپ نے تپ کیا لیکن نتیجہ کچھ بھی نہ ہوا - اخیر میں دلیپ کے بیٹے بھاگیرتھ جی کی کوشش سے گنگاجی دھرتی پر آئیں - جس سے راجہ ساگر کے ساٹھ ہزار بیٹے مکت ہو کر سورگ کو گئے -

جنک پُوری

اس کے بعد مہرشی وشوامتر، رام چندر جی مہاراج اور لچھمن جی کو ساتھ لے کر جنک پُوری میں تشریف لائے۔

مہاراجہ جنک نے جب یہ سُنا کہ مہرشی وشوامتر تشریف لائے ہیں تو وہ ننگے پاؤں دوڑ کر ان کے چرنوں میں گر پڑے۔ اور ان سب کو اپنے ساتھ محل کے اندر لے گئے۔ مخملی اور طلائی کرسیوں پر بٹھایا۔ مہاراجہ جنک۔ شری رام چندر جی اور لچھمن جی کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ اُنھوں نے مہرشی سے استفسار کیا ؎

یہ کون ساتھ آپ کے ہیں دو کمار
سنتان ہیں رشی کے کہ راجہ کے شیرخوار
دل شاد ہو رہا ہوں انھیں دیکھ دیکھ کر
چہروں میں وہ کشش ہے ٹھہرتی نہیں نظر
راجہ جنک ہے آپ سے اس وقت ملتجی!
فرماؤ مجھ سے راج رشی وشوامتر جی!
بولے رشی کہ آپ سے ہے کیا چھپا ہوا
یہ وہ ہیں جن کے چرن میں گرتے ہیں دیوتا
راجہ جنک جی آپ تو مردم شناس ہیں
یہ رام ہیں کہ جن کے شہنشاہ داس ہیں
وشنو کا ایک شیش کا اوتار دوسرا
دونوں جہاں کا دونوں ہیں ہر وقت آسرا

وشوامتر بولے رام لکشمن دونوں بھائی، روپ شیل اور بل کے استھان ہیں۔ سب سنسار ساکشی ہے کہ انہوں نے یُدھ میں

راکشسوں کو جیت کر میرے یگیہ کی رکشا کی ہے۔

راجہ جنک بولے۔ شوسا آپ کے چرنوں کے درشن سے میں اپنے تپسیہ کے تربھاؤ کو نہیں کر سکتا۔ یہ شیامل گور اور سندر دونوں بھائی آنند کو بھی آنند دینے والے ہیں۔

ان پوتر سہانی پرسپر کی پریتی من میں بھاتی ہے کہی نہیں جا سکتی۔ ناتھ! برہما اور جیو کے سمان اِن کا سوبھاوک سنیہہ۔

مہاراجہ جنک بھگوان رام چندر جی اور شری لکشمن جی کو دیکھ کر بار بار خوش ہوتے۔

ازاں بعد مہاراجہ جنک مہرشی وشوامتر۔ رام چندر جی اور لکشمن جی کو اِکھتی بھون میں لے گئے۔

لکشمن جی کی زبردست خواہش تھی کہ جس طرح سے بھی بن پڑے جنک پوری کی سیر کروں۔ مگر مہرشی وشوامترا اور بھگوان رام چندر کی وجہ سے چپ رہے۔

بھگوان رام چندر جی لکشمن جی کی دل کی بات جان گئے۔ اُنھوں نے وشوامتر جی سے درخواست کی کہ لکشمن جی جنک پوری کی رونق دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو اُنھیں جنک پوری کی سیر کرالاؤں؟

وشوامتر نے مُسکراتی ہوئی نگاہوں سے دونوں بھائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے اُن کو نگر کی رونق دیکھنے کی اجازت دے دی۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج اور شری لکشمن جی نے جنک پوری کی خوب اچھی طرح سیر کی۔

دوسرے دن جنک پوری میں سیتا سوئمبر ہونے والا تھا۔ بھگوان شری رامچندر اور لکشمن جی دہ یگیہ شالہ بھی دیکھ آئے جہاں پر یگیہ منعقد ہو رہا تھا۔

دھنش یگیہ

دوسرے دن، پراتہ کال مہاراجہ جنک نے اپنے نیتہ کرم سے نپٹ کر شری رام چندر جی، لکشمن جی اور مہرشی وشوامتر کو بلوایا۔ پھر دستور کے مطابق اُن کا آدر ستکار اور پوجن کر کے یوں در افشانی کی "بھگوان! آپ کا سواگت ہو۔ ارشاد فرمائیے کہ یہ داس آپ کی کونسی خدمت بجالائے۔"

مہرشی بولے۔ "راجن! یہ دونوں راج کمار آپ کے دھنش یگیہ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ براہ کرم اِن کو وہ دھنش دکھا دیجئے۔ دھنش یگیہ دیکھنے کے بعد جیسی ان کی اچھا ہوگی ویسا یہ کریں گے۔ اس وقت تو ان کی خواہش صرف دھنش یگیہ دیکھنے کی ہے۔"

مہاراجہ جنک۔ "راجرشی کے بڑے لڑکے راجہ دیورات تھے۔ یہ دھنش اُن کو اس طرح حاصل ہوا تھا۔ سُنئے:

پہلے بھگوان شنکر نے دکش کے یگیہ کو تباہ و برباد کر کے دھنش چڑھا کر دیوتاؤں سے گویا ہوئے "ہے دیوتاؤ! جب تم مجھ بھاگیرتھی کے لئے یگیہ بھاگ نہیں دیتے تو میں اس دھنش سے تم سب کو سماپت کئے دیتا ہوں۔ رشی راج شنکر جی کی بات سُن کر دیوتاؤں کے تو دیوتا کوچ کر گئے۔ ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ لگے استتی کرنے۔ سچ میں ہی خوش ہو جانے والے بھگوان شنکر سچ میں ہی خوش ہو گئے۔ اُنھوں نے خوش ہو کر دیوتاؤں کو یہ دھنش ہی دے ڈالا۔ دیوتاؤں نے اسے دیورات کو سونپ دیا۔ . . . .

یہ وہی دھنش ہے۔ جب میں یگیہ کال میں کھیت میں ہل چلا رہا تھا۔ اُس وقت کھُدی ہوئی زمین میں سے ایک کنیا برآمد ہوئی۔ اُس کا نام میں نے

سیتا رکھا۔ جب وہ جوان ہوئی۔ تو کئی راجوں نے اُس کے ساتھ بیاہ کرنے کے لیے استدعا کی۔ اُن کے جواب میں میں نے صرف اتنا ہی کہا کہ لڑکی دیریہ شُلکا ہے[1]۔ اب وہ سب راجے اپنے اپنے بل کی پرکھشا کے لیے جنک پوری میں آئے ہیں۔

اس کے بعد بقیہ تمام لوگ یگیہ شالہ میں گئے۔ مہرشی وشوامتر نے کہا مہاراج! وہ دھنش اب یہاں منگوائیے۔ تب راجہ جنک نے اپنے منتریوں سے کہا۔ جو دِویہ دھنش ہے اُسے یہاں لے آئیے۔

راجہ جنک کے ارشاد کے مطابق منتری اُس دھنش کو لینے کے لئے گئے۔ دھنش ایک صندوق میں بند تھا۔ جس میں کہ آٹھ پہیے لگے ہوئے تھے۔ جب صندوق محل کے صحن میں آگیا تو مہاراجہ جنک نے مہرشی وشوامتر سے کہا۔ مہاراج یہ وہی دھنش ہے جس کے متعلق میں نے آپ سے کہا تھا۔ منشوں کا تو ذکر ہی کیا۔ دیوتا تک بھی اس دھنش کو اٹھا نہیں سکے۔ اس کے بعد مہاراجہ جنک نے اعلان کیا کہ جو کوئی اس دھنش کو توڑے گا اُس کے ساتھ سیتا بیاہ دی جائے گی۔ تمام راجاؤں نے زور لگایا۔ مگر دھنش کو ہلا تک بھی نہ سکے۔ رام سے وشوامتر بولے۔ ہے رام! ذرا اس دھنش کو دیکھو تو! بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے دھنش کو انگلی سے چھو کر کہا۔ میں اس دھنش پر چلّہ چڑھا سکوں گا۔

مہاراجہ جنک خوش ہو کر بولے بہت اچھا۔

آن واحد میں۔ بھگوان رام چندر جی مہاراج نے اُس دھنش کو اُٹھا کر اس زور سے اُس کی ڈور کو کھینچا کہ وہ ایک توپ کے چلنے کی آواز کے ساتھ دو ٹکڑے ہو گیا۔ بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کی طاقت کو دیکھکر

---

[1] دیریہ شُلکا جس کی قیمت پراکرم ہو۔

مہاراجہ جنک کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اُنھوں نے مہرشی وشوامتر سے کہا رشی راج! میں نے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کا اتینت ادبھت اچنتیہ اور من میں بھی نہ آنے والا یوگیہ پراکرم دیکھا۔ میری پُتری رام چندر ایسا پتی پاکر جنک دیش کی کیرتی بڑھائے گی۔ ہے کوشک میری پرتگیا بھی سچی ہوگئی۔ اب میں آپ کی سمتی سے پران سے بھی پیاری سیتا شری رامچندر جی کو دوں گا۔

اس کے بعد مہاراجہ جنک نے اپنے منتریوں کو مہاراجہ دشرتھ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہ برات لے کر جنک پوری میں تشریف لے آئیں۔

مہاراجہ جنک کے منتری مہاراجہ دشرتھ کے دربار میں

مہاراجہ جنک کے کچھ منتری مہاراجہ دشرتھ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ مہاراجہ جنک نے آپ کی کشل منگل کو دریافت کیا ہے۔ مہرشی وشوامتر کے مشورے سے اُنھوں نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ مہاراجہ جانتے ہیں کہ میری لڑکی " ویریہ شلکا" ہے، میں نے سویمبر رچایا۔ بہت سے راجگان و مہاراجگان اپنے بلوان نہ ہونے سے دھنش پر چلہ چڑھانے کی شرط پوری نہ کرسکے۔ مگر شری رام چندر جی نے سبھا کے بیچ وہ شرط پوری کر دی۔ اور دھنش توڑ ڈالا۔ اس لئے میں سیتا کو شری رام چندر جی کو سمرپت کر کے سبکدوش ہو جانا چاہتا ہوں۔ آپ بھی اس بارے میں مجھے اپنی قیمتی رائے دیں۔ اور اپنے پُتروں، منتریوں اور متروں سمیت جنک پوری میں پدھار کر مجھے کرتارتھ کیجئے۔

مہاراجہ جنک کے منتریوں کی بات سُن کر مہاراجہ دشرتھ مارے خوشی کے جامے میں پھولے نہ سمائے۔ اُنھوں نے مہرشی وششٹ، بام دیو جی اور منتریوں کو بلا کر کہا۔ رام چندر اور لکشمن بدیہہ نگر میں ٹھہرے ہوئے ہیں

اُن کا بل دیکھ کر مہاراجہ جنک اپنی کنیا کا بواہ شری رام چندر جی سے کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ لوگوں کو یہ بات بھلی پرتیت ہوتی ہے تو پھر ہم سب کو وہاں پہنچنا چاہیئے۔

سب نے متفقہ رائے سے کہا کہ کل یہاں سے چل دیں گے۔

مہاراجہ دشرتھ کا جنک پوری میں تشریف لانا بواہ کی تیاری

رات گذرنے پر مہاراجہ دشرتھ سومنتر سے بولے کہ برات کا جلوس شری اجودھیا جی سے اس طرح نکلنا چاہیئے کہ سب سے آگے بہت سا دھن لے کر خزانچی چلیں۔ اُن کے بعد مہرشی وششٹ شری بام دیو، مہرشی کاتیائن ہونے چاہئیں۔ اس کے بعد میری فوج اعلیٰ قسم کی وردیوں میں ملبوس ہو کر چلے۔ ان سب کے بعد میرا رتھ ہو۔ ذرا جلدی کرو۔ چار دن تک لگاتار سفر کرتے رہنے کے بعد یہ شاہی جلوس شری جنک پوری میں پہنچا۔ شاہی جلوس کا شاہی استقبال ہوا۔ راجہ جنک، مہاراجہ دشرتھ سے گلے مل کر بہت خوش ہوئے اور بولے۔ راجن! آپ کا سواگت ہو۔ بڑا ہی آنند ہوا۔ چونکہ آپ تشریف لے آئے۔ آپ اپنے دونوں پتروں کے پراکرم کو سن کر بڑے پرسن ہوں گے۔ ہماری خوش قسمتی میں بھلا کسی کو کیا شک ہو سکتا ہے۔ جو کہ دیوؤں کے ساتھ اندر کی مانند بہت سے براہمنوں کے ساتھ مہرشی وششٹ بھی تشریف لائے ہیں۔ مہاراج! آج رگھو بنسیوں کے ساتھ میرا سمبند ہونے سے میرا کل پرتشٹھت ہوا ہے۔ نریندر! کل صبح آپ وِواہ کی رسوم ادا کر دا دیجئے۔

مہاراجہ جنک کی بات سن کر رشیوں کے درمیان بیٹھے ہوئے مہاراجہ

دشرتھ بولے - ہے دھرمگیہ! دان داتا کے ادھین ہوتا ہے - ہم نے ایسا ہی سُنا ہے - اِس لئے جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہم کریں گے - سیتہ وادی مہاراجہ دشرتھ کی یہ بات سُن کر مہاراجہ جنک مُسکرائے - پھر مہرشی بھی بہت دیر تک آپس میں بات چیت کرتے رہے - مہاراجہ دشرتھ بھگوان رام چندر جی اور شری لکشمن کی طرف دیکھ دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے -

مہاراجہ دشرتھ کی بنساولی

دوسرے دن پراتہ کال مہاراجہ جنک نے شتانند سے کہا - مُنیشور میرے بھائی کُشدھوج سانکاشیہ نامی شہر میں رہتے ہیں - بواہ کی رسوم کی ادائیگی میں وہ میرے معاون و مددگار ثابت ہوں گے -

اِس کے بعد مہاراجہ جنک نے راج دُوتوں کو بُلا بھیجا - جب وہ آئے تو مہاراجہ جنک نے اُن سے کہا کہ کُشدھوج کو بلا لائیں -

دُوت برق رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر کُشدھوج کے ہاں جا پہونچے اور اُن سے سارا حال کہہ سُنایا -

وہ دوتوں کے ساتھ ہی جنک پوری میں تشریف لے آئے اور اپنے بھائی سے مل کر بہت ہی خوش ہوئے -

تھوڑی دیر تک اِدھر اُدھر کی بات چیت ہوتی رہی - پھر دونوں بھائیوں نے اپنے منتری سداماں جی کو مہاراجہ دشرتھ کو بُلا لانے کے لئے کہا -

منتری سداماں، مہاراجہ دشرتھ کی خدمت میں جا پہونچے - اور اس طرح سے گویا ہوئے - " ایودھیا پتی! آپ کو مہاراج جی نے بلا بھیجا ہے - براہ کرم جلد تشریف لے چلئے - اور برہمنوں کو بھی ساتھ لے آئیے "

مہاراجہ دشرتھ اپنے منتریوں، پردہتوں اور رشتہ داروں کو ساتھ لیکر جنک بھون میں تشریف لے آئے - اور مہاراجہ جنک سے کہا - راجن!

آپ کو یہ تو معلوم ہوگا کہ اِکشواکُوکُل کے دیوتا مہرشی وشسٹ سب کاموں کو جانتے ہیں۔ اس لئے مہرشی وشوامتر کے مشورے سے ہماری گوترا ولی کا درشن کریں گے۔

اِس کے بعد مہرشی وشسٹ مہاراجہ جنک سے کہنے لگے۔ مہاراج دیکت برہم سے بھگوان برہما پیدا ہوئے۔ جو سناتن نتیہ اور ادیہ ہیں۔ اُن سے ماریچی، ماریچی سے کشیپ، کشیپ سے سُوریہ۔ اور سوریہ سے مُنو ہوئے جو پہلے پرجاپتی کہلائے۔ پھر مُنو سے اکشواکو ہوئے۔ جو کہ اجودھیا کے سب سے پہلے راجہ تھے۔ اکشواکو سے ککشی، ککشی سے وِکشی۔ وِکشی سے بان ہوئے۔ بان سے انرینہ۔ انرینہ سے پرتھو۔ پرتھو سے ترشنکو۔ ترشنکو کے دھندمار، دُھندمار کے یُوناشو۔ یُوناشو کے مان دھاتا۔ ماندھاتا کے سُسندھی ہوئے۔ اُن کے دو بیٹے دھروسندھی اور پرسین جیت ہوئے۔ پرسین جیت کے بھرت اور بھرت کے اِست ہوئے۔ است کے تین راجہ ششترو تھے۔ ہے یہ تال جھنگ اور ششوند۔ یہ تینوں راجہ بڑے ہی بلوان تھے۔ اُنھوں نے راجہ است کو میدانِ جنگ میں شکست دے کر اُن کی سلطنت سے باہر نکال دیا۔ ان کے بعد مہاراجہ است اپنی دونوں رانیوں اور تھوڑی سی فوج کو ساتھ لے کر ہموان پربت پر چلے گئے۔ وہیں اُن کا پرلوک گمن ہوا۔ اُس سمے اُن کی دونوں رانیاں گربھنی تھیں۔ ایک نے دوسری کو گربھ ناش کے خیال سے زہر دے دیا۔

اُس سمے اُس پربت پر مہرشی چیون تپ کرتے تھے۔ اُن رانیوں میں سے کالندی نام کی رانی اُتم پُتر چاہتی تھی۔ اُس نے مُنی کے پاس جاکر پرنام کیا۔ تب برہم رشی نے فرمایا۔ مہا بھاگے! تیرے ہاں مہا تیجسوی پُتر ہوگا۔

کالندی کے ہاں مہاراجہ سگر نے جنم لیا۔ سگر کے ہاں اسمنجس۔ اسمنجس کے

انشومان ۔ انشومان کے ہاں دلیپ ۔ دلیپ کے ہاں بھاگیرتھ ۔ بھاگیرتھ کے ہاں ککوتستھ ۔ ککوتستھ کے یہاں رگھو ہوئے ۔ رگھو کے یہاں پروشاد ۔ پرشاد کے ہاں شنکھن ۔ شنکھن کے ہاں سدرشن ۔ سدرشن کے ہاں اگنی ورن ۔ اگنی ورن کے ہاں شیگھرگ ۔ شیگھرگ کے مرو ۔ مرو کے پرشوشکر ۔ پرشوشکر کے امبریش ۔ امبریش کے نہوش ۔ نہوش کے ییتی ۔ ییتی کے نابھاگ ۔ نابھاگ کے ہاں اج ۔ اور اج کے ہاں دشرتھ ہوئے ۔ اب اسی دشرتھ کے پتروں ۔ رام اور لکشمن کے لئے میں تم سے تمہارے دونوں پتریوں کا رشتہ مانگتا ہوں ۔

مہاراجہ جنک کا شجرۂ نسب

مہاراجہ جنک نے مہرشی وششٹ سے کہا مہاراج ! اب میرا شجرۂ نسب بھی سُنئے ۔ عرض ہے ۔ کیونکہ کنیا دان کے سمے کلین کو کل ورنن اولیشہ کرنا چاہیئے ۔ اپنے شکرموں سے تینوں لوکوں میں مشہور دھرماتما ستیہ وادی راجہ نمی ہوئے ۔ اُن کے بیٹے متھی ۔ متھی کے جنک ، جنک کے اُدواسو ۔ اُدواسو کے نندی بردھن ۔ نندی بردھن کے سکیتو ۔ سکیتو کے دیورات ۔ دیورات کے برہدرتھ ۔ برہدرتھ کے مہاویر ۔ مہاویر کے سودھرتی ۔ سودھرتی کے دھرشٹ کیتو ۔ دھرشٹ کیتو کے مرو ۔ مرو کے پرتی ندھک ۔ اُن کے کیرتی رتھ ۔ کیرتی رتھ کے ڈیومیڑ ۔ ڈیومیڑ کے وِبُدھو ۔ وِبُدھو کے مہی دھرک ۔ مہی دھرک کے کیرتی رات ۔ کیرتی رات کے مہاروما ۔ مہاروما کے سورن روما ۔ سورن روما کے ہرسوروما ۔ اُن کے ہاں دو لڑکے ہوئے ۔ بڑا میں ہوں اور چھوٹے یہ ہیں ۔ کُش دھوج ! پتاجی سلطنت کا وسیع کاروبار مجھے سونپ کر خود بھگوت بھجن کے لئے بنوں میں تپسیا کرنے گئے ۔ جب اُن کا شریر شانت ہوا تب سے میں دھرم کو مد نظر رکھ کر راج کا کاروبار اچھی طرح سے کررہا ہوں کُشدھوج میرا ہاتھ بٹانے لگا ۔ کچھ عرصہ کے بعد سانکاشیہ پوری سے دیریہ دان

سدھنوا ناحی راجہ جنک پوری پر چڑھ آیا۔ اُس نے کہلا بھیجا کہ شیو دھنش اور جانکی کو میرے حوالے کر دو۔ میں نے اُس کی بات کی رتی بھر پروا نہ کی۔ اپنی فوج کو لیکر اُس پر دھاوا بول دیا۔ یہاں تک کہ اُس کو ختم کر دیا۔ اس کے بعد میں نے کش دھوج کا سانکاشیہ کا راج سونپ دیا۔ اب میں بڑی پرسنتا کے ساتھ اپنی دونوں کنیائیں آپ کی نذر کرتا ہوں۔ سیتا شری رانچندر جی کے لئے۔ اور اُرملا شری لکشمن جی کے لئے۔ آپ اِن دونوں بھائیوں سے پہلے گودان ددھی اور نندی مُکھ شراد کروائیے۔ پھر وواہ سبندھی کرم کیجیئے۔ آج مگھا نکشتر ہے۔ آج سے تیسرے دن اترا پھالگن نکشتر میں وواہ کیجیئے لہٰذا رام لکشمن کو گئوان سو رن آدی کا دان کرنا لازم ہے۔

مہرشی وششٹ اور مہرشی وشوامتر کا بھرت اور شترگھن کیلئے مہاراجہ کش دھوج کی لڑکیوں کا رشتہ طلب کرنا

مہاراجہ جنک نے جب اپنی بات ختم کی تو مہرشی وشوامتر اور مہرشی وششٹ نے مہاراجہ جنک سے کہا۔ مہاراج! آپ نے رام کے لئے سیتا اور لکشمن کے لئے اُرملا تو ہمیں دے دی۔ مگر ہمیں آپ سے کچھ اور بھی کہنا ہے۔ آپ کے چھوٹے بھائی مہاراجہ کش دھوج کے ہاں دو لڑکیاں ہیں اُن کو ہم بھرت اور شترگھن کے لئے مانگتے ہیں۔ کیونکہ مہاراجہ دشرتھ کے چاروں بیٹے ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔ اُن کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔

مہاراجہ جنک ہاتھ جوڑ کر بولے۔ جیسی رشی راج کی آگیا۔ بھرت اور شترگھن کے لئے کُشں دھوج کی دونوں لڑکیوں کو میں آپ کی نذر کروں گا۔ ہے مہا منی! مہاراجہ دشرتھ کے چاروں پُتر ان چاروں لڑکیوں کا ایک ہی دن پانی گرہن کریں۔ کل پھا لگنی نکشتر ہیں جس کا دیوتا بھگ ہے۔ دواہ کرنا اُتم ہوگا۔ پنڈت بھی اس کا پرشنسا کرتے ہیں۔ اتنا کہہ کر مہاراجہ جنک ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوگئے۔ اور بولے۔ میرے لئے یہ پرم دھرم ہوا ہے۔ منیشورو! آپ کے لئے جیسا اجودھیا نگر، ویسا ہی جنک نگر۔ دونوں جگہ آپ کا پرتاپ ایسا ہی ہے۔ جیسا مناسب خیال فرمادیں ویسا کریں۔

مہاراجہ جنک کی بات سُن کر مہاراجہ دشرتھ نے فرمایا۔ آپ دونوں بھائیوں کے اوصاف حمیدہ کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔ آپ نے پاکیزہ اخلاق کے سبب اپنے خاندان کے نام کو روشن کیا ہے۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ میں اشتھی منڈر میں جا کر ودھی پوربک ضروری رسوم کی ادائیگی کا پربندھ کروں۔

ازاں بعد مہاراجہ جنک اور مہاراجہ کُشں دھوج سے اجازت لیکر مہرشی وشسٹ اور مہرشی وشوامتر کو ساتھ لے کر اشتھی بھون میں تشریف لے آئے۔

پراتہ کال مہاراجہ نے اور سب نے ودھی پوربک کاریہ شروع کیا۔ پھر اپنے بیٹوں سے ہزار ہا گئوئیں دان کرائیں۔ ازاں بعد خود بھی ایسی بہت سی گئوئیں دان کیں۔ جن کے سینگ سونے سے مڑھے ہوئے تھے۔

شری رام چندر جی بھرت لکشمن و شترگھن کا بیاہ

بیاہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں کہ کیکے دیش سے بھرت کے ماموں یدھا

جیت وہاں تشریف لے آئے۔ مہاراجہ دشرتھ سے ملے۔ اور بولے۔ میں تو بھرت جی اپنے ساتھ کیلئے لے جانے کے لئے اجودھیا آیا تھا۔ وہاں سے پتہ چلا کہ آپ برات لے کر جنک پوری تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ مجھے یہ سُن کر بڑی خوشی ہوئی۔ چنانچہ دنوں کی مسافت گھنٹوں میں طے کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اس مہوتسو میں میں بھی شریک ہو سکوں۔ اور آپ کا ہاتھ بٹا سکوں۔

دوسرے دن پراتا کال جنواسے سے مہرشی وشسٹ مہاراجہ جنک کے محل میں تشریف لے گئے۔ اور بولے۔ مہاراج! مہاراجہ دشرتھ آپ کے بُلانے کا انتظار کر رہے ہیں۔

مہاراجہ جنک بولے۔ رشی راج! یہ بھی آپ نے خوب کہی گھر بھی تو مہاراجہ دشرتھ کا ہے۔ یہاں بھلا اس میں بُلانے کی ضرورت ہی کہاں لاحق ہوتی ہے۔ آپ خود ہی دیکھ لیجئے۔ چاروں لڑکیوں کے ساتھ میں خود ویدی کے نیچے بیٹھا ہوا مہاراجہ دشرتھ اور اُن کے بیٹوں کا انتظار کر رہا ہوں۔ لہٰذا اب آپ جلد اُن کو ساتھ لے کر یہاں پدھاریئے۔ تاکہ بواہ کی رسوم ادا کی جائیں۔

مہرشی وشسٹ جنواسے میں واپس تشریف لائے اور مہاراجہ جنک کا پیغام اُنہیں سُنایا۔ ازاں بعد مہاراجہ اپنے چاروں بیٹوں۔ نیز رشتہ داروں کے ساتھ بواہ منڈپ میں پدھارے۔ اور مہرشی وشسٹ بولے۔ رشی راج! آپ سب رشیوں کے ساتھ مل کر بواہ کارروائی کروائیے۔ مہرشی وشسٹ نے وشوامتر اور شتانند جی کے ساتھ پھولوں سے سجایا اور خوشبویات سے معطر کیا۔ پھر آسن بچھائے اور اُن پر بیٹھ کر ہون کرنے لگے۔ اس کے بعد مہاراجہ جنک نے زیورات سے لدی ہوئی شری سیتاجی کو لاکر اگنی کے پاس بٹھایا اور فرمایا ہے

کوشلیا نندن! یہ میری پتری سیتا ، . . . . سایہ کی مانند ہمیشہ ساتھ رہنے والی تمہاری سہ دھرمچارنی ہوگی۔ اس کا پانی گرہن کرو۔ راجہ نے ایسا کہہ کر جل چھڑکا۔

اس طور پر شری سیتاجی کو بھگوان شری رام چندرجی مہاراج کی نذر کرنے کے بعد مہاراجہ جنک شری لکشمن جی سے بولے۔ لکشمن تم بھی یہاں آ کر اُرملا کا پانی گرہن کرو۔ ان کے بعد راجہ جنک بھرت کو مانڈوی کا اور شترگھن کو شرت کیرتی کا پانی گرہن کرنے کو کہا۔

مہاراجہ جنک کے ارشاد کے مطابق چاروں راجکماروں نے چاروں راجکماریوں کے ہاتھ تھامے۔ اور وِشسٹ مُنی کے آگیا سے اگنی ، ویدی ، مہاراجہ جنک اور سب رشیوں کی پروکھشنا کی۔ اور ودھی کے مطابق ہون آدی کیے۔ آسمان سے پشپ برشا ہونے لگی۔ گندھرب آدی ناچنے لگے۔ پھر چاروں بھائیوں نے تین بار اگنی کی پروکھشنا کی۔ اور رسومات کی ادائیگی کے بعد جنواسے میں آگئے۔

شری پرس رام جی کا آنا

دوسرے دن پراتہ کال ، مہاراجہ دشرتھ نے بھی مہاراجنک سے اجازت چاہی۔

مہاراجہ جنک نے مندرجہ ذیل اشیاء جہیز کے طور پر مہاراجہ دشرتھ کی نذر کیں۔

۱۔ گئوویں۔

۲۔ ریشمی ، اونی پارچہ جات۔

۳۔ سونا۔

۴۔ موتی

۵ - جواہرات -

۶ - ہاتھی -

۷ - گھوڑے -

۸ - رتھ -

۹ - داس اور داسیاں -

مہاراجہ دشرتھ مہاراجہ جنک سے اجازت لے کر اجودھیا کو چلنے کو تیار تھے کہ دھنش ٹوٹنے کا شبد سُن کر شری پرش رام جی وہاں پہونچے - اُن کو دیکھ کر سب راجے مہاراجے کانپ اُٹھے -

پرش رام کے جسم پر بھبوت رمی ہوئی تھی - کشادہ پیشانی پر ترمُنڈ براجمان تھا - سر پر لانبی لانبی جٹائیں تھیں - مگر غصہ کے سبب خوبصورت چہرہ کچھ سُرخ سا ہو رہا تھا - اُن کی طرف دیکھنے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ جیسے بے حد ناراض ہیں -

چوڑا چکلا سینہ ، لانبے بازو ، جنیؤ اور مالاؤں سے سجے ہوئے تھے - کمر میں مرگ چھالا لٹک رہی تھی - کندھے پر کمان تھی - پیٹھ پر ترکش تھا - ہاتھ میں ایک خوبصورت کلہاڑا تھا -

ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ ویر رس رشی کا بھیس بنا کر بواہ منڈپ میں آیا ہے -

مہرشی جمدگنی کا بواہ راجہ پرسین جت کی لڑکی رینوکا سے ہوا تھا مہرشی جمدگنی کے ہاں آٹھ لڑکے ہوئے تھے - سب سے چھوٹے پرس رام جی تھے - اپنے دادا کی اشیرباد سے یہ برہمن ہونے کے باوجود بھی یہ کشتر دھرمی ، شوربیر اور یدھ پریہ ہوئے - اُنھوں نے پتا کی ہتیا کرنے والے مہربا ہو ایسے یودھا کا باہو چھیدن کیا تھا - شری پرس رام وشنو کے چوبیس اوتاروں میں سے ایک تسلیم کئے جاتے ہیں -
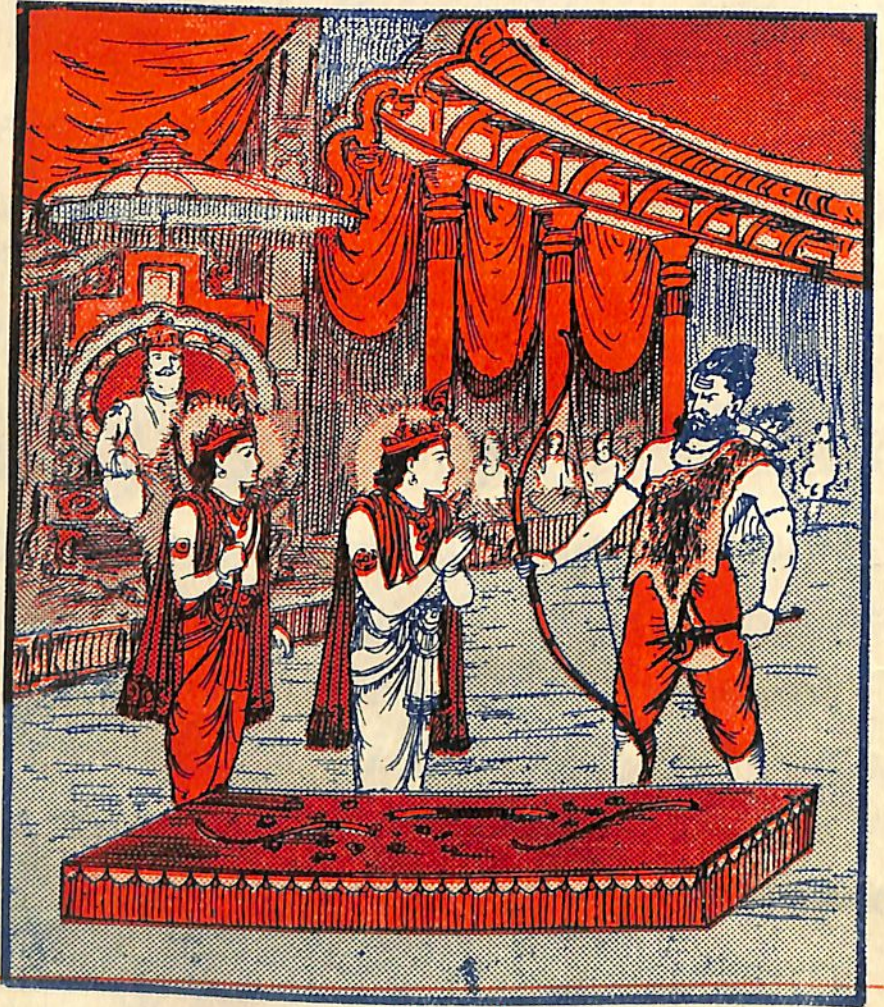
پرسرام سمباد

سب سے پہلے جنک جی نے آکر شری پرس رام جی کے چرنوں میں سیس جھکایا۔ پھر شری سیتا جی سے پرنام کروایا۔
اشیرباد لے کر شری سیتا جی اپنی سکھیوں کے درمیان جا کر کھڑی ہو گئیں۔ اس کے بعد مہرشی وشوامتر جی بھگوان شری رام چندر جی کو ساتھ لے کر شری پرس رام جی کے پاس آئے۔ اور دونوں بھائیوں کو اُن کے چرنوں میں پرنام کروایا۔ اور بولے یہ رام اور لکشمن مہاراجہ دشرتھ کے بیٹے ہیں۔
شری پرس رام جی نے اشیرباد دیا۔ شری رام چندر جی کا روپ دیکھ کر موہت ہو گئے۔
پھر جان بوجھ کر مہاراجہ جنک سے دریافت کیا کہ یہ ڈھوم دھام کیسی ہے؟ یہ راجگان مہاراجگان کیسے جمع ہو رہے ہیں؟ پھر اُنھوں نے زمین پر پڑے ہوئے دھنش کے ٹکڑوں کی طرف دیکھا۔
خشمگیں نگاہوں سے مہاراجہ جنک کی طرف دیکھ کر پرسرام جی بولے۔ مورکھ جنک! مجھے جلدی بتا کہ یہ دھنش کس نے توڑا ہے؟ نہیں تو میں تیرا راجیہ آن واحد میں تباہ و برباد کر دوں گا۔
مہاراجہ جنک مارے خوف کے کوئی جواب نہ دے سکے۔ منڈپ میں جمع شدہ ہزارہا مردوں اور عورتوں نے سوچا کہ اب کیا ہوگا۔
سیتا جی کی ماتا سوچنے لگیں کہ یہ تو کھیل ہی بگڑ گیا۔ شری سیتا جی کے لئے اب ایک منٹ کا بھی گذارنا مشکل ہو گیا۔
سب کو چپ چاپ دیکھ کر بھگوان شری رام چندر جی نے اپنی شیریں آواز سے یوں گوہر افشانی کی۔ مہاراج! اس دھنش کا توڑنے والا آپ کا کوئی داس ہی ہوگا۔ مجھے آگیا کیجئے۔
شری پرس رام بولے۔ ہے رام! جس نے یہ دھنش توڑا ہی ڈمیرا دشمن ہے

ہے۔ اُس کے لئے چاہیئے کہ وہ راج سماج سے الگ ہو جائے ورنہ یہ تمام راجے سماپت ہو جائیں گے۔

لکشمن جی شری پرس رام جی کی بات سُن کر طنزاً مُسکرائے۔ اور بولے لڑکپن میں ہم نے نہ جانے ایسے کتنے دھنش کھیل ہی کھیل میں توڑ دیئے تھے۔

پرس رام کر بولے۔ راجکمار! زبان سنبھال کر بول! یہ شری شنکر کا دھنش ہے!

لکشمن جی نے اس پر قہقہہ لگایا۔ اور بولے۔ ہمارے لئے نئے پُرانے سب دھنش برابر ہیں۔ دھنش تو چھونے کے ساتھ ہی ٹوٹ گیا۔ آپ ناحق غصہ میں آ رہے ہیں۔

کلہاڑے کی طرف دیکھ کر پرس رام جی بولے۔ ارے دُشٹ تو میرے کرودھ سے واقف نہیں ہے۔ بالک سمجھ کر میں تجھ پر ہاتھ نہیں اُٹھا رہا۔ میں بال برہمچاری ہوں۔ کشتری بنس کا درد ہی سارے سنسار میں پرسدھ ہوں اپنے باہوں سے میں نے کئی راجاؤں کو سماپت کر دیا ہے۔ اور اُن کی بھومی برہمنوں کو دے دی ہے۔ ذرا سہسر باہو کے بازوؤں کو ختم کرنے والے اس کلہاڑے کی طرف تو دیکھ۔ راج کمار! کیوں اپنے ماتا پتا کے رنج والم کا باعث بننا چاہتا ہے؟

سری لکشمن جی پھر ہنسے۔ اور بولے۔ مُنی راج! آپ بار بار مجھے کلہاڑا دکھا کر پھونک سے پہاڑ اڑانا چاہتے ہیں۔ آپ کا جنیو دیکھ کر آپ کو برہمن سمجھ کر آپ جو کچھ کہیں گے میں وہ کرودھ روک کر سہوں گا۔ دیوتا برہمن، ہری بھگت اور گئو، ان پر ہمارے خاندان کے افراد اپنی دیرتا نہیں دکھایا کرتے۔ آپ کو مارنے سے مجھے پاپ لگے گا۔ ہار نے نہ والا میں ہوں نہیں۔ آپ کو مارتے ہوئے بھی آپ کے پاؤں پڑتا ہوں۔ کروڑوں تلواروں کی سی تو آپ کی ایک زبان ہی ہے۔ آپ یوں ہی ہتھیار اٹھائے پھرتے ہیں۔ ہے مُنی میں نے

جو کچھ مناسب کہا ہے اُس کے لئے کشما چاہتا ہوں۔

اس پر شری پرس رام کے غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ مہرشی وشوامتر کو مخاطب کر کے اُنھوں نے کہا۔ وشوامتر جی یہ لڑکا نیچ دشٹ کال کے ادھین اور اپنے کل کا ناش کرنے والا ہے۔ سورج بنس روپ چندرماں کا کلنک روپ ہے بالکل ناسمجھ ہے .... لحظہ بھر میں ہی یہ لقمۂ اجل بن جائے گا۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ چیتاونی ہے! آپ اسے میرے بل اور غصہ سے کا پتہ دے دیجئے۔

شری لکشمن جی پھر مُسکرائے۔ اور بولے۔ مُنی راج! آپ کی تعریف آپ کی موجودگی میں اور کون کر سکتا ہے۔ سینکڑوں بار تو آپ خود اپنی تعریف اپنے منہ سے کر چکے ہیں۔ آپ کچھ کر کے دکھایئے۔ گالی دینا آپ کو شوبھا نہیں دیتا۔ نہ ہی گالی دینا بیروں کا کام ہے۔ آپ بار بار پکار کر ہمارے لئے کال کو بُلا رہے ہیں۔ مگر وہ آیا ہی نہیں۔

اس پر شری پرس رام جی نے کلہاڑا تان لیا اور بولے۔ یہ لڑکا تو مرنے پر ہی تُل گیا ہے۔ میں نے لڑکا سمجھ کر اُسے چھوڑ دیا تھا۔ مگر یہ باز ہی نہیں آ رہا۔ وشوامتر اپرادھ کشما کیجئے۔ بالک کے گن دوش کو سادھو جن نہیں وچارتے۔

پرس رام ہاتھ میں پرسا ہے۔ میں اکارن ہی کرودھی ہوں۔ گرو کا دروہی سامنے کھڑا ہے۔ یہ سامنے جواب دیتا ہے۔ ایسی صورت میں بغیر مارے نہ چھوڑتا۔ صرف آپ کا ہی لحاظ ہے۔ نہیں تو اس کلہاڑے سے اس کا سرتن سے جدا کر کے گرو کے رن سے کبھی کا اُنکت ہو چکا ہوتا۔

مہرشی وشوامتر اپنے دل میں ہنسے کہ شری پرس رام جی کو ہرا ہرا دکھائی دے رہا ہے۔ یہ رام لکشمن فولاد کی آمیزش والی کھانڈ ہیں۔

لکشمن جی بولے۔ مُنی راج! آپ کی شیل سے کون واقف نہیں ماتا پتا کے

رن سے تو آپ مُکت ہو چکے ہیں۔ اَب گرُو کے رن سے مُکت ہو جائیے!
اُس اَن کا ذمہ دار شاید میں ہی گردانا گیا ہوں۔ ساہوکار (بھگوان شنکر) کو
لے آئیے۔ تاکہ میں کوڑی کوڑی چکا دوں۔ تھیلی کا منہ کھول دوں۔
لکشمن جی بات سُن کر شری پرس رام نے کلہاڑا اُٹھایا۔ مہمان تو مارے
خون کے کانپ اُٹھے۔ لکشمن جی بولے۔ "ہے بھرگو سریشٹ! مجھے تم کلہاڑا
دکھا رہے ہو۔ ہے راجاؤں کے درودھی! برہمن سمجھ کر میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں
ہے برہمن دیوتا! تم اپنے گھر میں ہی بڑے ہو۔ کسی یودھا سے واسطہ
نہیں پڑا ہے"۔
اس پر بھگوان رام چندر جی مہاراج نے اشارے سے شری لکشمن جی
کو منع کر دیا۔
لکشمن کا آہوتی کے مانند جواب اور پرس رام جی کا اگنی کا غصہ دیکھکر
بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے اس طرح سے گوہرافشانی کی ہے۔
ہے ناتھ! بالک پر دیا کیجیئے۔ ابھی تو یہ دودھ پیتا بچہ ہے۔ اس پر کرودھ
نہ کیجیئے۔ اگر یہ آپ کے پربھاؤ کو کچھ بھی سمجھتا ہوتا تو بھلا اس طرح سے آپ کی
برابری کرتا؟ اگر لڑکے کچھ چپلتا کرتے ہیں تو گرُو۔ پتا ماتا، من میں آنندت
ہوتے ہیں۔ اس بالک کو اپنا داس جان کر کرپا کیجیئے۔ کیونکہ آپ تو سم درشی
شیل وان دھیر اور گیانی منی ہیں۔
رام چندر جی کی بات سُن کر شری پرس رام کچھ ٹھنڈے ہوئے۔ لچھمن جی
پھر مُسکرائے۔ اُن کو ایسا کرتے دیکھ کر شری پرس رام جی کو پھر غصہ چڑھ آیا۔
بولے۔ رام! تیرا بھائی بڑا پاپی ہے۔ اس کا رنگ گورا ہے۔ مگر یہ دِل کا
سیاہ ہے۔ دودھ پیتا بچہ نہیں۔ ہاں اس کے دہن میں زہر ضرور بھرا ہوا
ہے۔ یہ تیرے ایسا نہیں ہے۔ اِس کو میں موت کی مانند دکھائی نہیں
دیتا ہوں۔

لکشمن جی ہنس کر بولے۔ کرودھ پاپ کا مول ہے۔ جس کے ادھین ہو کر لوگ اپگیہ کا کام کرتے ہیں۔ اور جگت کے ورودھ ہو جاتے ہیں۔ اور وشنو لکھی ہو جاتے ہیں۔ ہے مُنی راج! میں آپ کا سیوک ہوں۔ کرودھ تیاگ کر اب دیا کیجئے۔ ٹوٹا ہوا دھنش ناحق غصہ کرنے سے اب جُڑ نہ جائے گا۔ بیٹھ جائیے پاؤں تھک گئے ہوں گے۔ اگر آپ کو یہ دھنش بہت ہی پیارا ہے تو کوئی تدبیر کیجئے۔ کسی ماہر فن کاریگر کو بُلوا لیجئے۔ اور اس کی مرمّت کروا لیجئے۔

لکشمن جی کے زیادہ بولنے سے راجہ جنک ڈر رہے۔ اُنھوں نے اُن سے چُپ رہنے کی درخواست کی۔

شری پرس رام جی نے رام چندر جی کو مخاطب کرتے ہوئے اس طرح سے کہا۔ تیرا چھوٹا بھائی سمجھ کر میں اسے چھوڑ رہا ہوں۔ یہ من کا کیسا میلا ہے اور جسم کا کیسا خوبصورت۔ ایسا کہ جیسے طلائی گھڑے میں زہر بھر رہا ہو۔

لکشمن جی پھر ہنسے۔ بھگوان رام چندر جی مہاراج نے آنکھ کے اشارے سے اُنھیں ایسا کرنے سے منع کیا۔ لکشمن جی نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اب نہیں بولیں گے۔ وہ مہرشی وشوامتر کے پیچھے جا کر کھڑے ہو گئے۔ اب بھگوان رام چندر جی مہاراج نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے ناتھ آپ سوبھاؤ ہی سے چتر ہیں۔ بالک کی بات پر کرودھ نہ کیجئے۔ بالک کو بدھیان کبھی نہیں چھیڑتے اس نے آپ کا کچھ بگاڑا بھی تو نہیں۔ آپ کا اپرادھی تو میں ہوں۔ ناتھ کرپا کرودھ، بدھ یا بندھن آپ مجھ پر سیوک کی بھانتی کیجئے۔ جس پرکار آپ کا کرودھ دور ہو۔ وہ اُپائے کہئیے۔ تاکہ میں ویسا کروں۔

پرس رام بولے۔ رام! میرا کرودھ کیسے دور ہو۔ اب بھی تیرا بھائی مجھے ٹیڑھی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ اگر میں اس کلہاڑے سے اس کا سر تن سے

جُدا نہ کروں تو اِس کرودھ کا فائدہ ہی کیا؟ جس کلہاڑے کو دیکھ کر گربھنیوں کے گربھ گر جاتے ہیں اُس کلہاڑے کی موجودگی میں اپنے شترو راجکمار کو زندہ دیکھ رہا ہوں۔ ہاتھ چلتا نہیں۔ کرودھ کے مارے سینہ جل رہا ہے راجاؤں کا گھاتک کلہاڑا نشکل ہو گیا ہے۔ ودھاتا دپریت ہے تب ہی تو میرا سوبھاؤ بدل گیا ہے۔ نہیں تو میرے ہردیہ میں کرپا کیسی؟ آج دیا نے مجھ سے ناقابل برداشت دُکھ برداشت کروایا ہے۔

یہ سُن کر شری لکشمن جی نے ہنس کر سیس جھکایا اور بولے۔ ہے مُنی! اگر کرودھ سے آپ کا سینہ جل رہا ہے تو پھر تو شری برہما ہی آپ کے شریر کی رکھشا کرتے ہوں گے؟

پرس رام جی بولے۔ جنک! دیکھو یہ مورکھ بالک ضد کر کے پرلوک میں پہونچنا چاہتا ہے۔ اس کو میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹاتے کیوں نہیں؟ شری لکشمن جی نے دل ہی دل میں کہا۔ آنکھیں بند کرنے پر کچھ بھی تو دکھائی نہیں دیا کرتا۔

پرس رام جی شری رام چندر جی کو مخاطب کر کے بولے۔ ارے مورکھ تو شیو جی کا دھنش توڑ کر مجھے سمجھاتا ہے۔ بھائی تیری مرضی سے جلی کٹی سُناتا ہے۔ اور تو ہاتھ جوڑ کر بنتی کرتا ہے۔ میدان میں میرا اطمینان کر۔ نہیں تو رام کہلانا چھوڑ دے۔ ارے تو چھل ترک کر کے آ میرے ساتھ لڑ۔ نہیں تو یاد رکھ. بھائی کے ساتھ تجھے بھی ختم کر دوں گا۔

پرس رام جی کلہاڑا اُٹھائے بول رہے تھے۔ اور بھگوان شری رامچندر جی مہاراج سر جھکائے ہوئے ہنس رہے تھے۔

شری رام چندر جی مہاراج نے اس طرح درافشانی کی۔ منیشور غصہ ترک کر دیجئے۔ آپ کے ہاتھ میں کلہاڑا ہے۔ میرا سر جھکا ہوا ہے۔ جس طرح سے آپ کا غصہ دور ہو سکتا ہو۔ مجھے سیوک سمجھ کر وہی کیجئے۔ سوامی سے

سیوک کا یدھ کیسا؟ ہے برہمن کل سرشیٹ کرودھ تیاگ دیجئے۔ آپ کا بھیس دیکھ اُس نے ایسا کہا ہے۔ اِس میں اس کا بھی تو رتی بھر دوش نہیں ہے کلھاڑا ۔ دھنش اور بان دیکھ کر لڑکے کو غصہ آگیا۔ وہ آپ کا نام جانتا ہے مگر آپ کو پہچانتا نہیں ۔ اگر آپ ایک رشی کی طرح تشریف لاتے تو لڑکا آپ کے چرنوں کی دھولی اپنے سر پر دھارن کرتا ۔ نادانستگی کی خطا کو معاف کر دیجئے ۔ ہم آپ سے بھلا حجت کر سکتے ہیں ؟ کہیئے کہاں پاؤں اور کہاں سر؟ میرا نام چھوٹا سا صرف " رام " ہے۔ اور آپکا " پرسرام " سمیت بڑا ہے ۔ دیو! ہمارا تو ایک گُن صرف دھنش ہی ہے ۔ اور آپ میں نو گن ہیں۔ براہمن! میرے اپرادھ کو کشما کیجئے ۔

بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کے بار بار مُنی؛ دیو اور برہمن کہنے سے پرسرام جی اور بھی ناراض ہوگئے ۔ اور بولے ۔ تو بھی اپنے بھائی کی مانند ہی ٹیڑھا ہے۔ تو مجھ کو کیوں برہمن ہی سمجھتا ہے۔ میں کیسا برہمن ہوں؟ سُن دھنش کو لکڑی ۔ بان کو آہوتی اور میرے کرودھ کو اگنی سمجھ ! (ستیا) ہون کی لکڑی ہے ۔ بڑے بڑے راجاؤں کا میں نے اس کلہاڑے سے بلیدان دیا ہے ۔ میرا پربھاؤ تجھ پر پرگٹ نہیں ہے ۔ براہمن کے دھوکے سے تو میرا نرادر کر کے بات کرتا ہے ۔ دھنش توڑ ڈالا ۔ اس سے تیرا غرور بڑھ گیا ہے ۔ دکھائی تو ایسے دے رہے ہو جیسے کہ جگت پر ہی وجے پراپت کرلی ہے۔

بھگوان رام چندر جی " مہاراج ! وچار کر بات کیجئے ۔ آپ کا کرودھ مہان ہے ۔ میرا قصور بالکل چھوٹا سا ہے ۔ پُرانا دھنش چھوتے ہی ٹوٹ گیا ۔ میں بھمان کس کارن کروں گا ۔ ہے بھرگو ناتھ ! سنئے اگر ہم برہمن کہہ کر نرادر کریں گے تو پھر سنسار میں ایسا سوربیر ہی اور کون ہے؟ جس سے ڈر کر میں اُسکو سیس نواؤں گا ۔ دیوتاؤں ، دیتوں اور راجاؤں میں سے چاہے کوئی ایسا بل رکھتا ہو یا مجھ سے زیادہ ۔ اگر کوئی مجھے یدھ کے لئے للکارے تو وہ چاہے

کال ہی کیوں نہ ہو۔ میں اُس کے ساتھ پرسنتا سے لڑوں گا۔ کشتری کا شریر دھر کر یُدھ سے ڈرے تو اُسے کُل کا کلنک اور ادھم سمجھو۔ میں کال کی پرسنا نہیں کرتا۔ عام مانی ہوئی بات ہے کہ رگھوبنسی سنگرام میں کال سے بھی نہیں ڈرتے۔ برہمن بنس کی ایسی مہا ہے کہ جو آپ سے ڈرتا ہے وہ نربھے ہو جاتا ہے

بھگوان رام چندر جی کی بات سن کر شری پرس رام جی کی عقل پر جو پردہ پڑ رہا تھا وہ دور ہو گیا۔ اُنھوں نے کہا۔ رام چندر! وشنو کا دھنش لیجئے۔ اور اس کو کھینچ کر چڑھا دیجئے تو میرا سندیہہ مٹ جائے۔ یہ کہہ کر جب شری پرس رام جی نے دھنش رام چندر جی کو دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو وہ خود بخود اُن کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اس سے پرس رام جی کو بڑا افسوس ہوا کہ مجھ سے بڑی بھول ہوئی۔

ایک بار وشنو بھگوان نے پرسن ہو کر شری پرس رام جی کو اپنا دھنش دے کر کہا تھا۔ پرتھوی پر جو کوئی اس دھنش کو چڑھا دے اُس کو میرا اوتار سمجھ کر میرا دھنش اُسے دے دینا۔

جب پرس رام جی نے شری رام چندر جی کی حقیقت کو جان لیا تو اُن کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ ہاتھ جوڑ کر بولے۔ رگھوکل روپی کمل بن کے سوریہ اور راکشس بنس روپی جنگل کے جلانے والے آپ کی جے ہو۔ دیوتا برہمن گئووں کے ہتکاری کی جے ہو۔ گھمنڈ اگیان۔ کرودھ اور بھرم کے ہرنے والے آپ کی جے ہو۔ نمرتا شیل دیا اور گن کے سمندر، بچنوں کی رچنا میں بڑے چتر اسیوں کو سکھ دینے والے چھبی سے یکت شریر والے آپ کی جے ہو۔

ایک مکھ سے میں کیا پرشنسا کروں؟ شیوجی کے من روپی مان سرور کے ہنس آپ کی جے ہو! میں نے بنا جانے بہت سی انوچت باتیں کہی ہیں۔ آپ دونوں بھائی کشما کے سمندر ہیں۔ کشما کیجئے۔

رگھوکل کے پتا کا روپ مریادا پرشوتم بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی جا رم بار ہے۔ جے کار کرکے شری پرس رام جی تپسیا کے لئے بن کو چلے گئے شاہی بینڈ ایک بار پھر اپنی فلک شگاف آواز کے ساتھ بجنے لگا۔۔۔۔ اہالیان جنک پوری بھگوان اور اُن کے رفقار پر پھولوں کی ورشا کرنے لگے۔

بارات کی روانگی

اب برات کے رخصت ہونے کا وقت آپہنچا۔ جب اہالیانِ جنک نگر نے سُنا کہ برات جائے گی تو وہ بیاکل ہو کر ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی ہی برات اتنی جلدی ہی چلی جائے گی؟ واقعی ہی جا رہی ہے۔ یہ سُن کر سب اُداس ہو گئے۔ مہاراجہ جنک کے بھنڈاریوں نے راستہ کے لئے سامان خورونوش کے انبار جنواسے میں بھیجدیئے۔ تاکہ راستہ میں باراتیوں کو کسی قسم کی دِقت نہ ہو۔

جب بارات چلنے کو ہوئی تو رانیاں بیکل ہوگئیں۔ جیسے مچھلیاں تھوڑے سے جل میں تڑپنے لگتی ہیں۔ ویسے تڑپنے لگیں۔ وہ بار بار شری سیتا جی کو گلے لگاتیں اور بھینچ بھینچ کر اُن کو پیار کرتیں۔ اشیرباد دیتیں۔ شکشا دیتیں۔ ساس سسر اور گُرو جی کی سیوا کرنا۔ پتی کی ہر آگیا کا پالن کرنا، عین اسوقت بھگوان شری رام چندر جی مہاراج بدا لینے کے خیال سے مہاراجہ جنک کے پاس گئے۔ راستہ میں دورویہ قطاروں میں اہالیان شہر رام درشن کے لئے کھڑے تھے۔

دیویاں آپس میں کہتیں، اری جی بھر کر دیکھ لے۔ برہما جی نے انھیں ہمارے نینوں کا اتتھی بنا کر بھیجا ہے۔

جس وقت بھگوان شری رام چندر جی مہاراج شری لکشمن جی بھرت جی اور شترگھن رن واس میں تشریف لائے تو رنواس جگمگا اُٹھا۔ رانیوں نے

پہلے تو بھگوان رام چندر جی مہاراج کی آرتی اُتاری ۔ پھر خود بخود ہی اُنکے چرنوں میں لوٹنے لگیں - پھر اُنھوں نے چاروں بھائیوں کو اشنان کروایا اور پُر لطف بھوجن کھلایا -

کافی وقت گذر جانے پر بھگوان رام نے شیل سنیہ اور لجا بھری بانی سے اس طرح سے گوہر افشانی کی - ماتا ! پرسن من سے آگیا دیجئے - پتاجی اجودھیا پوری کو جانا چاہتے ہیں ! ہمیں آپ سے اجازت لینے کے لئے بھیجا ہے مجھے بالک جان کر سدا سینہہ بنائے رکھنا

ساس پریم کی ادھین ہو کر بول نہیں سکتیں - اتنے میں مہاراجہ جنک نے شری گنیش کا سمرن کر کے کنیاؤں کو پالکیوں میں بٹھایا -

جس وقت شری سیتاجی کی پالکی شہر کے بازاروں میں سے گذر رہی تھی تو اہالیانِ شہر کی آنکھیں پُرنم تھیں - دیویاں تو سسک رہی تھیں

مہاراجہ دشرتھ نے رتھ میں سوار ہونے سے پہلے برہمنوں کو اتنا دان دیا کہ جس کی نظیر ملنی مشکل ہے - پر برہمنوں کی چرن دھولی مستک پر لگاکر اور اُن سے اشیرباد لے کر رتھ میں بیٹھ گئے -

جب بارات شہر سے باہر آگئی تو مہاراجہ دشرتھ نے مہاراجہ جنک نیز اُن کے ساتھیوں سے واپس جانے کیلئے پرارتھنا کی - سیتاجی کی پالکی چھوڑ کر جانے کا جی تو کسی کا بھی نہ چاہتا تھا - مگر مجبوری تی - سب پریم جوڑی کو اشیرباد دیتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے - گھر کو واپس جاتی بار مہاراجہ جنک نے رشیوں ، مہرشیوں کے چرنوں میں سر جھکایا - اور بہت اشیرباد پایا - پھر شری رام چندر جی مہاراج سے کہنے لگے - ہے رامچندر جی میں آپ کی پرشنسا کس پرکار سے کروں - آپ مُنی اور شیوجی کے من روپی مان سرودر کے ہنس ہیں - یوگی جن کے لئے کرودھ ، موہ ، ممتو اور گھمنڈ تیاگ کر یوگ کرتے ہیں اور سب میں سنھت پر برہم ، اپرکٹ ، ناش رہت چیتن

آنند سروپ، نرگُن۔ نیز گنوؤں کی راشی ہے۔ من کے سمیت جن کو بانی نہیں جانتی اور سمست الومان کرنے والے جن کی ترکنا نہیں کر سکتے۔ جن کی مہا دید بے انت کہہ کر گاتے ہیں جو تینوں کالوں میں ایک جیسے رہتے ہیں وہی سمپورن سکھوں کے مُول پرماتما میرے نیتروں کے وشیہ ہوئے۔ ارتھات میں نے درشن پایا۔ ایشور کے انکول ہونے پر سنسار میں جیوں کو سب کچھ مل جاتا ہے مجھے آپ نے بلند مرتبہ کیا۔ اپنا سیوک جان کر مجھے اپنا لیا۔ اگر دس ہزار سرسوتیاں اور شیش ہو جائیں اور کروڑ ہا کلپ تک وہ آپ کے گنوں کی اور میری خوش بختی کی داستان بیان کرتے رہیں تو بھی ختم نہیں ہو سکتی۔ مجھے ایک ہی بھروسہ ہے کہ آپ تھوڑے سے پریم سے ہی پرسن ہو جاتے ہیں۔ میں بار بار یہی تمنا کرتا ہوں کہ میرا من بھول کر بھی آپ کے چرنوں کو نہ چھوڑے

بھگوان شری رامچندر جی، شری جنک جی کی بات سُن سنتشٹ ہوئے

ازاں بعد مہاراجہ جنک نے شری بھرت جی کو اشیرباد دی۔

بارات رخصت ہوئی

بارات کا شری اجودھیا جی میں آنا

راستہ میں مختلف مقامات پر آرام کرتی ہوئی بارات چار دن کے بعد شری اجودھیا جی میں واپس آئی۔ شہر کے باہر اہالیان شہر لاکھوں کی تعداد میں پیشوائی کے لئے کھڑے تھے۔

بازاروں میں جابجا "رام دوار"، "دلیپ دوار" "بھاگیرتھ دوار" "دشرتھ دوار" "رگھو دوار" بنائے گئے۔ دوکانیں، ریشمی پارچات، تصاویر اور جھنڈیوں سے سجی ہوئی تھیں۔

مہاراجہ دشرتھ کے محل کی سجاوٹ تو قابل دید تھی۔ ماہر فن کاریگروں نے کچھ اس طور پر سجاوٹ کی تھی۔ کہ یہی جی چاہتا تھا کہ دیکھتے ہی چلے جایئے

دیویاں ، بیش قیمت پارچہ جات میں ملبوس شری سیتاجی کے درشنوں کے لئے ۔ مہاراجہ دشرتھ کے محل کی طرف جا رہی تھیں ۔ مہارانی کوشلیا کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی ۔ برہمنوں کو اس قدر دان دیا جا رہا تھا جس سے کہ پھر لینے کا سوال ہی باقی نہ رہ جائے ۔ دان کے بعد مہارانی کوشلیا ۔ سمتران اور کیکئی نے گنیش پوجن نیز شیو پوجن کیا ۔

محل کے صدر دروازے پر ماتاؤں نے پتروں ، نیز بہوؤں کی آرتی اُتاری اور اُن کو محل کے اندر لے گئیں ۔ اب پتروں ور بہوؤں کے سر پر سے بہت سی اشیاء وار کر غرباؤ مساکین میں تقسیم کی گئیں ۔

اس کے بعد دونوں ہاتھوں سے دولت لٹاتے ہوئے مہاراجہ دشرتھ بمع رشیوں ، مہرشیوں کے محل کے اندر تشریف لائے ۔ پھر اُنھوں نے رشیوں و مہرشیوں کو اشنان کر دایا ۔ اُن کا پوجن کیا ۔ نیز اُن کو بھوجن کر دایا ۔ زاں بعد مہرشی وشوامترجی اپنے آشرم کو تشریف لے گئے ۔ اس کے بعد مہاراجہ نے باراتیوں کو رخصت کیا ۔

دوسرے دن "کنگن" کھیلنے کی رسم ادا کی گئی ۔

دوپہر کو مہرشی وشسشٹ نے مہرشی وشوامترجی کی کتھا اس طرح سے سُنائی :۔

"یہ مہاراجہ گادھی کے پُتر ہیں ۔ ایک بار سیر کرتے ہوئے میرے آشرم میں آنکلے ۔ میں نے اِن کا انتھی ستکار کیا ۔ میرے آشرم میں اشیاء خوردونوش کے انبار دیکھ کر کشتری راجہ وشوامتر کو حیرت ہوئی کہ بن باسی مُنی کے ہاں اتنا سامان کہاں سے آیا ۔ جب ان کو کام دھینو کی مہما معلوم ہوئی تو اُنھوں نے بہت سا دھن دے کر کامدھینو لینی چاہی ۔ مگر میں نے اُن کی پیش کش منظور نہیں کی ۔ اس پر یہ زبردستی گائے مجھ سے چھین کر چلے گئے ۔ وہ بھاگ کر ایک بار پھر میرے ہاں آگئی ۔ میں نے تپو بل سے لاتعداد دلیچھ پیدا کر کے اُن کی

فوج کو نیچا دکھایا۔ اس پر شرمندہ ہو کر وہاں سے چلے گئے۔ ایک ہزار سال تک اُنھوں نے ہمالیہ پر جا کر تپ کیا۔

شیوجی نے پرسن ہو کر اُنھیں اپورب استر دیا۔ واپس آکر اُنھوں نے پھر مجھ سے ایدھ کیا۔ میں نے ان کے بیالیس برہم، استروں کو بیکار کر دیا۔ جب اُنھوں نے کشتریہ بل کو ہیچ سمجھ کر برہم تیج بل صحیح سمجھا۔ اور برہمن بننے کے لئے گھور تپ کیا۔ انت میں وہ تپو بل کے پربھاؤ سے برہمن ہو گئے۔

اجودھیا کانڈ

رام بن باس

سفیدی تھی بالوں کی اک تازیانہ
یہ سمجھا کہ اب ہے مخالف زمانہ
مہاراجہ دشرتھ نے یہ دل میں ٹھانا
کریں ترک اب شوکتِ خسروانہ
کریں یاد ایشور کی جنگل میں جاکر
شری رام گدی پہ اپنی بٹھاکر

ایک دن مہاراجہ دشرتھ نے آئینہ میں اپنے سر میں ایک دو بال سفید دیکھے۔ سوچا کہ اب رام کو گدی پر بٹھاکر خود عبادت کے لئے جنگل میں چلنا چاہیئے۔ اپنا یہ خیال اُنھوں نے مہرشی وششٹ پر ظاہر کیا۔

مہرشی وششٹ نے فرمایا۔ راجن! سُنئے۔ جس سے بکھ رہ کر پرانی بچھلتے ہیں۔ اور جس کے بھجن کے بغیر سنساری، شب و روز دکھ ساگر میں ہاتھ پاؤں مارتے رہتے ہیں۔ وہی سرو ایشور رام چندر جی آپ کے پتر ہیں۔ راجن! دیر نہ کیجئے۔ شبھ دن وہی ہے۔ شبھ گھڑی وہی ہے جبکہ شری رام چندر جی گدی پر براجمان ہوں۔

گروجی سے بھینٹ کرنے کے بعد مہاراجہ دشرتھ دربار میں آئے۔ اور سومنتر اور دوسرے منتری مارے خوشی کے جامے میں پھولے نہ سمائے۔ سومنتر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ مہاراج! آپ نے سنسار کے منگل کے لئے اچھا کاریہ وچارا ہے۔ جلدی کیجئے۔ دیر نہ لگائیے۔ منتریوں کی بات سُن کر مہاراجہ دشرتھ نے سومنتر سے کہا۔ مہرشی وششٹ جو بھی سامان طلب کریں وہ فوراً لا کر دے دیا جائے۔

جب سومنتر نے مہرشی وششٹ سے استفسار کیا اُنھوں نے فرمایا اُتم تیرتھوں سے جل منگواؤ۔ اس کے علاوہ اُنھوں نے مختلف اقسام کے پھول پتوں اور اودیہ کے نام لکھوائے۔ کئی قسم کے پارچہ جات لانے کیلئے بھی اُنھوں نے ارشاد فرمایا۔ ویدیں دکھیات سمپورن ودھیان بتا کر کہا کہ نگر میں اینک پرکار کے منڈپ بناؤ۔ آم۔ سُپاری کیلے کے برکش پھل سہت نرمان کر کے چاروں طرف نگر کی گلیوں میں لگاؤ۔ اور ترنت ہی بازار سجانے کے لئے کہہ دو۔ شری گنیش، گرو، اور کل دیو کا پوجن کرو۔ سب طرح سے برہمنوں کی سیوا کرو۔ دھوجا پتاکا بندن وار۔ کلش، رتھ۔ گھوڑے۔ ہاتھی سب کو سجاؤ۔

مہرشی وششٹ کی آگیا پا کر سب اپنے کام میں جُٹ گئے۔

راجہ دشرتھ نے برہمن اور دیو پوجن آدی منگل کاریہ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی بھلائی کے لئے کیا۔

رام چندر جی مہاراج تلک کی خبر سُن کر ساری اجودھیا میں خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔

بھگوان رام چندر جی مہاراج کے دائیں اعضاء پھڑکنے لگے۔ اُنھوں نے شری سیتا جی سے کہا کہ یہ اعضاء کا پھڑکنا یہ خبر دیتا ہے کہ بھرت آنیوالے ہیں۔ اُن کو اپنے ماموں کے ہاں گئے ہوئے بہت دن ہو چکے ہیں

مجھے تو بہت فکر ہو رہا ہے۔ یہ اعضاء کا پھڑکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ جلد ہی پیارے بھرت سے بھینٹ ہوگی .... بھرت ایسا مجھے سنسار میں اور کون پیارا ہے۔

رنواس میں جس وقت یہ خبر پہنچی تو رانیوں کی مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ سب سے پہلے جس خادمہ نے یہ خبر سنائی تھی اُس کو گہنوں اور کپڑوں سے لاد دیا گیا۔ مہارانی کوشلیا نے اسی وقت بہت سے برہمنوں کو بُلا کر اُنھیں مالا مال کر دیا۔

دیوی دیوتاؤں ناگوں کی پوجا کر کے یہ پرارتھنا کی کہ جس سے رام کا کلیان ہو وہی کیجئے۔ گھر گھر میں پوتر ڈھولک گیت گائے جانے لگے۔ تمام اجودھیا میں مسرت کی لہر سی دوڑ گئی۔

مہاراجہ دشرتھ نے مہرشی وششٹ کو بُلوایا۔ اور رام چندر جی کے محل میں اُنھیں ہدایات دینے کے لئے بھیجا۔ مہرشی وششٹ کا آنا سُن کر بھگوان شری رام چندر جی دروازے تک آئے۔ اور اُنکے چرنوں مستک نوایا۔ ارگھ دے کر اُنھیں محل کے اندر لائے۔ اُن کا پوجن کیا۔ پھر شری سیتا جی کے سمیت اُن کے چرنوں میں گر کر بولے۔ اگرچہ سیوک کے گھر میں سوامی کا آنا منگل کے مُول اور امنگل کا ناش کرنے والا ہے۔ تو بھی ناتھ بنتی تو یہی کہتی ہے کہ آپ کو لازم تھا کہ آپ ہی مجھے اپنے ہاں بلوا بھیجتے۔ پربھو! آپ نے اپنا پربھتو چھوڑ کر مجھ پر بڑی کرپا کی ہے۔ .... جو آگیا ہو وہی کروں۔ جس میں سیوک سوامی کی سیوکائی پائے۔

مہرشی وششٹ :- رام چندر جی! آپ سوریہ کل کے بھوشن ہیں پھر بھلا آپ ایسا کیوں نہ کہیں۔

رام چندر جی کے گن شیل اور سوبھاؤ کا ورنن کر کے منی راج پریم سے گدگد ہو کر بولے۔ مہاراج نے راج تلک کی سامگری اکٹھی کی ہے۔ وہ

دولہا رام
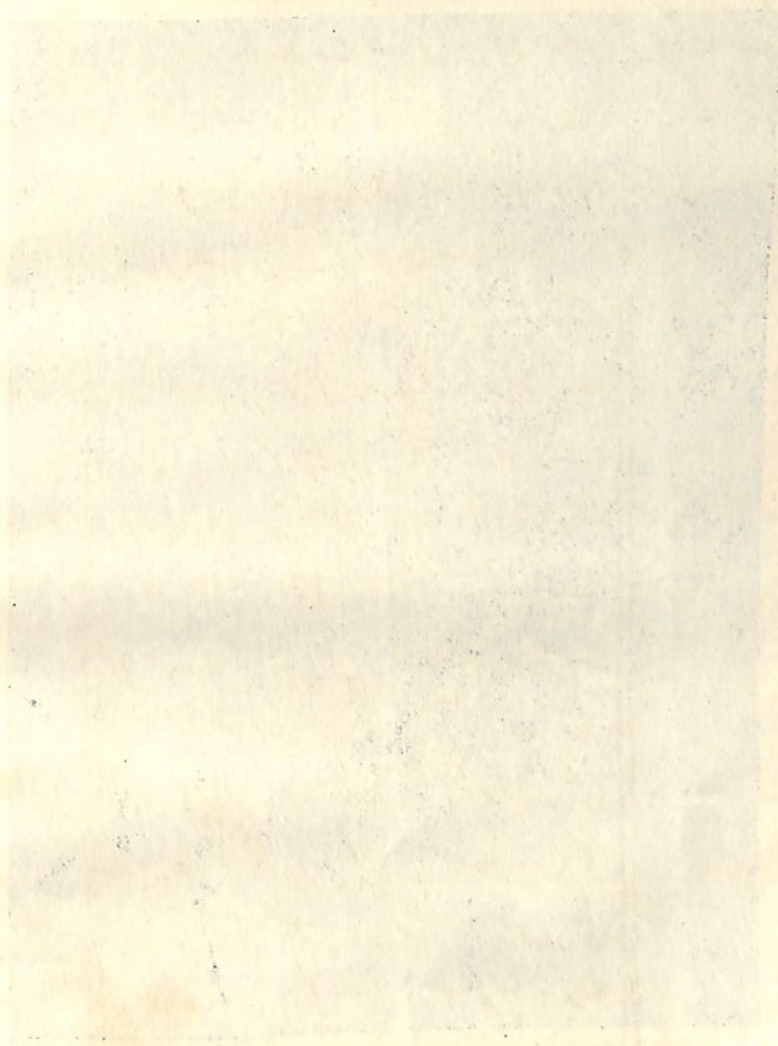
آپ کو یودراج پد دینا چاہتے ہیں۔ آج سے آپ سنجم کیجئے۔ جو بدھاتا کشل سے کاریہ پورا کرلے۔

شری رام چندرجی مہاراج کو مناسب ہدایات دے کر مہرشی وشسٹا مہاراجہ دشرتھ کے پاس گئے۔

شہر کی سجاوٹ دیکھ کر گھر گھر سے گیتوں کی آواز سُن کر لوگ کہتے کل وہ مبارک دن ہے۔ جب بھگوان ہماری ابھلاشا پوری کریں گے۔ رتن جڑت سنگھاسن پر جب بھگوان رام چندرجی مہاراج شری سیتاجی کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ تب ہماری خواہش پوری ہوگی ؎

خوشی ہر طرف تھی خوشی کی خبر سے
جو اُدھر اُٹھے ہوئے بحر و بر سے
مبارک مبارک اُٹھی خشک و تر سے
بدھائیوں کے افلاک سے پھول برسے
اِدھر تاج پوشی کی تدبیر کیا ہے
اُدھر کیا خبر تھی کہ تقدیر کیا ہے
زباں منتھرا کی بڑی بد زباں تھی
یہ لونڈی بہت شوخ آزار جاں تھی
مگر کیکئی اس پہ کیوں مہرباں تھی
وہ میکے کی ہم راز تھی ہم عناں تھی
خوشی جس جگہ تھی اُسے غم میں بدلا
مہاراج خود اپنے وعدوں پہ رویا

رانی کیکئی کی باندی منتھرا نے شہر کی سجاوٹ کو دیکھا۔ استفسا کیا تو معلوم ہوا کہ رام گدی پر بیٹھنے والے ہیں۔ جل بھن کر راکھ ہی تو ہوگئی۔ وہ نکھوٹی جاتی کی، نیچ بدھی والی سوچنے لگی۔ اور سوچتی ہی چلی

گئی۔ اور وہ سوچتی سوچتی کیکئی کے محل میں جا پہنچی، اُس کو اُداس دیکھ کر کیکئی بولی ۔ اری تو اُداس کیوں ہے؟

منتھرا نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ رانی کیکئی نے کہا۔" اری ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آج لکشمن نے تیرے کان اینٹھ دیئے ہیں"۔

منتھرا نے ٹھنڈی سانس لی۔

کیکئی بولی " اری کہتی کیوں نہیں۔ مہاراج رام چندر، بھرت لکشمن شترگھن خیریت سے تو ہیں"۔

منتھرا کے جواب نہ دینے سے کیکئی کو فکر لاحق ہو گیا" بول؟ اری یہ تو بتا رام چندر تو خیریت سے ہے نا"۔

منتھرا رام چندر کا نام سُن کر دُکھی ہو گئی۔ بولی" رانی جی! اب میں کس کے بل پر اکڑوں گی؟ آج رام چندر کے سوائے اور سکھی ہی کون ہے؟ جنہیں مہاراج یودراج پد دے رہے ہیں۔ کوشلیا کے تو بھگوان سب کاریہ اُس کی مرضی کے مطابق ہی کر رہا ہے۔ ذرا اُن کے محل کی جا کر شوبھا تو دیکھو۔ جس کو دیکھ کر میں تو جل گئی ہوں۔ تمہارا لڑکا پردیس گیا ہوا ہے۔ ذرا راجہ کا چھل تو دیکھو۔

اس پر کیکئی منتھرا کو ڈانٹتے ہوئے بولی:۔

" خبردار! اس گھر میں نفاق ڈلوانے والا ایک لفظ بھی اگر زبان سے نکالا تو زبان کھینچ لوں گی"۔

پھر کیکئی ہنسنے لگی۔" اری دیکھ بڑا بھائی۔ راجہ اور چھوٹے بھائی سیوک ہوا کرتے ہیں۔ یہی رگھو کل کی ریتی ہے۔ کل رام چندر جی کا راج تلک ہونے دے۔ میں تجھے اتنا دھن دوں گی کہ سنبھال نہ سکے گی"۔

" اری رام چندر ایسا پُتر، سیتا ایسی بہو برہما کی دیا سے گھر میں آیا کرتے

ہیں۔ رام چندر مجھے پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ اُن کے تلک میں بھلا مجھے گھبراہٹ کیوں ہوگی؟ تجھے قسم ہے بھرت کی تو سچ کہہ۔ تجھے اس وقت بجائے خوشی کے رنج کیوں ہے؟

منتھرا:۔ "واہ! اچھی بات کہی تو وہ بھی آپ کو بُری معلوم ہوئی۔ جو خادمائیں دن رات جھوٹ سچ بولتی ہیں۔ وہ تو آپ کو پیاری ہیں۔ میں کڑوی ٹھہری۔ اچھا میں اب زبان نہ کھولوں گی۔ میں کڑوی جو ٹھہری۔ جو دیتی ہو وہ کھاتی ہوں۔ جو پہناتی ہو وہ پہنتی ہوں۔ مجھے اس میں کیا پڑی ہے۔ چاہے کوئی راجہ ہو جائے۔ آپ کا برا ہو یہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا اس لئے یوں ہی کچھ شبد منہ سے نکل پڑے۔ کشما چاہتی ہوں"

کیکئی پر مایا نے پردہ ڈال دیا۔ سمجھ لیا کہ یہ میری خیر خواہ ہے۔ اُس سے پھر پوچھا کہ بات کیا ہے؟

منتھرا بولی۔ "آپ پوچھتی ہیں تو میں عرض کرتی ہوں۔ مگر کہتے ہوئے ڈرتی ہوں۔ آپ نے کہا تھا کہ مجھے رام اور سیتا پیارے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے۔ مگر اب وہ دن نہیں رہے۔ سمہ بدلنے پر متر بھی شترو ہو جاتے ہیں۔ سورج کمل کو پالنے والے ہیں۔ مگر بغیر جل کے وہ اُسے جلا کر بھسم کر دیتے ہیں۔ آپ کی جڑ آپ کی سوت دکوشلیا، اُکھاڑنا چاہتی ہے۔ اس لئے تین رُوپی کھائی کے ذریعہ اُس کی رکشا کیجئے۔ آپ کو بُرے بھلے کا وچار نہیں ہے۔ آپ سمجھتی ہیں کہ راجہ آپ کے بس میں ہے۔ راجہ من کا میلا ہے۔ منہ کا میٹھا ہے۔ آپ سیدھی سادھی ہیں۔ کوشلیا چتر اور گمبھیر ہے۔ اُس نے اپنی بات بنالی۔ راجہ نے بھرت کو ننھال بھیجا۔ یہ سب کوشلیا کے مشورہ سے ہوا۔ وہ سمجھتی ہے کہ سوتیں میری خوب سیوا کرتی ہیں۔ مگر کیکئی پتی کے بل سے گھمنڈ میں چور رہتی ہے۔ کوشلیا کو اب اچھی نہیں لگ رہی ہیں۔ مگر چتروں کا کھوٹ ظاہر نہیں ہوتا۔ راجہ کا آپ پر ادھک

پریم ہے۔ قدرتی طور پر سوت اُسے دیکھ نہیں سکتی۔ چھل سے راجہ کو
اپنے بس میں کر کے رام چندر کے راج تلک کے لئے دن مقرر کروالیا۔
کل کی ریتی کے انوسار یہ اُچت ہی ہے۔ کہ رام چندر کو تلک ہو۔
سبھی کو یہ سہاتا ہے۔ مجھے بھی مگر مستقبل کی طرف دیکھتی ہوں تو مجھے ڈر لگتا
ہے۔ اسی لئے کہتی ہوں کہ کوشلیا کی کرنی کا پھل بھگوان کو دیوے۔ دیکھو
اگر کل رامچندر کا راج تلک ہو گیا تو سمجھ لینا کہ بر ہمانے تیرے لئے سیوکائی کا بیج بو دیا۔
جیسے کدرو نے دنتا کو دُکھ دیا تھا۔ اُسی طرح سے کوشلیا تیرے لئے تکلیف کا موجب
بنے گی۔ بھرت جیل میں سڑیں گے۔ اور لکشمن رامچندر جی کا نائب ہو گا۔

کدرو اور دنتا دونوں مہرشی کشپ کی پتنیاں تھیں۔ کدرو کے سانپ
اور دنتا کے گرڑ پیدا ہوا۔ ایک بار کدرو نے دریافت کیا۔ سوریہ کے
گھوڑے کی دُم کا رنگ کیسا ہے؟

دنتا نے کہا "سفید ہے"

مگر کدرو نے کالے رنگ کی بتائی۔ اس پر دونوں میں جھگڑا ہونے لگا
شرط پیش کی گئی کہ جس کی بات غلط ثابت ہو وہ جنم بھر دوسرے کی داسی
بن کر رہے۔ کدرو نے اپنے پتروں کو سمجھا کر بھیجدیا۔ وہ گھوڑے کی دم کو
جا کر لپٹ گئے۔ جس سے پونچھ سیاہ رنگ کی دکھائی دینے لگی۔ جس سے
لاچار ہو کر دنتا کو داسی بننا پڑا۔ اور سوت نے اُس قسم کی تکلیفیں پہنچائیں۔
منتھرا کی بات سُن کر کیکئی سہم گئی۔ اُسے پسینہ آگیا۔

منتھرا نے اُسے تسلی دی اور کہا:۔

"گھبراؤ نہیں"

کیکئی بولی۔

"میری کئی دنوں سے دائیں آنکھ پھڑک رہی ہے۔ واقعی
ہی تو سچ کہہ رہی ہے۔ کئی دن سے منحوس خواب بھی دیکھ رہی ہوں میں نے

آج تک دانستگی کے عالم میں کسی سے کبھی بھی بُرائی نہیں کی تو پھر نہ معلوم قدرت مجھ سے کون سا انتقام لے رہی ہے۔ میں میکے جا کر جنم تیاگ دوں گی مگر سوت کی داسی بن کر نہیں رہنے کی۔ جس کو دشمن کے ادھین رہ کر زندہ رہنا ہے اُس کا مر جانا ہی اچھا ہے۔

منتھرا بولی " آپ ایسی باتیں کیوں کہہ رہی ہیں۔ آپ کا سوبھاگیہ پرتی دن بڑھتا چلا جائے گا۔ جس نے آپ کی بُرائی چاہی ہے۔ وہی اس کا پھل پائے گی۔ جس دن سے میں نے اس چھل کا حال سُنا ہے میری تو بھوک پیاس نیند سب اُڑ گئی ہے۔ میں نے جوتشیوں سے دریافت کیا ہے۔ اُنھوں نے بتایا ہے کہ بھرت ضرور راجہ ہوں گے۔ اگر کہو تو میں طریقہ بتاؤں۔ کیونکہ راجہ آپ کے بس میں ہیں "

کیکئی :۔ " اری تیرے کہنے پر میں کنوئیں بھی چھلانگ لگانے کو تیار ہوں! میں پتی اور پُتر کا بھی تیاگ کر سکتی ہوں۔ کیونکہ تو میری سب سے زیادہ بھلائی چاہنے والی ہے۔ اُلٹی سیدھی باتیں بنا کر اُس نے کیکئی کی حالت وہ کر دی جو کہ اُس چرندے کی ہوتی ہے جو کہ بلیدان ہونے والا ہوتا ہے۔ مگر موت کو نہ سمجھتا ہو۔ خوشی سے ہری گھاس کھاتا ہے۔

منتھرا بولی :۔ " تمہیں یاد ہے جو کتھا تم نے مجھ سے کہی تھی؟"

اُس نے کیکئی کو یاد دلایا کہ جب شمبر اُسر سے اندر کا یُدھ ہو رہا تھا۔ تب مہاراجہ دشرتھ اُسے ساتھ لے کر اندر کی سہائتا کے لئے گئے تھے۔ مہاراج کا سارتھی مارا گیا تھا۔ وہ مورچھت ہو گئے۔ تب وہ سارتھی بن کر رتھ کو رن بھومی سے باہر لے آئیں۔ جب مہاراج کو ہوش آیا۔ تب وہ اُس پر بہت خوش ہوئے اور بولے۔ ور مانگو۔ مگر اُس نے اُس وقت کچھ نہ مانگ کر دو ور دان مہاراج کے پاس بوقت ضرورت کام آنے کے لئے بطور امانت کے رہنے دیئے۔

اُس نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے رانی کیکئی سے کہا۔ "اپنے دونوں وردان آج راجہ سے مانگ کر اپنا سینہ ٹھنڈا کر لو۔ بھرت کو راج دلواؤ۔ اور رام چندر کو بن باس دلوا کر سوت کی تمام خوشی ختم کر دو۔ جب مہاراج رام کی قسم کھائیں تب وردان مانگنا۔ یہ کام آج کی رات ہی ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ کل پھر کچھ بھی نہ ہو سکے گا۔ اب کوپ بھون میں چلی جاؤ۔ یاد رکھو یکایک مہاراج کا اعتبار نہ کر لینا۔"

کیکئی :- "جیسے تو نے کہا ہے ویسا ہی کروں گی۔ اگر کل میری اُمید بر آئی تو میں تجھے ہرگز نہ بھلاؤں گی۔ مستقبل میں تو میری آنکھ کی پتلی ہو گئی۔"

شام ہوئی تو مہاراجہ دشرتھ کیکئی کے محل میں آئے۔ محل میں داخل ہونے کے ساتھ ہی کوپ بھون کا نام سن کر اُن کا ماتھا ٹھنکا۔ مہاراجہ دشرتھ ڈرتے ہوئے کیکئی کے پاس گئے۔ اُس کی دشا دیکھ کر اُنھیں دُکھ ہوا۔ زمین پر پڑی ہوئی ہے۔ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ جسم پر سے بہت سے زیورات بھی اُتار دیئے ہوئے ہیں۔ اُس کے پاس جاکر مہاراجہ دشرتھ بولے۔ معاملہ کیا ہے؟ کس لئے کرودھت ہو؟ یہ کہہ کر مہاراجہ دشرتھ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اُن کے جسم کو چھُوا۔ مگر اُس نے اُن کا ہاتھ پرے ہٹا دیا۔ مہاراجہ دشرتھ نے جب اُس کی آنکھوں کی طرف دیکھا تو مارے غصہ کے سُرخ چقندر ہو رہی تھیں۔ وہ اس طرح سے دیکھ رہی تھی جیسے کہ کوئی ناگن دیکھتی ہے۔ مہاراجہ دشرتھ بار بار اُس سے کرودھ کا کارن دریافت کرنے لگے۔ کس نے تجھے دُکھ دیا ہے۔ کس نے مرتیو کو نیوتہ دیا ہے۔ اگر کوئی دیوتا بھی تیرا شترو ہے تو میں اُسے بھی سماپت کر سکتا ہوں۔ پھر بھلا کسی منش کا تو ذکر ہی کیا۔ تو میری سوبھاؤ کو جانتی ہی ہے۔

کل میں رام چندر کو یودراج پد دوں گا۔ تم خوشیاں مناؤ۔

کیکئی کو ایسا معلوم ہوا جیسے کہ کسی نے پھوڑے کو چیر دیا ہو۔

بہت دیر تک کیکئی خاموش رہی۔ اس کے بعد اُس نے مہر سکوت کو توڑا اور کہنے لگی۔ مانگ، مانگ تو آپ کہہ رہے ہیں دو وردان آپ کی طرف میرے پہلے کے ہی ہیں۔ جن کے ملنے میں بھی مجھے شبہ ہے۔

مہاراجہ دشرتھ ہنسے۔ تم نے وردان مانگے نہیں۔ اور میں بھول جاتا ہوں۔ بس اتنی سی بات ہے۔ مجھ پر کسی قسم کا الزام نہ لگاؤ۔ دو کی جگہ چار وردان مانگ لو سے

|| رگھو کل ریت سدا چل آئی
|| پران جائیں پر بچن نہ جائی

میں رام کی سوگندھ کھاکر کہتا ہوں کہ جو مانگوگی میں دوں گا۔

اِس پر کیکئی بولی۔ مہاراج پہلا ور یہ دیجئے کہ راج تلک بھرت کو ہو۔ دوسرا ور یہ ہے کہ رام چودہ برس بن میں نواس کریں۔

مہاراجہ دشرتھ پیشانی پر ہاتھ رکھ کر سوچنے لگے کہ آج یہ استری اجودھیا کی جڑ کو ہی کاٹ دینا چاہتی ہے۔ اُن کو چپ دیکھ کر کیکئی نے کہا:۔ "کیوں آپ بھرت کو مول لائے تھے یا مجھے خرید کر لائے تھے۔ کیا بھرت آپ کا بیٹا نہیں ہے؟ آپ ہاں کریں یا نہ کریں۔ ستیہ کو تیاگ دیں۔"

کیکئی کی بات سُن مہاراجہ دشرتھ نے آنکھ کھول اور سر پیٹ لیا۔ سوچا کہ اس نے مجھے بُری طرح سے گھائل کیا ہے۔ اُنھوں نے دیکھا کہ سامنے ایک کرودھ بھری کی سی صورت بنائے کیکئی بیٹھی ہے۔

مہاراجہ دشرتھ بولے:۔ "بھرت اور رام میرے لئے یکساں ہیں میں صبح ہی دوت بھیجکر بھرت کو اُس کی ننہال سے بُلاتا ہوں۔ اور شبھ مہورت میں اُسے یودراج بناتا ہوں۔ مگر یہ تو بتا کہ تو مذاق کر رہی ہے یا سچ کہہ رہی ہے۔ یہ واقعی میری غلطی ہے کہ میں نے رام کے تلک راج کا اعلان تجھ سے پُوچھکر نہیں کیا۔ لیکن ایک بات اور کہہ دوں کہ رام کے بغیر میں ہرگز زندہ

رہ سکوں گا۔

کیکئی :۔ آپ کروڑوں اُپائے کیوں نہ کریں۔ یہاں آپ کی چھل ودیا نہ چل سکے گی۔ میری مانگ پوری کر دیا نہ کرو۔ رام سادھو ہے۔ تم چتر سادھو ہو۔ رام کی ماں اچھی ہے۔ میں سب کو پہچانتی ہوں۔ کوشلیا نے جیسی میری بھلائی چاہی ہے۔ میں ویسا ہی اُس کو پھل دوں گی۔ کل صبح اگر رام بن کو نہ جائے گا تو یقین مانو میری مرتیو ہو جائے گی، اور تمہیں کلنک لگ جائے گا۔

مہاراجہ دشرتھ سمجھ گئے کہ استری کے بہانے میری موت میرے سر پر ناچ رہی ہے۔ اُنھوں نے اُس کے پاؤں پکڑ لئے اور بولے "اگر تو میرا سر مانگے تو حاضر ہے۔ مگر رام کی جُدائی کے صدمے سے تو مجھے مت مار"

مہاراجہ دشرتھ سمجھ گئے کہ مرض لاعلاج ہے۔ لہٰذا ہائے رام ہائے رام کہتے ہوئے زمین پر گر پڑے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ جسم میں جان نہیں ہے۔

کیکئی تیر پر تیر چھوڑے جا رہی تھی۔ قینچی کی مانند زبان چلا رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ کوئی زخم پر زہر چھڑک رہا ہو۔ کہنے لگی "کیا رونا ہنسنا ایک ساتھ ہو سکتا ہے؟ داتی کہلانا اور کنجوسی بھی کرنا، یا تو اس بات کو ہی آئی گئی کر دو۔ یا دھیرج دھرو۔ استریوں کی مانند رو کیوں رہے ہو؟ شریر۔ استری۔ پتر۔ گھر۔ سمپتی اور دھرتی ستیہ وادی پرشوں کے لئے تنکے کی مانند ہے"

مہاراجہ دشرتھ۔ "اب تو جو تیرا جی چاہتا ہے کہے جا۔ تیرے سر پر بھوت سوار ہے اور وہ بھوت میرا کال ہے۔ بھرت کو راج کی ضرورت نہیں ہے لیکن تیری (بُدھی) کو کیا کہوں یہ سب میرے پاپ ہیں۔ چاہے کچھ ہی کر لے رام ضرور ایک دن اجودھیا کا راجہ ہو گا۔ تینوں لوکوں میں اُس کی جے جیکار ہو گی۔ تیرا کلنک اور میرا پچھتاپ موت کے بعد بھی دور نہ ہو گا۔

اب جو بھی تجھے اچھا لگتا ہے کر۔ مگر میری آنکھوں کے سامنے نہ بیٹھ!

ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں۔ جب تک میں جیتا ہوں مجھ سے تو کوئی بات نہ کر۔ اری

ابھاگنی گائے کے مارنے سے بھی تجھے رتی بھر دکھ نہیں ہو رہا۔ اخیر میں پچھتائیگی"

راجہ نے بہت طرح سے سمجھایا۔ یہاں تک کہ بولتے بولتے بے ہوش ہو کر

زمین پر گر پڑے۔ ہوش آیا تو رام، رام ہی اچارن کر رہے تھے۔ دل میں

یہ خواہش تھی کہ صبح کبھی ہو ہی نہ۔ اور کوئی یہ خبر رام کو نہ سنائے۔

آہ! دیکھئے تو قارئین کرام! راجہ دشرتھ ایسا تو پریتی کرنے والا کوئی نہیں

اور کیکئی ایسا کٹھور کوئی نہیں۔

اور رات اسی طرح سے بیت گئی۔ بینا شنکھ بنسری اور شہنائی کی آواز

سے اجودھیا نگری گونج اٹھی مگر یہ آواز مہاراجہ دشرتھ کے لئے تیر سے کم نہ تھی

مہاراجہ دشرتھ کو باجوں، گاجوں کا یہ شور بالکل نہ سہارہا تھا۔ ایسے ہی

جیسے کہ ستی ہونے والی استری کو گہنے اچھے نہیں لگتے۔

محل کے صدر دروازے پر امراء و وزراء کی بھیڑ اکٹھی ہو گئی۔ سب

حیران تھے کہ آج ماجرا کیا ہے جو مہاراج ابھی تک بیدار نہیں ہوئے۔ سب

نے پردھان منتری سومنتر کو اندر بھیجا کہ وہ جا کر پتہ لائیں۔ سومنتر اندر گیا

مگر محل کا ماحول، ہولناک تھا۔ انھوں نے جب داس اور داسیوں سے

استفسار کیا تو ان کو کسی نے جواب نہ دیا۔ تب وہ کیکئی کے کمرے میں گئے

مہاراج کی صورت دیکھ کر ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ گم شم

ہو کر وہ بھی ایک طرف بیٹھ گئے۔ انھوں نے دیکھا کہ مہاراج زمین پر پڑے

ہیں۔ اتنے میں اشبھ سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بھری ہوئی اور شبھ سے خالی

کیکئی بول اٹھی:۔

"مہاراج رات بھر سوئے نہیں۔ کارن بھگوان جانے۔ انھوں نے تو

رام، رام کہتے ہوئے ہی صبح کر دی ہے۔ تم جاؤ اور فوراً رام چندر

کو بلالاؤ!

کیکئی کے کہنے کے مطابق سومنتر رام کو بلانے کے لئے چلا۔ سمجھ گیا کہ کیکئی نے ضرور کوئی ان ہونی بات راجہ سے کہی ہے۔ سومنتر کے قدم ڈھیلے پڑ گئے سوچنے لگے کہ رام چندر جی کے آنے پر مہاراج اُن سے کیا کہیں گے؟ صدر دروازے پر پہنچا تو لوگوں نے اُس سے طرح طرح کے سوالات گئے۔ مگر اُس نے کسی کو کچھ نہ کہہ اپنے قدم بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے محل کی طرف بڑھائے۔ بھگوان رام چندر جی مہاراج نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟

سومنتر اُنھیں ساتھ لیکر کیکئی کے محل میں داخل ہوا۔

بھگوان رام چندر جی مہاراج نے دیکھا کہ مہاراج اس طرح سے زمین پر پڑے ہیں جیسے کہ برسوں کے بیمار ہوں۔ یا یوں کہیئے کہ بڈھا ہاتھی شیرنی کو دیکھ کر سہما ہوا ہے۔

راجہ کے ہونٹ خشک ہو گئے ہیں۔ جسم میں آگ سی لگ رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ بغیر منی کے سانپ دُکھی ہو رہا ہے۔ اُن کے پاس ہی غصہ میں بھری ہوئی کیکئی بیٹھی ہے۔ بھگوان رام چندر جی مہاراج کا سبھاؤ کومل اور دیالو ہے۔ یہ پہلا دُکھ تھا جو کہ آج اُن کو نظر آیا۔ اِس لئے قبل اُنھوں نے اپنے کانوں سے کبھی دُکھ کا لفظ بھی نہ سُنا تھا۔ تو وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے حوصلہ کو ہاتھ سے نہ دیتے ہوئے اُنھوں نے کیکئی سے کہا۔ ”ماتا جی! پتا جی کے دُکھ کے کارن مجھ سے کہیئے تاکہ میں وہ اُپائے کروں جس سے کہ وہ دُکھ دور ہو“

کیکئی:- رام چندر! مہاراج کے دُکھ کا کارن یہی ہے کہ وہ تم سے بہت ہی پیار کرتے ہیں۔ مجھے وردان اُنھوں نے دینے کے لئے کہا تھا مجھے اچھا لگا۔ سو میں نے مانگ لیا اسے سُنکر راجہ کو رنج ہوا ہے۔ ایک

طرف تو بیٹے کی محبت ہے۔ دوسری طرف زبان ہے۔ بس یہی دُکھ ہے
مہاراج کو۔ اگر تم کر سکتے ہو تو مہاراج کا حکم بسر و چشم مان کر اس دُکھ کو
دور کر دو۔ یہ کہہ کر اُس نے ساری کہانی بھگوان رامچندر جی کو سُنا دی۔
رام چندر جی بولے :-

" ماتا جی سُنیئے۔ وہ پتر بڑا ہی بھاگیہ وان ہے جو ماتا پتا کا کہنا ماننے والا
ہے۔ بن میں جا کر رشیوں، مہرشیوں کے درشن ہوں گے۔ اس میں
ہر طرح سے بھلا ہی بھلا ہے۔ اور پھر پتا جی کا حکم بھی تو ہے۔ اور تمہاری
رائے ہے۔ میں اپنے تئیں دھنیہ سمجھتا ہوں۔ پران پیارے بھرت راجیہ
پائیں گے۔ آج برہما ہر پرکار سے پرسن ہیں۔ اگر اس کام کے لئے میں بن کو
نہ جاؤں تو پھر مورکھ سماج میں سب سے پہلے میری گنتی ہونی چاہیئے۔
جو کلپ برکش چھوڑ کر ارنڈ کی سیوا کرتے ہیں۔ اور امرت تیاگ کر وِش
مانگ لیتے ہیں۔ ماتا جی تم ہی وچار کرو۔ ایسا موقعہ پا کر وہ بھی نہ چوکیں گے
مجھے پتا جی کو بیاکل دیکھ کر بڑا دُکھ ہو رہا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
اِس تھوڑی سی بات کے لئے پتا جی کو اتنا بڑا دُکھ کیوں ہوا! مجھے سمجھ نہیں
آ رہی۔ مہاراج بڑے دھیر وان ہیں۔ گُن کے سمندر ہیں۔ مجھ سے کوئی
بڑا بھاری اپرادھ ہوا ہے۔ جس سے راجہ مجھ سے کچھ کہتے نہیں۔ تمہیں میری
سوگندھ ہے۔ سچ کہو "

کیکئی :- تمہاری اور بھرت کی سوگندھ ہے۔ دوسرا کوئی کارن
نہیں ہے۔ بیٹا! تم تو اپرادھ کرنے کے قابل ہی نہیں۔ تم تو ماتا پتا اور
بھائیوں کو سُکھ دینے والے ہو۔ تم جو کہتے ہو سب سچ کہتے ہو۔ تم ماتا اور
پتا کا کہنا ماننے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہو۔ میں تمہاری بلائیں لیتی
ہوں۔ تم مہاراج سے ذرا سمجھا کر کہو۔ جس سے بردھ اوستھا میں کلنک نہ لگے۔
مہاراجہ دشرتھ کی بے ہوشی دور ہوئی۔ اُنھوں نے رام کہہ کر کروٹ

بدلی ۔ سومنتر نے بھگوان رام چندر جی مہاراج کے آنے کے متعلق اُن سے کہا ۔ مہاراجہ دشرتھ نے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی طرف دیکھا سومنتر نے اُنھیں سہارا دے کر بٹھایا ۔ بھگوان شری رام چندر جی، مہاراج نے اُن کے چرنوں میں سیس جُھکایا ۔ مہاراجہ دشرتھ نے انھیں کلیجہ سے لگالیا ۔ مہاراجہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ۔ بار بار بھگوان رام چندر جی کو سینہ سے لگانے لگے ۔ بھگوان شنکر سے پرارتھنا کرنے لگے ۔ "ہے شنکر! میرا دُکھ دور کیجئے ۔ رام چندر جی کو ایسی بُدھی دیجئے، جس سے وہ گھر چھوڑ کر بن کو نہ جائیں ۔ میرا سب کچھ چلا جائے مگر رام میری نظروں سے اوجھل نہ ہو ۔"

بھگوان رام چندر جی نے سوچا کہ اگر کیکئی کچھ بولے گی تو پتا جی کو اور بیشہ دُکھ ہوگا ۔ لہٰذا اُنھوں نے بڑے ہی نرم الفاظ میں کہا ۔ "پتا جی! میں گستاخی کر رہا ہوں ۔ کشما کیجئے گا ۔ ایک چھوٹی سی بات کے لئے آپ اتنے دکھی کیوں ہو رہے ہیں؟ مجھے پہلے کسی نے بتایا ہی نہیں ۔ اب ماتا جی سے سارا حال سُنا اس منگل سمے میں آپ سینہہ کے ادھین ہو کر چنتا تیاگ کر دیجئے ۔ اور پرسن چت سے مجھے بن جانے کی آگیا دیجئے ۔ پرتھوی پر اُس کا جنم دھنیہ ہے ۔ جس کے چرتر کو سن کر پتا کو آنند ہو ۔ چاروں پدارتھ اُس کی مٹھی میں رہتے ہیں ۔ جس کو ماتا پتا پرانوں کے سمان پیارے ہوتے ہیں ۔ آگیا کا پالن کر کے جنم کا پھل پا کر ترنت لوٹ آؤں گا ۔ آگیا ہونی چاہیئے ۔ ماتا جی سے اجازت لے آؤں ۔ پھر چرن چھو کر بن کو چل دوں گا ۔"

اتنا کہہ کر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج وہاں سے چلے گئے ۔ آن واحد میں یہ خبر سارے شہر میں اس طرح سے پھیل گئی جس طرح کہ بچھو کے زہر کا اثر سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے ۔ سب کے رنگ زرد پڑ گئے ۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ۔ جو سنتا ہے وہ سر پیٹنے لگتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

غم کی کوئی انتہا نہیں۔ جہاں تہاں لوگ کیکئی کو گالیاں دے رہے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھیں نکال رہی ہے۔ امرت کو پھینک کر وِش کا سواد لینا چاہتی ہے۔ دُشٹا، کٹھور، کبدھی اور ابھاگنی کیکئی سوریہ بنس روپی بانس کے لئے اگنی ثابت ہوئی ہے۔ اس نے ناگن بن کر پتر کو کاٹا ہے۔ اس کو رام چندر جی جان سے بڑھ کر پیارے تھے۔ پھر کس کارن سے اس نے دُشتا کی ٹھانی۔

شعراء سچ ہی تو کہتے ہیں کہ استری کا سوبھاؤ سب طرح کی گرفت سے باہر ہے۔ کپٹ سے بھرا رہتا ہے۔ اپنے سایہ کو پکڑ لینا آسان ہے۔ مگر استریوں کے چرتر جاننا آسان نہیں۔ اگنی کیا نہیں جلا سکتی۔ اور سمندر میں کیا نہیں سماتا؟ استری کیا نہیں کر سکتی۔ کال سنسار میں کس کو نہیں کھاتا۔

بعض لوگ کہتے تھے کہ مہاراجہ نے اچھا نہیں کیا۔ جو کیکئی ایسی کبدھی کو بغیر نتیجہ پر غور کرنے کے وَر دے دیا۔ آہ راجہ استری کے وشی بھوت ہونے کے کارن گیان اور گن سے رہت ہو گیا۔ لیکن جو دھرم کو پہچاننے والے تھے وہ مہاراجہ دشرتھ پر کسی قسم کا الزام نہ لگاتے تھے۔

کوئی کہتا چاہے چندرماں سے آگ کی چنگاریاں برسنے لگیں۔ امرت وِش کی طرح ہو جائے مگر پھر بھی بھرت جی رام چندر جی کے خلاف نہ چلیں گے۔

خاندان کی بزرگ عورتیں نیز پردھتانیاں کیکئی کو سمجھانے لگیں۔ مگر اُن کی باتیں اُسے تیر ایسی معلوم ہوتیں۔

وہ کہہ رہی تھیں۔ تم تو ہمیشہ یہی کہتی تھیں کہ رام چندر مجھے پران سے پیارا ہے۔ آج کس اپرادھ کے کارن اُنھیں بن کو بھیج رہی ہو۔ تم نے تو کبھی سوتیاہ داؤ نہیں۔ تمہاری آپس کی محبت اور وشواش کو سارا دیش جانتا ہے اب تم ہی بتاؤ کہ کوشلیا نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟

جس کہ تم اُس سے یہ بدلا لے رہی ہو۔ کیا سیتا جی اپنے پریتم کا ساتھ چھوڑ دینگی؟ کیا لکشمن جی گھر میں رہیں گے؟ ہرگز نہیں! کرودھ کا تیاگ کردو۔ کلنک نہ بنو؟ بھرت جی کو اوشیہ یودراج پد دو۔ مگر رام چندر جی کو بن میں ہرگز نہ بھیجو؟

رام چندر جی راجیہ کے بھوکے نہیں ہیں۔ وہ دھرتی کے بوجھ اُٹھانے والے۔ اور رشیوں کے آنند داتا ہیں۔ گھر چھوڑ کر رام گرو کے استھان میں نواس کریں۔ ایسا کوئی دوسرا ور راجہ سے مانگ لو۔ اگر ہمارا کہنا نہ مانوگی تو تمہارے ہاتھ کچھ بھی نہ لگے گا۔ رام چندر جی ایسا پُتر کیا بن کے یوگیہ ہے؟ لوگ یہ سُن کر تمہیں کیا کہیں گے۔ اس لئے تم جلدی کرو۔ اُٹھو اور وہ کرو جس سے کلنک نہ لگنے پاوے۔

لیکن کیکئی نے یہ سب باتیں ایک کان سے سُن کر دوسرے سے نکالدیں کیونکہ وہاں تو منتھرا کا جادو چل چکا تھا۔ وہ باتیں کرنے والیوں کی طرف اس طرح سے دیکھتی تھی جیسے کہ بھوکی شیرنی ہرنیوں کی طرف دیکھتی ہے۔ مرض کو لاعلاج جان کر سب کی سب عورتیں کیکئی کو ابھاگنی تتھا نیچ بُدھی والی کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔ اہالیان شہر جابجا کھڑے ہوئے کیکئی کو گالیاں دے رہے تھے۔ سب کے سب گھبرا گئے۔ بعض نے کہا کہ بغیر رام چندر کے جینا ہی فضول ہے۔

بھگوان رام چندر جی مہاراج مہارانی کوشلیا کے محل میں گئے چہرہ کھلا ہوا اور دل بھی کھلا ہوا۔ خوش تھے کہ میں نے پتا کا حکم مانا ہے۔ بن یاترا کے متعلق سوچ کر وہ بہت ہی خوش ہوئے ایسے جیسے کہ کسی بندھن سے مکت ہو رہے ہوں۔

جب بھگوان شری رام چندر جی مہاراج مہارانی کوشلیا کے محل میں پہنچے تو جلتے ساتھ ہی ماتا کے چرنوں میں سیس نوایا۔ اُنھوں نے

انھیں اشیرباد دیا اور ہردیہ سے لگالیا۔ اور بار بار اُن کا منہ چومنے لگیں۔ مارے خوشی کے منہ سے شبد نہیں نکل رہا تھا۔ اُنھوں نے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج دریافت فرمایا۔ وہ منگل کاری شبھ مہورت کب ہے؟ جو میرے سندر سُکھوں کی کھان ہے۔ لہٰذا تم جلدی سے اشنان کرلو! پھر کچھ جل پان کرو۔ پھر اپنے پتا جی کے پاس جاؤ۔"

شری رام چندر جی نے فرمایا۔ ماتا جی! پتا جی نے مجھے بن کا راجیہ دیا ہے۔ ماتا جی مجھے پرسن من سے آگیا دیجئے۔ جس سے میری بن یاترا آنند منگل سے ہو۔ آپ سنیہہ کے وش ہوکر، بھول کر مت ڈریں۔ آپ کی کرپا سے مجھے آنند ہی ہوگا۔ چودہ برس تک بن میں رہ کر پتا جی کے بچن کو پرمانت کرتے پھر آکر چرنوں کے درشن کروں۔ آپ اپنا من کھیدت نہ کریں۔

کوشلیا جی کتنی دُکھی ہوئیں۔ اس کا اظہار ہماری قلم تو کر نہیں سکتی۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ اُن کا حال وہی ہوا جو کہ شیر کی گرج سُن کر ہرنی کا ہوا کرتا ہے۔ حوصلہ کرکے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے چہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کوشلیا جی نے کہا۔ "تم تو اپنے پتا کے پران سمان پیارے۔ تمہارے چرتر کو دیکھ کر وہ سدا پرسن رہتے تھے۔ راج دینے کے لئے اُنھوں نے تو شبھ دن سدھوایا تھا۔ پھر کس اپرادھ سے اُنھوں نے بَن جانے کے لئے کہا۔ اس کا کارن مجھ سے کہو۔ رگھو ونش میں اگنی کا کام کس نے کیا ہے؟"

بھگوان رام چندر جی مہاراج کا اشارہ پاکر پردھان منتری کے پتر سُمنتی نے کوشلیا جی کو سارا حال سُنا دیا۔ سُن کر کوشلیا جی چپ کی چپ رہ گئیں۔ نہ جانے کو کہہ سکتی ہیں اور نہ رہنے کو۔ دھرم اور سنیہہ دونوں میں بدھی گھر گئی۔ سوچتی تھیں کہ اگر میں اصرار کرکے پتر کو رکھ لیتی ہوں تو میرا دھرم جاتا ہے۔ . . . . اور بھائی بھائی

میں خلیج حائل ہوجائے گی۔ دھرم کے وچار سے روک نہیں سکتیں۔ اور سنیہہ کے کارن جانے کو نہیں کہہ سکتیں۔

سوچتی تھیں کہ اگر بن جانے کو کہتی ہوں تو بڑی ہانی ہے۔ اس طرح سے سنکٹ اور سوچ کی ادھین رانی ہوئی۔ پھر اپنے من میں استری دھرم پر غور کرکے رام اور بھرت دونوں پتروں کو ایک ایسا خیال کیا۔ بڑی دھیرج دھرکر انھوں نے کہا۔ پتر! اچھا کیا۔ پتا کی آگیا پالن کرنا سب دھرموں کا شرومنی ہے۔ راجیہ دینے کو کہہ کر تمہیں بن باس دیا۔ اس بات کا مجھے رتی بھر بھی دُکھ نہیں ہے۔ پرنتو تمہارے بغیر بھرت کو راجیہ کو اور پرجا کو بھینکر کشٹ ہوگا۔ اگر کیول پتا کی آگیا ہے تو مجھے بڑی ماتا سمجھ کر مت جاؤ۔ اگر پتا ماتا دونوں کی آگیا ہے۔ پتا بن کے دیوتا اور ماتا بن کی دیویاں ہیں۔ مرگ چرن کملوں کے سیوک ہیں۔ انت میں راجیہ کو بن باس ہی اُچت ہے۔ مگر اوستھا دیکھ کر دُکھ ہو رہا ہے۔ رگھوکل بھوشن جو تم نے اجودھیا کو تیاگ دیا تو یہ بڑی ابھاگنی ہے۔ اور بن بڑا بھاگیہ مان ہے۔ اور میں تمہیں یہ کہوں کہ مجھے ساتھ لے چلو تو تمہارے ہردے میں سندیہہ ہوگا۔ تم تو سب ہی کے پیارے ہو۔ تم ماتا کے جیون ہو۔ تم کہتے ہو، میں بن جاؤں۔ اور میں ان شبدوں کو سُن کر دُکھی ہو رہی ہوں۔ یہ وچار کر جھوٹا سنیہہ بڑھا کر ہٹ نہیں کرتی۔ ماتا کا ناتا مان کر میری شُدھ نہ بھول جانا۔ دیوتا پتر اور پربھو تم کو ہی مان کر پتلی کی مانند زندہ ہوں۔ ایسا سمجھ لو کہ تمہارے بغیر یہاں کوئی زندہ نہ رہ سکیگا۔ اس لیے بن باس کی میعاد ختم ہونے کے ساتھ ہی یہاں آکر سب کو درشن دینا۔ نگر کو اناتھ کرکے تم سُکھ سے بن کو جاؤ۔

آج سب کی دپتیوں کا مل جاتا رہا۔ بھیشن سمہ ہی اُلٹا ہوگیا ہے۔ اس طرح سے ولاپ کرتی ہوئیں کوشلیا جی بھگوان رام چندر

جی مہاراج کے چرنوں میں لپٹ گئیں اور اپنے تئیں بڑی ابھاگن خیال کیا
بھگوان شری رام چندر جی نے اُن کو اُٹھا کر ہردے سے لگا لیا۔ اور کومل
بچن کہہ کر سمجھایا۔

شری سیتا جی نے جب یہ سماچار سُنا تو بیاکل ہو اُٹھیں۔ ساس کے
پاس آکر اُن کے چرنوں سے لگ کر بیٹھ گئیں۔ ساس نے کومل بانی سے اشیرباد
دیا اور اُن کو بیحد نازک دیکھ کر گھبرا گئیں۔ سیتا جی سر نیچا کئے سوچتی رہیں کہ
پران ناتھ بن کو جا رہے ہیں۔ یا تو شریر اور پران دونوں ساتھ جائیں گے
یا کیول پران ہی جائیں گے۔

اپنے سندر چرن کے انگوٹھے سے زمین پر لکھنے لگیں۔ سیتا جی کے سُندر
نیتروں سے جل بہنے لگا۔ اُن کی دشا دیکھ کر کوشلیا بولیں۔ میری سیتا اتنیت
سُکماری ہے۔ ساس سُسر تتھا کٹمبیوں کی پیاری ہے۔ جس کے پتا راجاؤں
کے شرومنی جنک ہیں۔ اور شوریہ کل کے سوریہ سُسر ہیں۔ سُوریہ ونش روپی
کمُدبن کے چندرماں تتھا گن اور روپ کی کھان سوامی ہیں۔ روپ کی کھان
سندر گن شیل ونتی بہو پائی۔ اس کو آنکھوں کی پتلی بنا کر رکھا۔ اس
کلپ ورکش کو سنیہہ روپی جل سے سینچ کر، اس کا پالن پوشن کیا۔ پھلنے
پھولنے کے سمے ودھاتا ٹیڑھے ہو گئے۔ کہہ نہیں سکتی کہ اس کا پرنیام کیا ہوگا
پلنگ، آسن اور ہنڈولا چھوڑ کر سیتا نے آج تک زمین پر پاؤں نہیں رکھا۔
میں ہر سمے اس کی دیکھ بھال کرتی ہوں۔ . . . . رام! وہ سیتا
تمہارے ساتھ بن کو چاہتی ہے۔ اُسے کیا آگیا دیتے ہو۔ بن تو برہمانے
بھیلوں کی لڑکیوں کے لئے بنایا ہے۔ پتھر کے کیڑے ایسا اُن کا سوبھاؤ
ہوتا ہے۔ اُن کو کبھی دُکھ نہیں ہوتا۔ یا تپسیوں کی استریوں کے لئے،
بن ہے۔ جنہوں نے تپ کے لئے سب بھوگ بلاس تیاگ دیا ہے۔
مگر بیٹا! سیتا کس طرح سے بن میں رہے گی۔ جو کہ تصویر کے بندر

سے بھی ڈرتی ہے۔ دیوسر دور کی رہنے والی ہنس کماری کیا گڑھے کے بگیہ ہوسکتی ہے؟

کوشلیا جی کہتی ہیں کہ اگر سیتا گھر میں ہی رہے تو مجھے بڑی تسکین ہو۔

بھگوان رام چندر جی نے ماتا کی تسلی کی اور بن کے گن اور دوشن شری سیتا جی کو سمجھانے لگے! "سیتے! اگر اپنی اور میری بھلائی چاہتی ہو تو میری بات مان کر گھر میں ہی رہو۔ میری آ گیا ہے کہ ساس سیوا کرو تمہارا سب طرح کا کلیان گھر میں ہی ہوگا۔ اس سے بڑھ کر دوسرا کوئی اور دھرم نہیں ہے کہ گھر میں رہ کر ساس اور سسر کی چرن سیوا کرو۔ جب بھی ماتا جی میرا خیال کریں انہیں سمجھاؤ۔ میں سوگند کھا کر کہتا ہوں کہ میں ماتا جی کے لئے تمہیں یہاں رکھ رہا ہوں۔ ہٹ نہ کرو۔ ہٹ کرنے سے مہرشی گالو اور مہاراجہ نہش کی اسند دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے۔

مہرشی گالو کی کتھا

مہرشی گالو نے مہرشی وشوامتر سے ودیا پڑھی۔ اخیر میں گورو سے دکشنا لگنے کے لئے اصرار کیا۔ مہرشی وشوامتر نے فرمایا۔ جاؤ میں تم سے گرو دکشنا نہیں لیتا۔ مگر مہرشی گالو نے ہٹ کیا۔ مہرشی وشوامتر نے آٹھ سو شکل گھوڑے طلب کئے۔ اُن کو فراہم کرنے کے لئے مہرشی گالو کو بڑی بھاری تکلیف اُٹھانی پڑی۔

مہاراجہ نہش کی کتھا!

مہاراجہ نہش بڑے گیانی، سنتوشی اور دھرماتما تھے۔ ایک بار مہاراجہ اندر برہم ہتیا کی کارن چھپ گئے۔ اور اندر آسن سے ہو گیا۔ اس سمے مہاراجہ نہش اندر ہوئے۔ اُنھوں نے اندرانی کی سیج پر جانے کیلئے

بڑاہٹ کیا۔ اندرانی نے اپنے بچاؤ کے لئے گرو کی سمتی سے مہاراجہ نہش کو کہلا بھیجا کہ رشیوں کے کندھوں پر رکھی ہوئی پالکی پر چڑھ کر آؤ تو میں تمہیں پتی بھاؤ سے سویکار کروں گی۔ نہش نے سپت رشیوں سے پرارتھنا کی کہ میری پالکی کندھے پر اُٹھا کر لے چلو۔ مہاراجہ کی پرارتھنا کو سویکار کر کے سپت رشی پالکی کندھے پر اٹھا کر چلے۔ راستہ میں کام دیگ سے اندھے راجہ نے کہا۔ سرپ[1]، سرپ۔ یعنی کہ جلدی چلو۔ سپت رشیوں نے پالکی پرے پھینک دی۔ اور شراپ دیا کہ جا پاپی تو سرپ ہو جا۔ مہاراجہ نہش نے سانپ ہو کر بہت دُکھ اُٹھایا۔ دواپر یگ میں مہاراجہ یدھشٹر کی کرپا سے اُس کا سانپ اُدھار ہوا۔

سیتے، اشنو! پتا جی کے کہنے کے مطابق کاریہ کرنے کے بعد میں واپس آجاؤں گا۔ دِن بیتتے دیر نہیں لگتی۔ اگر تم پریم کے ادھین ہو کر ہٹ کرو گی تو تم بہت دُکھ پاؤ گی۔ بن بڑا بھینکر ہوتا ہے۔ اس میں سخت گرمی، سخت سردی اور بہت بارشیں ہوتی ہیں۔ موسم گرما میں جسم کو جھلس دینے والی لُو چلتی ہے۔ راستے میں کانٹوں اور کنکروں کا کوئی شمار ہی نہیں۔ تمہارا نازک بدن کیا اتنے دُکھ سہن کر سکے گا؟ راستہ میں خوفناک گھاٹیاں، کھائیاں اور پہاڑ آئیں گے۔ اور بن میں سنگ باگھ اور ہاتھی بھی تو شور مچاتے ہیں جس کو سُن کر دھیرج چھوٹ جاتی ہے۔ پتھروں پر سونا ہوگا۔ پیڑوں کی چھال پہننی ہوگی۔ کند مول کا بھوجن کرنا ہوگا۔ وہاں منش کے کھانیوالے راکشس پھرتے ہیں جو چھل سے کروڑہا اقسام کی شکلیں بدل لیتے ہیں۔ . . . . خوفناک سانپ بن میں رہتے ہیں۔ استری

---

[1] سنسکرت میں سرپ کا مطلب جلدی کرنا بھی ہوتا ہے۔ اور سانپ بھی ہوتا ہے۔

اور استریوں کو چرانے والے راکشس بن میں جا بجا ٹھیرے ہیں۔ اور سیتے تم تو سوبھاؤ سے ہی ڈرپوک اور لطیف مزاج ہو۔ تم ہرگز بن کی یوگیہ نہیں ہو۔ تمہارے بن گمن کی بات سُن کر لوگ مجھے کلنک لگائیں گے۔ مانسرودر کے امرت جل سے ملی ہوئی راج ہنسنی کیا سمندر کے کنارے پانی میں زندہ رہ سکتی ہے؟ آم کے بن کی کوئل کیا کیکر کے جنگل میں شوبھا دیتی ہے۔ لہذا تم گھر میں ہی رہو۔ جو متر سوامی اور گرو کا کہنا نہیں مانتا اُسے دُکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی بات سُن کر شری سیتاجی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تو اُن کو اس بات کا بہت ہی دُکھ ہوا کہ سوامی مجھے چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔ اُنھوں نے کوشلیا جی سے کہا۔ ماتاجی! پتی دیو نے یہ شکشا میرے کلیان کے لئے دی ہے مگر میں تو یہ جانتی ہوں کہ پتی ویوگ سے بڑھ کر دنیا میں دوسرا دُکھ اور کوئی نہیں۔ پھر وہ شری رامچندر جی مہاراج سے مخاطب ہو کر گویا ہوئیں:۔

پران ناتھ دیا کے ستھان! سُندر سُکھ کے دینے والے۔ رگھوکل، روپی کمد بن کے چندرماں! آپ کے بغیر دیولوک بھی نرک کے سمان ہے۔ ماتا پتا بہن پریہ بندھو، پیارے کٹمبھی، متر منڈلی، ساس، سُسر سندر، سوشیل، سُکھ دایک پتر جہاں تک سنیہہ کے ناتے ہیں بنا پتی کے وہ سورج سے بڑھ کر تپش پہنچانے والے ہیں۔ شریر سمپتی۔ گھر دھرتی اور نگر سب پریتم بغیر شوک کے سماج ہیں۔ بھوگ بلاس روگ کا سامان اور گہنے بوجھ ہیں۔ پران ناتھ آپ کے بغیر جگت میں مجھے کہیں بھی سُکھ نہیں ہے۔ جیسے جیو کے بنا شریر، جل کے بنا مچھلی۔ ویسے ہی پتی کے بغیر استری کو جاننا چاہیئے۔ آپ کے ساتھ رہ کر نرمل چندرماں کی مانند مجھے سمپورن سُکھ ملے گا۔ پکش اور مرگ کٹمبی ہیں۔ بن نگر ہے۔ برکشوں کی چھال بہترین دستر ہیں۔ پتی کے چرنوں میں رہ پھوس کی بنی ہوئی

کُٹیا دیوتاؤں کے مندر سے کم نہیں۔ بن کی دیویاں اور دیوتا ساس اور سُسر کی مانند بھلائی چاہیں گے۔ کشا اور پتوں کا بچھونا مخمل گدیلے سے کم نہ ہوگا۔ کند مول اور پھل کا آہار امرت ہوگا۔ پہاڑ اجودھیا کا راج محل ہوں گے۔ ہر لحظہ اپنے پتی کے چرنوں کو اپنے سامنے دیکھ کر میں ایسی ہی پرسن رہوں گی۔ جیسی کہ چکوی دن میں پرسن رہتی ہے۔ ایسا من میں وچار کر مجھے ساتھ لے چلئے۔ یہاں ہرگز نہ چھوڑیئے۔ میں بینتی کر رہی ہوں۔ آپ تو دیا کے روپ ہیں۔ اور کرپالو ہیں۔ دین بندھو! سندر سُکھ دینے والے شیل اور سنیہہ کے استھان سوامی! اگر آپ مجھے اجودھیا میں چھوڑ کر جانے کی کوشش کریں گے تو یاد رکھئے میرے پران ہرگز نہ بچیں گے۔ آپ کے چرنوں کی طرف دیکھ دیکھ کر چلنے سے مجھے تھکاوٹ نہ ہوگی۔ اور آپ کی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے میں کوشش کیا کروں گی۔ برکش کی چھایا میں بیٹھ کر آپ کے چرن دھو کر، آپ کو پنکھا کروں گی۔ سخت زمین پر گھاس کا بچھونا بچھا کر رات بھر تک آپ کے پاؤں دبایا کروں گی۔ میں اگر سوامی کے ساتھ ہوں گی پھر کون میری طرف دیکھ سکتا ہے۔ جیسے سنگھنی کو گیدڑ اور کتے نہیں دیکھ سکتے۔"

سیتا جی پتی دیوگ کا دھیان کر کے ہی بہت دیاکل ہوگئیں۔ اُن کی دشا دیکھ مریادا پرشوتم نتیت پاون، بھکت بھے ہاری بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے کہا۔ فکر کو چھوڑ کر تم بن میں میرے ساتھ چلو۔ دیر کے لئے سمے نہیں ہے۔ جلدی چلنے کی تیاری کرو! یہ کہہ کر شری رامچندر جی مہاراج نے کوشلیا جی کے چرنوں میں سر جھکایا اور اشیرباد پایا۔ کوشلیا جی بولیں۔ بیٹا! جلدی آ کر پرجا کا دُکھ دور کرنا۔ اور اپنی ماتا کو بھول جانا کیا وہ دن پھر بھی آئیں گے جب کہ میں اس منوہر جوڑی کو اپنی آنکھوں سے پھر دیکھ سکوں گی۔ اور کب سینے سے لگا سکوں گی۔ ماتا کو

بہت گھبرائی ہوئی دیکھ بھگوان شری رامچندرجی مہاراج نے اُنھیں ہر طرح سے تسلّی دی۔

اس کے بعد شری سیتاجی نے کوشلیاجی کے چرنوں میں سر جھکایا۔ اور بولیں۔ ماتاجی! میں بڑی ابھاگن ہوں جو آپ کی سیوا کرنے کے سمے بن کو جارہی ہوں۔ آپ شوک تیاگ دیں۔ مجھ پر سنیہہ رکھیں۔ میرا کچھ دوش نہیں ہے۔ کرم کی گتی ہی نیاری ہے۔ کوشلیاجی نے اُن کو ہردے سے لگالیا۔ اور بار بار اشیرباد دینے لگیں۔

شری لکشمن جی

جب شری لکشمن جی نے یہ سماچار سُنا تو اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ منہ سے کچھ کہہ نہ سکے۔ آگے بڑھ کر شری رام چندرجی مہاراج کے پاؤں پکڑ لئے۔

سوچتے ہیں یہ کیا ہوگیا؟ فلک سے ہماری راحت دیکھی نہ گئی؟ مجھے رام چندرجی گھر رکھیں گے یا ساتھ لے چلیں گے؟

بھگوان شری رام چندرجی مہاراج نے دیکھا کہ لکشمن گھر اور شریر سب سے ناتا توڑ کر ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑے ہیں۔ بھگوان نے اس طرح سے دُور اندیشی کی۔ بھائی! گھر میں رہ کر ماتا پتا کی سیوا کرو۔ بھرت اور شترگھن یہاں نہیں ہیں۔ پتاجی بردھ ہیں۔ اس پر انھیں میرے دیوگ کا دُکھ سہن کرنا ہے۔ اگر میں تمھیں بن میں ساتھ لے جاؤں گا تو ساری اجودھیا اناتھ ہوجائے گی۔ گرو۔ پتا۔ ماتا۔ پرجا۔ سب کو ناقابل برداشت دُکھ برداشت کرنا ہوگا۔ گھر میں رہو۔ سب کو تسلّی دو۔ اگر ایسا نہ کروگے تو بڑا دوش ہوگا۔ جس راجہ کے راجیہ میں پرجا دکھی ہوتی ہے۔ وہ راجہ اوشیہ نرک کا ادھیکاری ہوتا ہے۔ لکشمن

جی ان سب باتوں پر غور کر کے تم گھر میں ہی رہو۔

لکشمن جی سے کچھ کہا نہ جا سکا۔ بھگوان کے پاؤں کو اور بھی مضبوطی سے پکڑ لیا۔ روندھے ہوئے گلے سے بولے " اگر آپ ہی میرا تیاگ کر رہے ہیں تو پھر میرا کیا بس ہے ؟ میں تو آپ کے سنیہہ سے پلا ہوا ہوں۔ سچ کہتا ہوں، میں سوائے آپ کے کسی دوسرے کو گرو یا ماتا پتا تسلیم نہیں کرتا جہاں تک سنسار میں سنیہہ کے ناتے ہیں جنہیں وید پریتی اور وشواش کی کسلتا کہتے ہیں۔ میرے وہ سب دین بندھو! آپ ہی ہیں۔ دھرم کا اُپدیش اُن کو کرنا چاہیئے۔ جن کو کیرتی، ایشوریہ ادھوگتی پیاری ہو۔ مگر جو من کرم اور بچن سے چرنوں سے انورکت ہو پربھو اُس کا تیاگ نہ کرنا چاہیئے لکشمن جی کی بات سُن کر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے اُنھیں اپنے ہردیہ سے لگا کر کہا۔ کہ دیر کا کام نہیں۔ جلدی جا کر ماتا سے آگیا لے آؤ اور بن کو چلو۔

شومتراجی

لکشمن جی ماتا جی کے پاس آئے۔ چہرہ اُداس دیکھ کر سومترا جی نے جب اُن سے سبب دریافت کیا تو لکشمن جی نے سارا حال کہہ سُنایا۔ اُن کی بات سُن کر شری سومترا جی سہم گئیں۔ مہاراجہ دشرتھ، بھگوان شری رامچندر جی۔ شری سیتا جی کے متعلق سوچکر سومترا جی نے دل ہی دل میں کہا کہ اس پاپی کیکئی نے بڑا بھاری پاپ کیا ہے۔

لکشمن جی سوچتے ہیں کہ ماتا جی شاید بن جانے کی آگیا دیں یا نہ دیں سومترا بولیں :۔

" پتر ! تمہاری اجودھیا وہی ہے۔ جہاں رام اور سیتا ہیں۔ رام تمہارا پتا ہے۔ اور سیتا تمہاری ماتا ہے۔ ... اگر رام اور سیتا

بن کو جاتے ہیں، تو پھر اجودھیا میں تمہارا کوئی کام نہیں۔ سب سے بڑا ناطہ رام کا ہے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لو۔ اور بن کو جاؤ۔ اور جیون لابھ اُٹھاؤ۔ سنسار میں پتر وتی استری وہی ہے۔ جس کا پُتر بھگوان شری رام چندر جی کا بھگت ہے۔ پتر! رام تمہارے بھاگیہ سے ہی بن کو جا رہا ہے۔ اُس کا کارن اور کچھ نہیں ہے کہ بھگوان شری رام چندر جی اور شری سیتا کے چرنوں سے پریم ہووے وگ، دویش، ایرکھا، مد اور موہ ان کے بس میں نہ ہوتا۔ سب پرکار کے دوشوں کا تیاگ کر کے پورن روپ سے سیوا کرنا۔ تم کو بن میں ہر طرح سے آرام ہی رہیگا۔ کیونکہ رام ایسا پتا اور سیتا ایسی ماتا تمہارے ساتھ ہیں۔ جس طرح سے عمل کرنے سے بن میں رام کو کسی طرح کی بھی تکلیف نہ ہو۔ بیٹا ویسے ہی کرنا۔ یہی میری ہدایت ہے۔ کچھ اس سے سیوا کرنا کہ جس سے رام اور سیتا ماتا کٹمبیوں اور راجدھانی کے سُکھوں کو بھول جائیں۔ اس طرح سے کہہ کر سمترا جی نے لکشمن جی کو بن جانے کی آگیا دی اور اشیرباد دیا کہ تم رام اور سیتا کی سیوا کرتے رہو۔

لکشمن جی سمترا کے چرنوں کو سپرش کر کے وہاں سے رخصت ہوئے۔

بھگوان شری رامچندر جی مہاراج شری، سیتا جی اور لکشمن جی کا بنوں کو جانا اور نگر واسیوں کی دیاکُلتا

لکشمن جی سمترا سے رخصت ہو کر وہاں پہنچے جہاں شری رامچندر جی براج رہے تھے۔ وہاں سے یہ تینوں محل میں آئے۔ راستے میں تمام

اہالیان شہر مختلف گروہوں میں رام بن باس کے موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ بڑی بھیڑ تھی۔ جس وقت بھگوان شری رام چندر جی مہاراج شری سیتا جی اور شری لکشمن جی وہاں تشریف لائے تو سومنتر نے مہاراجہ دشرتھ کو سہارا دے کر بٹھایا۔ اور اُن سے کہا کہ رام چندر جی آئے ہیں۔ سیتا جی کے سہت دونوں پتروں کو دیکھ کر مہاراجہ دشرتھ بہت ہی بیاکل ہوئے۔ سیتا جی، شری رام چندر جی اور شری لکشمن جی کو مہاراج دشرتھ بار بار پیار کے ساتھ سینہ سے لگانے لگے۔ راجہ مارے دیاکلتا کے بول نہ سکتے تھے۔ بھگوان شری رام چندر جی نے اُن کے چرنوں میں سر رکھ کر بن گمن کی آگیا مانگی۔ بولے پتا جی! مجھے اشیر باد اور آگیا دیجئے ہرش کے سمے آپ شوک کیوں کرتے ہیں۔ پریم کے بس ہو کر اساودھانتا کرنے سے سنسار کے یش جاتا رہیگا۔ مہاراجہ دشرتھ بولے اپرادھ کوئی کرے اور پھل کوئی بھوگے۔ ایشور کی گتی بڑی ادھبُت ہے۔ میں اُسے کیسے جان سکتا ہوں۔

مہاراجہ دشرتھ نے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کو بن گمن سے روکنے کے لئے بہت تدبیریں کیں۔ مگر رام چندر جی نہ مانے بدقسمت راجہ دشرتھ ان تمام تدابیر کو فضول سمجھکر خاموش ہو گئے۔ پھر اُنھوں نے شری سیتا جی کو اپنے ہردیہ سے لگایا اور طرح طرح کی شکشائیں اُنھیں دیں۔ بن کے ناقابل برداشت دُکھ تفصیل وار بیان کئے۔ ساس سُسر اور پتا کے گھر کے سُکھوں کا اچھی طرح سے بکھان کیا۔

جو استریاں بڑی اور بوڑی وہاں بیٹھی تھیں سب نے یہی کہا کہ تمہیں تو بن باس نہیں دیا گیا۔ لہذا تم یہیں گھر پر ہی رہو۔

سیتا جی کو اُن کی یہ باتیں بھائی نہیں۔ ایسے ہی جیسے کہ چکوی کو چاندنی نہیں سہاتی۔

اتنے میں کیکئی نے گیروے وستر اور کمنڈل لاکر بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کے آگے رکھ دیئے۔ اور کہنے لگی "رام! تم راجہ کو پران سے بڑھکر پیارے ہو۔ راجہ کا چاہیے پرلوک نشٹ ہو جائے یہ تم کو اپنی زبان سے بن جانے کے لئے کبھی نہ کہیں گے۔ . . . . تم سیانے ٹھہرے جیسی تمہاری مرضی ہو کرو۔"

مہاراجہ دشرتھ کو کیکئی کے الفاظ تیر کی مانند لگے۔ اور وہ مورچھت ہو کر گر پڑے۔ سامعین سوچتے تھے کہ کیا کریں۔ شری رام چندر جی مہاراج نے فوراً کیکئی کا دیا ہوا رشیوں کا سا لباس پہن لیا۔ اور ماتا پتا کو سر جھکا کر اور شری لکشمن جی اور سیتا جی کو ساتھ لیکر چلدیئے۔

محل سے نکل کر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج اپنے کل گرو شری وشسٹ جی کے دروازے پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ وہاں پر انھوں نے برہمنوں کو بلوا کر اُن کو سال بھر کے لئے بھوجن سامگری دی۔ اور سامعین کو پوری طرح سے تسلی دی۔ پھر گرو جی کو ملازمین کی دیکھ بھال کی تلقین کی۔ پھر انھوں نے سب سے یہ کہا کہ میرا سب سے بڑا خیر اندیش وہی ہے جو کہ مہاراج کو سُکھ پہنچا دے۔ اے لوگو! جس سے میری ماتاؤں کو راحت نصیب ہو ایسی تدبیر کرنا اس کے بعد انھوں نے گرو جی کے چرنوں میں سیس جھکایا۔ گنیش پاربتی اور شنکر کا نام لے کر وہاں سے چل دیئے۔ اُن کا چلنے کے لئے قدم اُٹھانا تھا کہ تمام اجودھیا دل دوز چیخوں کی آواز سے گونج اُٹھی۔ سب روتے تھے۔

جب مہاراجہ دشرتھ کی بے ہوشی دور ہوئی تو انھوں نے سومنتر کو بلایا اور کہنے لگے:۔

"رام چلا گیا، یہ جان کیوں اٹکی ہوئی ہے؟" پھر حوصلہ کر کے بولے۔ "سومنتر! تم رتھ کسوا کر اُن کے ساتھ جاؤ۔ . . . . دونوں

لڑکوں اور بہو کو رتھ میں سوار کریجئے۔ چار دن کے بعد بن میں پہنچا کر لوٹ آنا
دونوں لڑکے اگر نہ لوٹیں تو رام سے پرارتھنا کرنا کہ جنک پُتری کو بھیج دو
جب سیتا بن دیکھ کر ڈر جائے تو میری طرف سے کہنا۔ پُتری تم گھر کو چلو۔
کبھی سسرال میں رہنا اور کبھی میکے میں۔ اگر وہ بھی آجائیں تو شاید
جان بچ جائے۔ نہیں تو میری موت میں بھلا اب کیسے شک ہو سکتا ہے۔"
سومنتر آگیا پاکر چلا گیا۔ مہاراجہ دشرتھ دو بار رام، رام کہہ کر
پھر بیہوش ہو گئے۔

سومنتر جی رتھ تیار کر وا کر شہر کے باہر اُس جگہ گئے جہاں پر کہ
دونوں بھائی اور شری سیتا جی تشریف فرما تھے۔ مہاراجہ کا حُکم
سُنا کر اُس نے دونوں بھائیوں اور شری سیتا جی کو رتھ پر بٹھایا۔
سب نے اجودھیا پوری سیس نوایا۔ سارتھی نے رتھ آگے بڑھایا۔
اور نگر داسیوں کا حال کچھ نہ پوچھئے۔ پاگل ہو گئے۔ برہ کے مارے
بیچارے۔ سب نے متفقہ طور پر فیصلہ کر لیا کہ ہمیں بھی رام کے ساتھ ہی
چلنا چاہیئے۔ لہٰذا گھر بار ترک کر کے شری رام چندر جی مہاراج کے
رتھ کے ساتھ ہو لئے۔ رام چندر جی پرجا کو دُکھی دیکھ کر بیاکل ہو گئے۔
کرپا روپ ٹھہرے۔ پرائی پیڑ کو فوراً ہی جان لیتے ہیں۔ اُنھوں نے
لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر پریم کے ادھین اہالیان اجودھیا نگری
نے کچھ بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔
شام ہوئی تھکے ماندے لوگ سو گئے۔ جب دو پہر رات بیت گئی

تو بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے سومنتر سے کہا۔ رتھ ہانک کر اور کسی دوسری پختہ سڑک کے راستہ سے چلو تاکہ رتھ کے پہیوں کے نشانات کو دیکھ کر ہمارے پیارے اجودھیا باسی، ہمارا تعاقب کر کے دُکھ نہ پائیں۔ سومنتر نے جس طرح سے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی کیا ؎

اِک راج دُلارا
جسرتھ کا پیارا
بھارت کا ستارا

دُنیا سے نیارا
دُکھ کو سدھارا
بن میں ہے بسیرا
دھرتی پہ ہے ڈیرا
سانپوں کا خطرہ ہے
شیروں کا بھی ڈر ہے

پر بہر حفاظت!
ہے زورِ صداقت!
امدادِ سعادت!
لچھمن سا برادر!
یہ درد کا خوگر!
جاتا ہے برابر!

وہ رام کا ساتھی
آلام کا ساتھی
وہ رام کا غم خوار
سیوا کا روادار
دُکھ درد اُٹھاتا
ہے ساتھ ہی جاتا

وہ عرق گرائے
یہ خون بہائے
اور برچھیاں کھائے

۵
در بن کو سدھاری

اک راج کماری — وہ جنک دُلاری
وہ ناز کی پالی
وہ حُسن کی دیوی — وہ پیکرِ الفت
وہ تصویرِ محبت
آفات میں صابر — تقدیر پہ شاکر
وہ شان پتی کی
وہ جان پتی کی — ھر آن پتی کی

صبح ہوئی تو نگر باسیوں نے دیکھا کہ وہاں نہ تو رام چندر جی لکشمن جی اور سیتا جی اور نہ ہی رتھ ہی ہے۔ یہ دیکھ کر وہ سب کے سب رونے لگے اور افسوس کرنے لگے۔ جان گئے کہ پربھو ہمیں اس لئے ساتھ نہیں لے گئے کہ ہم دُکھی نہ ہوں۔ خیر جس طرح سے بھی بن پڑا روتے دھوتے اپنے گھروں کو واپس آئے۔ رام کے بغیر اُن کی زندگی تو نہ تھی۔ مگر صرف اس آشا پر اُن لوگوں نے زندہ رہنے کی کوشش کی کہ چودہ برس بعد بھگوان شری رام چندر جی مہاراج ادھیشیہ اجودھیا نگری میں واپس آئیں گے۔

گوہ نشاد

رتھ کو ہانکتا ہوا سومنتر اُسے گنگا کے کنارے لے آیا۔ گنگا جی دیکھ کر دونوں بھائی رتھ سے نیچے اُتر آئے۔ بڑے ہرش کے ساتھ ڈنڈوت کیا۔ لکشمن جی، سومنتر اور شری سیتا جی نے پرنام کیا۔ آنند

کند مریادا پرشوتم بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ گنگاجی سمپورن آنند منگلوں کی مُول ہیں، سب سُکھ دینے والی اور سمست پیڑاؤں کی ہرنے والی ہیں۔

سب نے اشنان کیا جس سے کہ راستہ کی تکان دور ہوئی۔

(جن کا سمرن کرنے سے پریشرم کا بوجھ سنسار میں جیو کا بار جنم مرتیو اور گرہ بائے مٹ جاتا ہے) اُن کی تھکاوٹ دور ہوئی۔ یہ تو کیول لوک ویوہار ہے۔

قارئین کرام!

ہم ذرا واضح کر کے سمجھائے دیتے ہیں۔ شُدھ ست چت آنند کند مریادا پرشوتم سوریہ بنس کے پتا کا منش کی لیلا کے انوسار چرت کرتے ہیں جو کہ سنسار ساگر کے لئے پُل کے مترادف ہے۔

جب یہ خبر گوہ نشاد کو ملی تب وہ اپنے عزیز و اقارب کو بلا لایا۔ پھل پھول کے ٹوکرے بھر کر لے آیا۔ اُس نے ڈنڈوت کر کے بھینٹ کی چیزیں سامنے رکھ دیں۔ پریم سے پربھو کے روپ کو نہارنے لگا۔ بھگوان شری رام چندر جی نے اُس سے خیر و عافیت دریافت فرمائی۔

گوُہ کہنے لگا۔ "ناتھ! چرن کملوں کو دیکھنے سے کُشل ہے۔ میں بھاگیہ وان منشوں میں گنا جانے لگا ہوں"

"ہے دیو! میری دھرتی سمپتی اور گھر آپ کا ہے۔ اور میں پر جا سمیت آپ کا ادنیٰ خادم ہوں۔ کرپا کر کے گاؤں میں پدھاریئے۔ اور مجھے اپنا داس بنا لیجئے۔ جس سے لوگ میرے بھاگیہ کی پرشنسا کریں۔

رام چندر جی نے فرمایا۔ "جو تم کہہ رہے ہو وہ سب ستیہ ہے۔ مگر میرے لئے پتا جی کی کچھ اور ہی آگیا ہے۔ وہ یہ کہ چودہ برس تک بن میں نواس کروں۔ گاؤں میں رہائش اختیار کرنا مناسب نہیں"

یہ سُن کر گوہ کو بھاری دُکھ ہوا۔

شری رام چندر جی، شری لکشمن جی اور شری سیتاجی کے روپ کو دیکھ کر گاؤں کی استریاں کہتی ہیں، وہ ماتا پتا کیسے ہوں گے جنہوں نے ان بالکوں کو بن میں بھیجا ہے؟

اور کئی تو یوں کہنے لگیں کہ مہاراجہ دشرتھ نے اچھا ہی تو کیا ہے۔ نہیں تو ان کے درشن بھلا کیسے ہوتے؟

گوہ نشادو نے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے وشرام کیلئے گاؤں سے باہر جنگل میں ایک درختوں کے جھنڈ کے قریب انتظام کر دیا۔

جب سب گاؤں والے درشن کر کے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے تو بھگوان شری رام چندر جی مہاراج سومنتر لکشمن جی اور سیتاجی نے گوہ کے بھینٹ کئے ہوئے پھل کھائے۔ اس کے بعد بھگوان آرام کے لئے لیٹ گئے۔ اور شری لکشمن جی اُن کے پاؤں[1] دبانے لگے۔ جب بھگوان سو گئے تو شری لکشمن جی نے سومنتر سے جو کہ ابھی تک جاگ رہا تھا سو جانے کیلئے کہا۔ سومنتر لیٹ گیا تو لکشمن جی تیر و کمان لے کر پہرہ دینے لگے۔ گوہ نے بہت سے پہرہ دار بُلا کر کھڑے کر دیئے اور خود تیر و کمان ہاتھ میں لے کر شری لکشمن جی کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ بھگوان رام چندر جی مہاراج کو زمین پر سوتے دیکھ کر اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اُس نے کہا:-

"کہاں وہ مہاراجہ دشرتھ کا اندر کا سا محل، کہاں وہ نرم اور مخملی گدیلے اور کہاں یہ پتھریلی زمین؟"

"کہاں خادم اور خادماؤں کے جھنڈ پاؤں کے تلے پلکیں بچھانے کو تیار!

کہاں جنک نندنی شری سیتاجی! جن کے پتا کو سارا سنسار جانتا ہے۔

---

[1] قارئین کرام! ہیں کہیں آج کل ایسے بھائی۔ تھوڑی سی جائداد کے لئے فوجداری کرنے والے تو بہت مل جائیں گے۔

جو اندر کے متر ہیں۔ جن کے پتی بھگوان شری رام چندر جی سارے سنسار کے مالک ہیں۔ وہ آج اس پتھریلی زمین پر سو رہے ہیں۔ لوگ سچ کہتے ہیں، کرم ہی پردھان ہے۔ نیچ بدھی کیکئی نے بھاری کٹھلتا کی ہے۔ جس نے بھگوان رام چندر جی مہاراج اور شری سیتا جی کو بن باس دلوایا ہے۔

لکشمن جی اُسے سمجھاتے ہوئے اس طرح سے گویا ہوئے۔ بھائی سُنو! کوئی کسی کو سُکھ دینے والا نہیں ہے۔ سب کو اپنے کرموں کا پھل بھوگنا پڑتا ہے ملنا بچھڑنا، بھلا برا پھل بھوگنا۔ متر تا اور شترتا، جنم۔ مرتیو۔ سمپتی دِپتی کرم اور کال، دھرتی، مکان، گاؤں، سورگ نرک میں سچ کہتا ہو۔ ان سب کے کا اگیان ہی کارن ہے۔ ان میں موکشش سادھن کا اُپائے بالکل نہیں ہے۔

جیسے سُپنے میں ایک کنگال راجہ ہو جائے مگر جاگنے پر ہانی لابھ کچھ بھی نہ ہو۔ ویسے ہی سنسار میں من کو سمجھنا چاہیئے۔ ایسا وچار کر کسی کو دوش مت دو۔ اور کرودھ نہ کرو۔ اگیان روپی راتری میں سب سونے والے ہیں۔ اور انیک پرکار کے متھیا سوپن دیکھا کرتے ہیں۔ اس سنسار روپی راتری میں یوگی لوگ جاگتے ہیں وہ گیان وان ہوتے ہیں اور دُنیا کے . . . . مکر و فریب سے الگ رہتے ہیں۔

جگت میں جیو کو تب ہی جگا ہوا جانو! جب سب وِشیہ آنندوں کا تیاگی ہو جائے۔

گیان ہونے پر اگیان کی بھرانتی دور ہو جاتی ہے تب شری بھگوان کے چرنوں سے پریم ہوتا ہے۔ سار وستو یہی ہے کہ من کرم اور بچن سے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کے چرنوں سے سنیہہ ہو۔

رام چندر جی، برھم، پرمارتھ کے روپ، آدی رہت اور انوپم ہیں۔ سمپورن وِکاروں سے وہین اور بھید سے الگ ہیں۔

جن کو وید بے انت کہتے ہیں
کرپالو بھگوان شری رام چندر جی وشنو بھگت پرتھوی، برہمن گؤ اور دیوتاؤں کے کلیان کے لئے ہی نش دیہہ دھارن کرکے چرت کرتے ہیں جسے سن کر سنسار کے بندھن نشٹ ہو جاتے ہیں۔
لکشمن جی کو اس طرح کہتے کہتے سویرا ہو گیا۔ اتنے میں رام چندر جی بیدار ہوئے۔ اشنان کیا۔ پھر بڑھ کا دودھ منگوا کر اپنے اور لکشمن جی کے سر پر جٹائیں بنائیں۔ یہ دیکھ کر سومنتر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ روندھے ہوئے گلے سے بولا۔ ناتھ! مہاراج نے کہا تھا کہ دونوں بھائیوں کو بن درشن کروا کر اور گنگا میں اشنان کروا کر واپس لے آنا۔ یہ کہہ کر سومنتر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے چرنوں میں گر پڑا اور ڈاڑھیں مار مار کر رونے لگا۔
بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے اُسے اٹھایا۔ اور کہا کہ تم دھرم کے مرم کو اچھی طرح سے جانتے ہو! دیکھو مہرشی ددھیچی، راجہ شوی اور ہریشچندر نے دھرم کے لئے اپار کشٹ سہے۔ رنت دیو اور بلی نے دھرم کی رکشا کے لئے کونسا دکھ نہیں اُٹھایا۔

راجہ رنت دیو کی کتھا

بھگوان رام کہنے لگے۔ راجہ رنت بڑے ہی دھرماتما راجہ ہو گذرے ہیں۔ وہ بڑے دھرماتما تھے۔ اُن کو برہمنوں اور اتتھی ستکار میں اپار شردھا تھی۔ راج چھوڑ کر استری اور پُتر کے ساتھ تپسیا کے لئے بن کو چلے گئے۔ ایک بار اڑتالیس دن کے بعد تھوڑا سا ان میسر ہوا۔ سوئی تیار کر کے جونہی بھوگ لگانے لگے تونہی ایک بھکاری نے آکر بھوجن کا سوال کیا۔۔۔۔۔۔ راجہ، رانی اور راجکمار نے پرسنتا کے ساتھ

اُسے اپنا اپنا بھاگ دے دیا۔ اُن کی مہان اُدارتما اور دھرم پریم دیکھکر بھگوان وشنو نے اُنھیں ساکشات درشن دیئے اور اُنھیں پرم دھام کو بھیجدیا۔ ستیہ کے برابر دوسرا دھرم نہیں۔ اسے تیاگنے سے تینوں لوکوں میں میری اپکیرتی پھیلے گی۔ یشوی کے لئے اپکیرتی، کروڑوں بار کے مرنے کے برابر ہے۔ میری طرف سے پتاجی کے چرن پکڑکر کہیئے گا کہ وہ میرا رتی بھر بھی فکر نہ کریں۔ یہ آپ کا کرتویہ ہے۔ اُن کو ہمارے متعلق رتی بھر بھی فکر نہ کرنا چاہیئے۔

نشادتو بھگوان شری رام چندرجی مہاراج کی بات سُنکر رونے لگا۔ لکشمن جی نے کچھ اُلٹی سیدھی باتیں کیں۔ بھگوان نے اُنھیں منع کردیا۔ اور سومنتر کو بھی منع کر دیا کہ وہ جو کچھ لکشمن نے کہا ...... جاکر مہاراج جی سے نہ کہیں۔

پھر سومنتر نے شری سیتاجی کے متعلق جو کچھ مہاراج دشرتھ نے کہا، بھگوان سے عرض کیا۔

اس پر بھگوان نے شری سیتاجی کو سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر اُنھوں نے جواب دیا کہ سایہ شریر سے کبھی الگ نہیں ہو سکتا۔ چاند کو چھوڑکر چاندنی بھلا کہاں جا سکتی ہے۔

پھر شری سیتاجی نے سومنتر سے کہا۔ "آریہ پتر کو چھوڑکر دُنیا کے جتنے بھی ناتے ہیں سب جھوٹے ہیں۔ میں نے میکہ کا سُکھ دیکھا ہے کہ راجاؤں کے مکٹ اکثر میرے پتا کے چرنوں کو چھوتے رہتے ہیں۔ مگر ایسے پتا کا گھر بھی مجھے بغیر پران ناتھ کے نہیں سُہاتا۔

میرے سُسر کو اندر اپنا آدھا سنگھاسن بیٹھنے کے لئے پیش کرتا ہے مگر بغیر پران ناتھ کے سُسر کا گھر بھی میرے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

یہاں بن کے خوفناک درندے، گھاٹیاں، پہاڑ اور دریا میرے

لئے سب کے سب آنند کے دینے والے ہیں۔ کیونکہ میں پتی دیو کے پاس ہوں۔ میرے سسر اور ساس سے کہہ دیویں کہ میں اپنے پیارے پتی اور دیور کے ساتھ ہوں جو کہ مہا دیر ہیں۔ جنہوں نے دھنش اور تیر دھارن کر رکھے ہیں جو ہر وقت میری رکشا کرتے رہتے ہیں۔"

سومنتر مایوس ہو گیا۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے اُسے بہت سمجھایا۔ مگر وہ بیچارہ کچھ بھی نہ سمجھ سکا۔ وہ سوچتا تھا کہ مہاراج کو کیسے تسلی دوں گا۔

مہاراج کو تسلی دینے کی بات ہی اور ہے۔ اُس بیچارے کی اپنی تسلی ہی نہ ہونے میں آتی تھی اُس کو اپنے تئیں ہی سمجھا لینا محال ہو رہا تھا۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کو چھوڑ کر جانے کو اُس کا دل نہ چاہتا تھا۔ وہ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج، شری لکشمن جی، اور شری سیتا جی کے چرنوں میں سر جھکا کر اس طرح سے لوٹا جیسے کہ ایک سوداگر اپنا سب کچھ لٹا کر منڈی سے لوٹ رہا ہو۔

بھگوان رام اور کھیوٹ

اب بھگوان نے گنگا کے کنارے جو ملاح تھا اُس سے اپنی کشتی لانے کیلئے کہا۔ مگر وہ لاتا نہیں۔ کہتا ہے۔ پربھو! میں آپ کے بھید کو جانتا ہوں آپ کے چرن تو ایسے ہیں کہ جن کے چھونے سے پتھر کی چٹان سندر استری کے روپ میں بدل گئی۔ لکڑی تو پربھو پتھر سے نرم ہوتی ہے۔ اور اگر میری کشتی ہی جاتی رہی تو دینا ناتھ میری تو کشتی حیات ہی ڈگمگا جائے گی۔ کیونکہ یہی کشتی میرے بال بچوں کی روٹی کا سہارا ہے۔ مالک میرے اگر آپ ضرور ہی پار جانا چاہتے ہیں تو مجھے اپنے پوتر چرن دھونے کی آگیا دیجئے۔ پربھو! مجھے آپ کی سوگندھ ہے ..... مہاراجہ دشرتھ کی سوگندھ

ہے۔ جب تک میں آپ کے چرن نہ دھولوں گا۔ میں آپ کو پار نہ لیجاؤنگا
سچ عرض کر رہا ہوں میں!

کھیوٹ کی بات سُن کر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج، شری لکشمن جی اور شری سیتا جی کی طرف دیکھ کر ہنسے اور پھر کھیوٹ سے کہنے لگے۔ تو وہی کر کہ جس سے تیری ناؤ بچے۔ اپنے ہاں تو تو پہلے پاؤں دھولے مگر ذرا جلدی سے پار اُتار دے۔

جن کا نام لینے سے منش اپار سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ وہ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج ایک ملاح سے استدعا کر رہے ہیں

پربھو رام چندر جی کی بات سُن کر شری گنگا جی کو موہ ہو آیا۔ سوچنے لگیں کہ کہیں یہ وہ نارائن ہی تو نہیں جن کے چرنوں میں سے نکلی ہوں۔ اُنھوں نے بھگوان کو اُن کے چرنوں کے ناخنوں سے پہچان لیا۔ اتنے میں کھیوٹ بھگوان کے پاؤں دھونے کے لئے پانی بھر کر لے آیا اور پاؤں دھونے لگا۔ ...... اس کے بعد اُس نے چرن امرت لیا۔ اور کشتی کو دریا سے پار کیا

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج شری سیتا جی اور شری لکشمن جی ریتے میں کھڑے ہو گئے۔ شری رام چندر جی مہاراج سوچنے لگے کہ میں نے اس کو کچھ دیا نہیں۔

سیتا جی بھگوان کے دل کی بات تاڑ گئیں۔ اُنھوں نے اپنی اُنگلی سے انگوٹھی اتار کر پربھو کے ہاتھ میں دے دی۔ بھگوان نے کھیوٹ سے کہا۔ اپنا کرایہ لو!

کھیوٹ نے گھبرا کر ان کے چرن پکڑ لئے۔ کہنے لگا ناتھ آپ ہی بتائیے کہ آج میں نے کونسی چیز نہیں پائی۔ آپ کی کرپا سے مجھے کچھ بھی درکار

نہیں ہے ۔ لوٹتی بار آپ جو کچھ دیں گے میں لے لوں گا۔
شری لکشمن جی اور شری سیتا جی نے بھی اصرار کیا کہ وہ انگوٹھی لیلے مگر وہ انکار ہی کرتا چلا گیا۔ اخیر میں بھگوان نے اُسے سچی بھگتی کا وردان دے کر رخصت کیا ۔

پاؤں دھونے دیجئے مجھ کو کہیں ایسا نہ ہو
میری کشتی بھی نہ اُڑ جائے کہیں آکاش کو
پاؤں چھونے سے اگر پتھر اُڑے افلاک پہ
میری ناؤ کی حقیقت کیا ہے اسے جسرتھ کنور
میری روزی کا ذریعہ ہے یہی سنسار میں
یہ اُڑی تو کچھ نہیں باقی دل نادار میں
بات کھیوٹ کی سُنی تو رام سُن کر ہنس پڑے
بے تکلف چرن اُس کے سامنے پھیلا دیئے
چرن کے دھونے سے دل کا داغ بھی دھویا گیا
خاکِ پا کو جب چھوا کھیوٹ کا دل کھویا گیا
دُور کی سوچی کہ وشنو کا یہی اوتار ہے
جس کو میں انسان سمجھا وہ تو خود کرتار ہے
چلتے چلتے آ گئی کشتی کنارے کے قریب
آہ کھیوٹ نے بھری کہنے لگا وائے نصیب
جن کے درشن دیوتا کو بھی تھے مشکل اور محال
بھاگ جاگے ہیں کیا دیدار سے مجھ کو نہال
اب کرایہ کا ادا کرنا پربھو کا فرض تھا
ہاتھ خالی تھے مگر کھیوٹ کا پر یہ فرض تھا
جانکی نے پیش کی اپنی انگوٹھی رام کو

تاکہ اس مزدور کی محنت کا نیک انجام ہو
اس طرف اس کی زباں پر صاف ہی انکار ہے
آپ کا اور کھیوٹوں کا ایک ہی بیوپار ہے
بات کیا پُر لطف کہی کھیوٹ نے شری رام سے
شرم آتی ہے پربھو اس دام سے انعام سے
آپ ہم پیشہ ہیں میرے کچھ میں لے سکتا نہیں
یہ تقاضا ہے محبت کا جہاں میں ہر کہیں
ناخدائے بحرِ عالم ذاتِ اقدس ہیں حضور
بخش دیجے اس لئے مجھ زار و بے بس کے قصور
پار میں نے کر دیا جس طرح سے سرکار کو
وقت آئے جب تو کیجئے پار مجھ نادار کو
عمر کی کشتی مری سنسار کے منجدھار سے
لے کے پار کیجئے چشم لطف آثار سے

بھگوان شری رامچندر جی مہاراج مہرشی بھاردواج کے آشرم میں

زاں بعد بھگوان شری رام چندر مہاراج نے اشنان کیا۔ سیتا جی نے ہاتھ جوڑ کر شری گنگا جی سے پرارتھنا کی۔ "ہے ماتا! میری لالسا پوری کرنا۔ پتی اور دیور کے ساتھ پھر کشل سے آکر جس سے میں تمہاری پوجا کروں۔"

شری گنگا جی نے کہا "ہے جانکی جی! سنو تمہاری مہا سنسار میں کس کو

ودت نہیں ہے۔ جس کو آپ دیا درشٹی سے دیکھتی ہیں وہ لوکپال ہو جاتا ہے سب سدھیاں ہاتھ جوڑ کر آپ کی سیوا کرتی ہیں۔ آپ کا مجھ سے پرارتھنا کرنا مجھ کو رتبہ بخشنے کے مترادف ہے۔ میں آپ کو اشیرباد دیتی ہوں۔ آپ پران ناتھ اور دیور کے ساتھ کشل سے اجودھیا کو لوٹیں گی ساری منو کامنائیں پوری ہوں گی۔ اور سنسار میں سندر یش پھیلا رہے۔ منگل کے مول گنگا جی کے بچن اور انکول جان کر سیتا جی پرسن ہوئیں۔

اس کے بعد شری رام چندر جی مہاراج نے گوہ سے کہا کہ تم بھی اپنے گھر جاؤ۔

شری رام چندر جی مہاراج کی یہ بات سُن کر گوہ کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اُس نے پربھو سے پرارتھنا کی۔ مہاراج! مجھے چار دن تک اور اپنے قدموں میں رہنے دیجئے۔ آپ کے لئے کٹیا بنا کر پھر جیسی مہاراج کی آگیا ہوگی ویسا ہی کروں گا

بھگوان شری رام چندر جی نے اُس کی پرارتھنا سویکار کر لی۔

گوہ نے اپنے ساتھیوں کو بُلایا۔ اور رخصت کیا۔ وہ سب کے سب بھگوان شری رام چندر مہاراج، شری سیتا جی اور شری لکشمن جی کے چرنوں میں سر جھکا کر واپس اپنے گھروں کو چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد بھگوان شری رام چندر جی، سیتا جی۔ لکشمن جی اور گوہ آگے بڑھے۔ رات ایک درخت کے نیچے کاٹی اور صبح پریاگ راج پہنچے تریبنی کو دیکھنے اور بھگوان مہرشی بھاردواج کے آشرم میں تشریف لائے تو اُنھیں ڈنڈوت کرتے دیکھ کر مہرشی نے ہردیہ سے لگا لیا۔ مہرشی کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اُنھوں نے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کو اشیرباد دیا۔ اور شری رام جی مہاراج، شری سیتا جی اور شری لکشمن جی کو آسن پیش کئے۔ پھر پھل اُن کے سامنے رکھے

جب بھگوان نے جل پان سے فراغت حاصل کرلی تو مہرشی بھاردواج
بولے - آج میری تپسیا تیرتھ تواس اور تیاگ پھلدائک ہوا۔ یوگ اور ویراگ
آج ہی سندر پھل دینے والے ہوئے۔ بھگوان آج آپ کے درشنوں سے
سمپورن شُدھ سادھنوں کی سامگریاں سپھل ہوئیں۔ آپ کے درشنوں کے
لابھ کی حد نہیں۔ آپ کے درشنوں سے سب آشائیں پوری ہوئیں اب
یہ ور دیجئے کہ آپ کے چرن کمل میں میرا سوبھاوک سنیہہ بنا رہے۔ کرم
بچن اور من سے جب تک منش آپ کا داس نہیں ہوتا، چاہے کروڑھا
یتن کرلے۔ اُس کو سچا سُکھ پراپت نہیں ہوتا"

بھگوان شری رام چندرجی مہاراج مہرشی بھاردواج کے بھگتی بھاؤ
سے بہت ہی پرسن ہوئے۔ اُنھوں نے سامعین کو مہرشی کی مہما سُنائی
رفتہ رفتہ یہ خبر کہ بھگوان شری رام چندرجی مہاراج مہرشی بھاردواج
کے آشرم میں پدھارے ہیں سارے پریاگ نگر میں پھیل گئی پھر کیا تھا،
ناگرکوں کے جھُنڈ کے جھنڈ بھگوت درشنوں کے لئے وہاں آنے لگے۔
لوگ بھگوان کو پرنام کرتے، بھگوان اُنھیں اشیرباد دیتے۔ وہ اپنی منوکامنا
پورن کر کے اپنے گھروں کو لوٹتے۔

صبح ہوئی تو بھگوان کے آگے جانے کا عزم کیا۔ مہرشی بھاردواج سے،
فرمایا کہ ہم کونسے راستے سے جائیں؟

مہرشی بھاردواج ہنسے اور بولے کہ پربھو! آپ کے لئے سب مارگ
سُگم ہیں"

مہرشی نے چار برہمچاریوں رہنمائی کے لئے بھگوان شری رامچندرجی کے
ساتھ کردیا۔ راستہ میں جب بھی کوئی گاؤں آتا تو گاؤں کے رہنے والے دوڑ کر
پربھو درشن کے لئے آتے۔ جمنا کے کنارے پہونچ کر بھگوان نے
برہمچاریوں کو رخصت کردیا۔ اور خود اپنے شیام رنگ ایسے

پانی ڈالی جمنا میں اشنان کیا۔ جمنا کے کنارے رہنے والے وہاں آئے۔ پربھو کو دیکھا۔ استفسار کیا کہ معاملہ کیا ہے؟

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے سب کو اپنے بن باس کی کتھا کہہ سنائی۔ سُن کر سب نے افسوس کیا۔ اور کہا کہ مہاراجہ دسشرتھ اور رانی کیکئی نے اچھا نہیں کیا۔

اس کے بعد وہاں ایک تپسوی آیا۔ وہ من بچن اور کرم سے رام جی کا انوراگی تھا۔ اپنے اشٹ دیو کو پہچان کر وہ فرط مسرت سے دیوانہ ہو گیا۔ بھگوان نے آگے بڑھ کر اُس کو اپنے سینہ سے لگا لیا۔ تب اُس تپسوی نے شری لکشمن جی کے چرنوں میں سیس جھکایا۔ اس کے بعد اُس نے شری سیتا جی کے چرنوں کی دھول اپنی پیشانی پر لگائی۔ شری سیتا جی نے اُسے اپنا بالک سمجھ کر اشیرباد دی۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے گوہ کو سمجھا بجھا کر رخصت کیا۔ اس کے بعد بھگوان آگے بڑھے۔ راستہ میں جو یاتری ملتے بس ٹکٹکی لگا کر بھگوان کے چہرے کی طرف دیکھتے رہ جاتے۔

راستہ میں کہیں کہیں گاؤں والے بھگوان کے پینے کے لئے پانی لے آتے کھانے کے لئے پھل لے آتے۔ درشن پاتے، اشیرباد پاتے اور اپنی پیاسی آنکھوں کی پیاس کو بجھاتے۔ اور روح کی پیاس کو بجھاتے۔ پھر کسی بڑے سے پیڑ کے سایہ میں نرم نرم گھاس کا بستر بچھا دیتے۔ اور بھگوان سے آرام کرنے کے لئے کہتے۔

کیسی سندر جوڑی ہے رام اور لکشمن کی کیسی سندر رنگھ والی ہیں شری سیتا جی! شوبھا بہت ہے اور لیکھک میں بدھی کم ہے۔

بھگوان شری رام چندر جی مہرشی بالمیک کے آشرم میں

چلتے چلتے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج مہرشی بالمیک کے آشرم میں پہنچے بھگوان نے سُندر بن، تالاب اور پربت دیکھے۔ اور مہرشی بالمیک کے سہانے آشرم کو بھی دیکھا۔ تالابوں میں کنول کھلے ہوئے ہیں۔ اُن پر بیٹھے ہوئے پرندے حمد و ثنا کے گیت گا رہے ہیں۔ پوتر اور سُندر آشرم کو دیکھ کر کمل نین بھگوان شری رام چندر جی مہاراج پرسن ہوئے۔ بھگوان کا آگمن سُنکر مہرشی بالمیک اُن کے لینے کے لئے آگے آئے۔ بھگوان نے اُنھیں ڈنڈوت کیا مہرشی نے بھگوان کو آشیرباد دی۔ بھگوان کی چھبی دیکھکر شیتل ہوئے۔ ستکار کر کے آشرم میں لے گئے۔ پھر مہمانوں کے لئے آسن بچھائے۔ کند مول اور شیریں میوہ جات منگوائے جو کہ بھگوان شری سیتا جی اور شری لکشمن جی نے بڑے آنند کے ساتھ کھائے۔ بھگوان کی منگل مورتی سامنے دیکھ کر مہرشی کے من میں بڑا آنند ہوا۔ تب بھگوان نے دونوں ہاتھ جوڑ کر کانوں کو سُکھ دینے والی آواز میں کہا: "ہے مُنی ور آپ ترکال درشی ہیں۔ جسنار بیر کی مانند ہے، آپ کی مٹھی میں ہے۔" اتنا کہہ کر بھگوان نے سارا حال مہرشی بالمیک کو سُنایا۔

مہرشی بولے: "مجھے آپ کا درشن ہونا یہ سب میرے پنوں کا پربھاؤ ہے بھگوان نے کہا۔ رشی راج اب ہمیں وہ استھان بتائیے جہاں پر کہ ہم سیتا اور لکشمن سہت کٹیا بنا کر رہ سکیں؟"

مہرشی: "پربھو! آپ وید کی مریادا کے پالنے والے ہیں آپ وید کی

مریادا کے رکشک جگدیشور ہیں۔ جانکی جی جگت ماتا ہیں۔ کرپاندھان جو آپ کی آگیا پر سنسار کو اُپتن، اس کا پالن اور سنگھار کرتی ہیں۔ جو ہزار سر والے شیش ہیں۔ وہ یہ لکشمن ہیں۔ آپ دیوتاؤں کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے منشیہ شریر دھارن کرکے راکششوں کے ناش کے لئے یہاں آئے ہیں۔

پربھو! آپ کا سروپ بانی سے کہنے یوگیہ نہیں ہے۔ بے بیان ہے جس کو کہ وید سدا بے انت کہتے ہیں۔ یہ جگت تماشہ ہے۔ آپ اسکے دیکھنے والے ہیں۔ جو برہما وشنو اور شیو ہیں وہ تر دیو بھی آپ کا بھید نہیں جانتے۔ منش بھلا آپ کا بھید کیسے جانے گا؟ وہی جانتا ہے جس کو کہ آپ جاننے کے قابل بنا دیتے ہیں۔ اور جو پھر آپ کو جانتے ہیں وہ آپ کا ہی روپ ہو جاتے ہیں۔ بھگتوں کے ہردیہ کے چندن رگھنندن آپ کی کرپا سے بھگت ہی آپ کو جانتے ہیں۔

آپ کا شریر چیتنیہ اور آنند کا روپ ہے۔ اس کو شدھ انتہ کرن والے ادھیکاری ہی جانتے ہیں۔ سجن اور دیوتاؤں کے کاریہ کے لئے آپ نے روپ دھارن کیا ہے۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ میں کہاں رہوں؟ اور میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ پہلے آپ مجھے یہ بتایئے کہ آپ کہاں نہیں رہتے؟ سُنئے اب آپ کے رہنے یوگیہ استھان کہتا ہوں۔

پربھو! آپ ان کے ہردیہ میں بسئے جنہوں نے اپنے نینوں کو آپ کے درشن کے لئے سدا چاتک بنا رکھا ہے۔

جن کے مستک دیوتا گرو اور برہمن کو دیکھ کر جھک جاتے ہیں۔ ناتھ! آپ ان کے ہردیہ میں براجیئے جن کے پاؤں چل کر تیرتھوں پر جاتے ہیں۔

پربھو! آپ ان کے ہردیہ میں بسیئے۔

جو ترپن اور ہون کرتے ہیں۔ برہمنوں کو بھوجن کروا کر بہت سا دان دیتے ہیں۔ گرو سیوا کرتے ہیں، آپ ان کے ہردیہ میں براجیئے۔

جو سب کے پیارے ہیں۔ دُکھ سُکھ۔ تعریف اور ہجو سب کو ایک ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ ستیہ اور میٹھا بولتے ہیں۔ سوتے جاگتے آپ کا چنتن کرتے ہیں۔ آپ کو چھوڑ جنہیں کسی دوسرے کا سہارا نہیں ہے۔ آپ ان کے من میں بسئے۔

جو پرائی استری کو ماتا کے سمان جانتے ہیں۔ اور پرائے دھن کو مٹی سمجھتے ہیں آپ اُن کے ہردیہ میں بسئے۔

جن میں کام، کرودھ، مد، ابھیمان اور اگیان نہیں ہے۔ جن میں کپٹ دم اور مایا نہیں ہے۔ بھگوان! آپ ان کے ہردیہ میں بسیئے۔

جن کے سوامی گرو اور ہتر کیول آپ ہی ہیں۔ آپ ان کے ہردیہ میں بسیئے۔

جو برہمن اور گئو کے لئے سنکٹ سہتے ہیں آپ ان کے ہردیہ میں بسئے۔

جو گُن آپ کا اور دوشوں کو اپنا سمجھتے ہیں اور جنہیں ہر طرح سے آپ کا ہی بھروسہ ہے . . . . پربھو! آپ ان کے ہردیہ میں بسیئے۔

جو ذات پات، دھن اور دھرم کے اہنکار کٹنب تتھا گھر کا سُکھ تیاگ کر ہمیشہ آپ میں لو لگائے رکھتے ہیں، ہے رام! آپ ان کے ہردیہ میں بسیئے۔

جنہیں سورگ، نرک اور موکش برابر۔ جہاں بھی رہتے ہیں وہاں آپ کو ہی دیکھتے ہیں۔ پربھو! جو کرم بچن اور من سے آپ کے داس ہیں آپ اُن کے ہردیہ مندر میں براجیے۔"

بھگوان شری رام چندر جی مہرشی، بالمیک کی بھگتی بھاؤ اور پریم بھری بانی کو سُن کر گد گد ہو گئے۔

مہرشی بالمیک نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ مہاراج! چترکوٹ پر نواس کیجئے۔ وہاں پر آپ کو بہت طرح کا آرام میسر ہوگا۔ وہ پہاڑ سہاونا اور سندر ہے۔ وہاں پر مندا کنی نامی ندی بہتی ہے۔ جس کے متعلق پورانو میں لکھا ہے کہ مہرشی اترلے کی پتنی اپنی تپسیا کے بل سے اُس کو لے آئی ہیں۔ مہرشی اترنے و دیگر بہت سے رشی مہرشی وہاں رہتے ہیں۔ پربھو! آپ اس پہاڑ کی شوبھا کو بڑھائیے۔ مہرشی بالمیک کے ایسے کہنے پر بھگوان رامچندر جی چترکوٹ میں پدھارے . . . . مندا کنی میں اشنان کیا اور لکشمن جی کو حکم دیا کہ وہ ایک سُندر کٹیا تیار کریں۔ بھگوان شری رام چندر جی کا آنا تھا کہ بھیلوں کی ایک بھیڑ وہاں اکٹھی ہوگئی۔ اور اُن سب نے مل کر شری لکشمن جی کی زیر ہدایت آن واحد میں ایک نہایت سُندر کٹیا وہاں تیار کردی۔

اس کے بعد بہت سے کول بھیل وہاں آئے۔ اور پھلوں کی ٹوکریاں بطور بھینٹ کے بھگوان کے سامنے رکھیں اور بڑے پریم سے ڈنڈوت کیا۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے سب کو اشیرباد دیا۔

بھیل بولے "پربھو! اب ہم آپ کے درشن پاکر سناتھ ہوئے ہیں۔ آپ کا آگمن ہمارے بھاگیہ سے ہی تو ہوا ہے"

پربھو جس جس راستہ پر آپ کے چرن پڑے ہیں وہ دھرتی دھنیہ ہے بن میں چرنے والے پکشی اور مرگ دھنیہ ہیں۔ آپ کو دیکھ جن کے جنم سپھل ہوگئے۔ پربھو! یہاں آپ تمام رتوؤں میں سُکھی رہیگا۔ پربھو! ہم سب آپ کے سیوک ہیں۔ آگیا دینے میں ہرگز سنکوچ نہ کیجئے گا۔ جو رشیوں، مہرشیوں اور تپسیوں کی پہونچ سے باہر ہیں۔ وہ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج بھیلوں کی باتیں اس طرح سُنتے ہیں جیسے کہ ایک پتا اپنے بچوں کی باتیں سُنتا ہے۔

پر بھو نے سب کو اشیرباد دیا۔ سب کے سب بھیل بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے چرنوں میں سیس نوا کر اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو گئے۔

مہاراجہ دشرتھ کا مرنا، بھرت کا ننہال سے آنا کیکئی کو بُرا بھلا کہنا اور بھگوان رام کو واپس لانے کے لئے بن کو جانا

~

بڑھاپے میں جواں ہو کر تری تقدیر دسرتھ
ملی اولاد بن کر عجب جاگیر دسرتھ
پُتر رام جیسے مل گئے تجھے عبادت سے
ملا انعام حق سے بخت کی تحریر دسرتھ
ملے فرزند وہ لائق کہ مل کر آج دیتے ہیں
مبارکبادیاں تجھ کو جوان و پیر دسرتھ
اجودھیا کی زمیں قسمت پہ اپنی ناز کرتی ہے
چلی سرجو میں بہہ کر ایک جوئے شیر دسرتھ
مگر قسمت کو دیکھ کیکئی کے دام الفت سے
جدائی کے چلے سینہ پہ کیا کیا تیر دسرتھ
ملا چودہ برس بن باس کس تقصیر کے بدلے
ستائے راجہ دسرتھ اب تری تقدیر کے بدلے
وہ وعدے جنگ کے پڑے پورے اب تو
ملی تعزیر رگھبیر کو تری تقدیر کے بدلے

اِدھر سُردن کی ماتا اور پتا کے خون ناحق سے
کبھی، خالی نہیں جاتے ہیں چرخِ پیر کے بدلے
چلا جب رام بن کو چھوڑ کر شاہی محلّوں کو
اِدھر رنگِ جلالی سب رُخِ دلگیر کے بدلے
سُنی صحرا نوردی کی خبر جس وقت ماتا نے
کوشلیا کے دلی ارماں کلیجہ چیر کے بدلے
جو ہونا تھا وہ ہو کر ہی رہا تدبیر کیا ہوتی
ہزاروں روز منصوبے جوان و پیر کے بدلے

"سومنتر آ گئے! پردھان منتری سومنتر آ گئے"۔ ان الفاظ کا نیم مردہ مہاراجہ دشرتھ کے کانوں میں پڑنا تھا کہ وہ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ پردھان منتری نے مہاراجہ دشرتھ کو پرنام کیا۔ مہاراجہ دشرتھ نے کہا۔ "سومنتر! رام کہاں ہے؟ کہاں ہے رام؟ سیتا کہاں ہے؟ لکشمن کہاں ہے؟ کیا اُنھیں واپس لے آئے ہو؟ میں نے اُسے راجیہ دینے کا اعلان کیا!! دیا بن باس! میرے ایسا پاپی روئے زمین پر اور کون ہوگا؟ متر! جہاں رام چندر، سیتا اور لکشمن ہیں وہیں مجھے لے چل۔ نہیں تو سچ کہتا ہوں میری جان اب چلی جائے گی"۔

بار بار مہاراجہ دشرتھ سومنتر سے کہتے ہیں کہ مجھے میرے پیارے پتروں کا سندیشہ سناؤ؟ ہے متر! وہ اُپائے کرو۔ جس سے کہ میں رام چندر لکشمن اور سیتا کو دیکھ لوں!

سومنتر۔ آپ تو پنڈت اور گیانی ہیں۔ دھیریہ دھاریوں کے پردھان اور دانا ہیں۔ آپ نے تو سداجنوں اور سماج کی سیوا کی ہے۔ جنم مرتیو دُکھ سُکھ کے بھوگ، ہانی، لابھ، پیارے کا ملنا

بچھڑنا۔ یہ سب کال تتھا کرم کے ادھین ہوتے ہیں۔ اگیانی سکھ سے پرسن اور دُکھ سے دُکھی ہوتے ہیں۔ گیانی دونوں کو یکساں خیال کرتے ہیں۔ اس لئے سب کا کلیان کرنے والے مہاراج چنتا کا تیاگ کر دیجئے۔ رام چندر جی کا پہلا بواس تو ندی کے کنارے اور دوسرا گنگا جی کے تیرتھ پر ہوا۔ سیتا جی کے سہت دونوں بھائیوں نے اشنان کر کے کیول جل پی کر وہاں رات بتائی۔

دوسرے دن نشاد نے بہت ہی سیوا کی۔ بھگوان نے بڑھ کا دودھ منگوا کر جٹائیں بنائیں۔ پھر نشاد نے ناؤ منگوائی۔ مجھے دیا کل دیکھکر اُنھوں نے فرمایا۔ پتا جی سے میرا پرنام کہنا۔ اور بار بار اُن کے چرن کو پکڑنا۔ کہنا کہ پتا جی آپ میری چنتا نہ کیجئے۔ آپ کی کرپا سے بن میں ہمارے لئے کشل منگل ہے۔ آپ کی کرپا سے بن میں میں ہر طرح کے سُکھ پاؤں گا۔ آگیا پالن کر کے کشل سے لوٹ کر آپ کے درشن کروں۔ سب اہالیان اجودھیا سے میری بنتی کرنا کہ وہ اپنا طرزِ عمل ایسا رکھیں جس سے کہ پتا جی کو سُکھ پہنچے۔ بھرت آئیں تو اُن سے کہنا کہ نیتی کے مطابق راجیہ کریں۔ راجیہ کو تیاگیں نہیں۔ کرم من بچن سے پرجا پالن کریں۔ سب ماتاؤں کو سمان جانیں۔ لکشمن جی نے کچھ کٹھور بچن کہے تھے۔ بھگوان نے مجھ سے کہا۔ کہ لکشمن جی نے جو کچھ کہا ہے وہ کسی سے نہ کہنا۔ سیتا جی نے کچھ کہنا چاہا، مگر کچھ کہہ نہ سکیں۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

کھیوٹ کشتی کھینے لگا۔ اور میں ابھاگا دیکھتا ہی رہ گیا۔ مہاراجہ دشرتھ اتنا ہی سُن سکے اور بیہوش ہو کر فرش پر گر پڑے۔

کوشلیا جی سمجھ گئیں کہ سُوریہ کُل کا سُوریہ ڈوبنے کو ہے۔ بولیں آپ اگر دھیرج دھریں گے تو پار پائینگے۔ نہیں تو سارا پریوار برباد ہو جائے گا۔ اگر میری بات مانیں گے تو رام اور سیتا اور لکشمن پھر ملیں گے۔

کوشلیاجی کی بات سُن کر راجہ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ ایسے جیسے کہ بغیر پانی کے تڑپتی ہوئی مچھلی کو کسی نے پانی میں ڈال دیا ہو۔ اُٹھ بیٹھے۔ اور بولے: سومنتر! رام کہاں ہے؟ سیتا کہاں ہے؟ لکشمن کہاں ہے؟ رات گذرتی دو پہر ہوگئی۔ مہاراجہ دشرتھ کو اندھے تپسوی کی یاد آئی اُس کی کتھا اُنھوں نے کوشلیاجی کو سُنائی۔

شردن کمار کی کتھا

سُنو! ایک بار میں تمسہ ندی کے کنارے شکار کے لئے گیا تھا۔ وہاں اپنے اندھے ماتا پتا کے لئے پانی لینے شردن کمار آیا۔ میں نے سمجھا کہ ہاتھی پانی پیتا ہے۔ اس لئے شبد بھیدی بان مارا۔ وہ ہائے ہائے کرتا ہوا گر پڑا۔ تب میں نے جانا کہ کوئی منش ہے۔ میں دوڑ کر اُس کے پاس گیا اور اُسے دیکھ کر پچھتانے لگا۔ اُس نے کہا مجھے اپنے مرنے کی کوئی چنتا نہیں۔ مگر میرے پیاسے ماتا پتا مر جائیں گے۔ اِس کا مجھے بڑا دُکھ ہے۔ آپ جا کر اُنھیں جل پلادیں یہ کہہ کر وہ مر گیا۔ میں پانی لے کر گیا۔ اور اندھے اور اندھی کو چپ چاپ پانی پلانا چاہا۔ مگر بغیر میرے بولنے کے اُنھوں نے پانی نہیں پیا۔ مجبور ہو کر مجھے سب کچھ کہنا پڑا۔ سنتے ہی وہ تڑپنے لگے۔ مجھے شراپ دیا کہ جیسے پُتر دیوگ کے دُکھ سے ہم مرتے ہیں۔ اسی طرح تمہاری بھی مرتیو ہوگی۔ بس تپسوی کے شراپ کا ستیہ ہونے کا سمے آپہنچا ہے۔ اب میری بھی مرتیو ہوگی یہ کتھا سُنا کر مہاراجہ دشرتھ دیاکل ہوگئے۔ اور پشچاتاپ کرنے لگے کہ بغیر رام چندر کے جینے کی آشا رکھنے کو دھکار ہے۔ اس شریر کو رکھ کر میں کیا کروں گا جس نے کہ میرے پریم کی پرتگیا کو پورا نہیں کیا۔

پیارے رگھنندن میں تمہارے بغیر بہت دنوں سے جی رہا ہوں! ہائے جانکی ہائے لکشمن!

پتا کے چت چکور کے میگھ روپی رگھبر رام۔! رام! رام! رام! رام! اور اسی طرح رام رام کہتے ہوئے مہاراجہ دشرتھ کا مرغِ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا ؎

اِدھر شاپ شرون ماتا پتا کا
جو باعث تھا دشرتھ کے رنج و بلا کا
بلا آج قدرت سے بدلا جفا کا
سزا پا رہا ہے وہ اپنی خطا کا
وہاں رام نظروں سے اوجھل ہوا ہے
یہاں مرغِ دم جسم و جاں سے ہوا ہے
وشِشٹ اس گھڑی تھے راج رشی گھر کے
وہ اِک مالی تھے سوکھے شجر کے
سہارا وہی تھے ہر اِک چشم تر کے
جو واقف تھے پہلے سے رنگ اثر کے
تسلی کے الفاظ نے یہ بنایا
جو لکھا تھا قسمت میں وہ پیش آیا

جینے اور مرنے کا پھل مہاراجہ دشرتھ نے پایا۔ انیکوں، برہمانڈوں میں اُن کا نرمل یش چھا گیا۔ جیتے جی بھگوان شری رامچندر جی کے مُکھ روپی چندرماں کو دیکھا۔ اور رام چندر جی کا ویوگ ..... کر کے اپنا مرن شدھار لیا۔

شوک سے بیاکل ہو کر سب رانیاں روتی ہیں۔ گھر گھر نگر نواسی رودن کرتے ہیں اور بار بار دھرتی پر گرتے ہیں۔ داس اور داسیاں، وِکل ہو کر دلکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دھرم کے اوتار گن اور روپ کے بھنڈار سُوریہ کل کے سوریہ آج است ہو گئے ہیں۔

سب استریاں کیکئی کو گالیاں دیتی ہیں۔ جس نے کہ سنسار کو بنا راجہ کے کر دیا تھا۔ اس طرح سے روتے دھوتے رات بیت گئی۔ سویرا ہوا۔ رشی مہرشی آئے۔ تب مہرشی وششٹ نے گیان اُپدیش دے کر سب کی دھیرج بندھائی۔ تیل سے کشتی بھروا کر اُس میں مہاراجہ کی لاش کو رکھوا دیا۔ دوتوں کو بُلا کر کہا کہ جلدی بھرت جی کے پاس جاؤ۔ راجہ کے متعلق اُن سے کچھ مت کہنا۔ اُن سے صرف اتنا ہی کہنا کہ دونوں بھائیوں کو گرو جی فوراً بلاتے ہیں۔

دُوت برق رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر اُسی وقت چل دیئے۔

جب سے اجودھیا میں انرتھ ہونا شروع ہوا ہے بھرت جی ہر روز بڑے بڑے سوپن دیکھتے ہیں۔ اور بیدار ہونے پر متفکر ہو جاتے ہیں۔ برہمنوں کو بھوجن کراتے ہیں۔ شیو کا پوجن کرتے ہیں۔ اور اپنے ماتا پتا اور بھائیوں کا کلیان چاہتے ہیں۔

اور ایک دن اجودھیا سے راج دوت آ پہنچے۔ دونوں بھائیوں نے گرو جی کی سنی۔ کشل منایا۔ اور اجودھیا کو چلے۔ راستہ میں گیدڑ بولتے ہوئے دکھائی دیئے۔ شگون اچھا نہ تھا۔ شہر میں پہنچے تو وہ پہلے ایسی چہل پہل نہ تھی۔ لوگوں کے چہرے اُداس تھے۔

کیکئی آرتی کا سامان لیکر دوڑی۔ بھرت جی نے دریافت فرمایا:۔

"پتا جی کہاں ہیں؟ ماتائیں کہاں ہیں؟ رام، لکشمن اور شری سیتا جی، کہاں ہیں؟ آنکھوں میں آنسو بھر کر مکر کے جال کو پھیلاتی ہوئی کیکئی نے کہا پتر! میں نے ساری باتیں سُدھار لی ہیں۔ منتھرا نے میری سہایتا کی ہے۔ بیچ میں بدھاتا نے کچھ کاریہ بگاڑ دیا ہے کہ راجہ امرلوک کو چلے گئے ہیں۔"

"ہائے پتا جی! ہائے پتا جی! کہہ کر بھرت جی زمین پر گر پڑے۔ اور بیہوش ہو گئے۔ پھر دھیرج دھر کر کیکئی سے کہنے لگے "ماتا جی! تم پتا جی کے مرنے کا

کارن کہو۔ اور کیکئی نے سب کچھ کہہ دیا۔

بھرت سمجھ گئے کہ اس پاپن نے سارا کھیل ہی بگاڑ دیا ہے۔ تڑپ کر بولے:- ماتا! تو اگر ایسی ہی بُری خواہش رکھتی تھی تو میرے جنم کے ساتھ ہی میرا گلا کیوں نہ گھونٹ ڈالا۔

"تو نے درخت کو کاٹ کر پتوں کو سینچا ہے۔ مچھلی کو زندہ رکھنے کے لئے پانی کو کنڈ سے باہر پھینک دیا ہے۔ میں سُوریہ کل میں اُتپن ہوا۔ رام اور لکشمن ایسے بھائی پائے۔ اور تو میری ماتا ہوئی؟؟؟ اری کُبدھی جب تو نے ایسی من میں ٹھانی تو تیرا دل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوگیا۔ ور مانگتے وقت دل میں درد نہ اُٹھا۔ زبان گل نہ گئی۔ منہ میں کیڑے نہ پڑ گئے۔ راجہ نے تیرا وشواش کیسے کیا۔ موت کا سمہ نزدیک آگیا۔ اس لئے ودھاتا نے انکی بُدھی ہر لی۔ استری کے ہردیہ کی گتی کو برہما نہیں جانتے۔ کیونکہ وہ سمپورن کپٹ، پاپ اور دوشوں کی کھان ہوتی ہے۔

راجہ سوبھاؤ کے سیدھے اور دھرم دان تھے۔ بھلا وہ استری کے چھل کو کیا سمجھتے؟ بتا کوئی ایسا ہے اس سنسار میں جسے کہ شری رامچندر جی مہاراج نہ پیارے ہوں؟ تو رام چندر کی سب سے بڑی شترو ہے۔ کیونکہ تو نے مجھے جنم دیا ہے۔ اس لئے مجھ سے بڑا پاپی اس سنسار میں بھلا اور کون ہے؟

شترگھن کو غصہ تو بہت آ رہا تھا۔ مگر سوچ رہے تھے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں کہ اتنے میں منترا وہاں آتی ہوئی انھیں دکھائی دی۔ آگے بڑھ کر اُنھوں نے اس کی کمر میں ایک ایسی لات جمائی کہ وہ منہ کے بل گری دانت ٹوٹ گئے خون بہنے لگا۔

وہ بولی۔ یہ بھلائی کا پھل مل رہا ہے۔ اس پر شترگھن نے اُس کی چوٹی پکڑ لی اور لگے گھسیٹنے۔ بھرت جی کو ترس آگیا۔ اور اُنھوں نے اُسے چھڑا دیا۔ اس کے بعد دونوں کوشلیا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

بھرت جی کو دیکھ کر کوشلیا جی اُٹھ کر دوڑیں - مگر یکایک بیہوش ہو کر
گر پڑیں - بھرت جی نے پاؤں سہلائے تو اُنھیں ہوش آیا - بھرت جی نے
اُن کے چرنوں میں سر رکھ دیا۔ اور بولے :-

ماتا جی! پتا جی کہاں ہیں؟ مجھے دکھا دو! سیتا جی، رام چندر جی
اور لکشمن جی کہاں ہیں؟ کیکئی کا سنسار میں جنم کیوں ہوا - اگر ہوا تھا تو وہ
بانجھ کیوں نہ ہو گئی؟ جس نے مجھے کل کا کلنکی اپ یش کا پاتر اور رگھو ونشوں
کا دروہی بنایا ہے - ماتا جی تینوں لوکوں میں میرے سمان ابھاگا - اور کون ہوگا
جس کے کارن میری یہ دشا ہوئی -

پتا جی دیو لوک کو چلے گئے - اور رگھو کل تلک بن کو چلے گئے - سب انرتھوں
کا کارن کیول میں ہی ہوں - مجھے دھکار ہے کہ میں رگھو کل روپی بانس کے
جنگل کو آگ لگانے والا ہوا -

بھرت جی کی بات سُن کر کوشلیا جی نے اُنھیں سینے سے لگالیا اور بولیں
"پتر اب دھیرج دھر! سمے دیکھ کر شوک تیاگ دے - من میں ہانی اور گلانی
مت مانو! کال اور کرم کی گتی کو امٹ جانو کسی کو دوش مت دو - جب اپنے
ہی دن بُرے ہوں تو پھر کسی کو کیا دوش دینا؟ دیکھو اتنا کچھ ہونے پر بھی میں
ابھاگن جی رہی ہوں - پتر! پتا کی آگیا سُن کر رام نے شاہی لباس اُتار
دیا - سادھوؤں کا لباس پہن لیا - اُنھیں رتی بھر بھی رنج نہیں ہوا - پرسن مکھ
من میں موہ یا کرودھ نہیں - سب کو تسلی دے کر بن کو گئے - لکشمن جی نے
سُنا تو ساتھ ہو لئے - رام نے بہتیری کوشش کی - مگر وہ جانے پر ہی
بضد تھے - سیتا بھی ساتھ چلی گئی - اور میں ابھی تک زندہ ہوں - رامچندر
کی ماں ابھی تک زندہ ہے - اور راجہ نے موت کو اچھا سمجھا - اور میں
کیسی سنگدل ہوں؟"

کوشلیا جی کی بات سُن سارا رنواس رونے لگا - بھرت جی اور شترگھن

جی کو کوشلیا جی نے چھاتی سے لگالیا۔ بھرت جی نے ماتاؤں کو دیدش ، اور شاستروں کے حوالے دے کر ہر طرح سے تسلی کی۔ پھر کہنے لگے" جو پاپ ماتا پتا اور پُتر کے مارنے سے ہوتا ہے ۔ گئوشالہ ، برہمن تتھا بن کے جلانے سے ہوتا ہے تو ماتا اگر یہ جو کچھ ہوا ہے ۔ اگر میری صلاح سے ہوا ہے تو مجھے وہ پاپ لگے۔

جو بڑے پاپ ہیں۔ اور جو چھوٹے پاپ ہیں۔ کرم۔ بچن۔ تتھا من سے اس میں ہونے والے اگر میری صلاح سے ایسا ہوا ہو تو مجھے وہ پاپ لگیں۔

جو وشنو اور برہما کو چھوڑ کر بھیانک جیوں اور پریتوں کی سیوا کرتے ہیں ماتا جی جو کچھ ہوا ہے اگر میری مرضی سے ہوا ہو تو جو پاپ‌ا...... انھیں لگتا ہے وہ مجھے لگے۔

زہر کو بیچنے کا جو پاپ ہوتا ہے جھوٹ ۔ چھل کپٹ ، نندا ، ایرشایہ تمام پاپ ماتا جی مجھے لگیں ۔ اگر یہ جو کچھ ہوا ہے میری صلاح سے ہوا ہو تو!

جو لوبھی وبھچاری اور پاپ کے داس ہیں پرائے دھن اور پرائی استری کو دیکھتے ہیں! ماتا جی اگر یہ جو کچھ ہوا ہے اگر میری صلاح سے ہوا ہو تو مجھے وہ پاپ لگے جو ان لوگوں کو لگتا ہے۔

جن کا سجنوں کے ساتھ پریم نہیں ابھاگے پرمارتھ کے راستے سے پرے ہیں جو منشیہ کا شریر پاکر بھگوان کو نہیں بھجتے۔

جن کو وشنو اور شیو کی بڑائی اچھی نہیں لگتی اُن کو جو پاپ لگتا ہے اگر یہ جو کچھ ہوا ہے میری صلاح سے ہوا ہو تو مجھے وہ پاپ لگے۔

جو وید مارگ تیاگ کر بام مارگ پر چلتے ہیں اور بھیس بنا کر سنسار کو ٹھگتے ہیں۔ اُن کو جو پاپ لگتا ہے۔ ماتا جی! یہ جو کچھ ہوا ہے اگر میری صلاح سے ہوا ہو تو وہ پاپ مجھے لگے۔

کوشلیا جی بولیں ۔ بھرت ! بیٹا تم تو سدا من بچن اور کرم سے رام کے پیارے ہو !

رام چندر تو تمہارے پرانوں کے پران ہیں ۔ چاہے چندرماں آگ برسانے لگے ۔ مچھلی پانی کے بغیر زندہ رہنا شروع کر دے ۔ چاہے گیان ہونے پر بھی اگیان نہ نشٹ ہو ۔ مگر رام چندر کے خلاف تم ہرگز نہیں ہو سکتے ۔ یہ کہکر کوشلیا جی نے بھرت جی کو ہردیہ سے لگا لیا ۔

وہ تمام رات باتوں میں ہی بیت گئی ۔ مہاراجہ دشرتھ کا ذکر ۔ رام چرچا لکشمن کا بھراتری پریم ، شری سیتا جی پتی بھگتی ۔ بس اسی موضوع پر گفتگو ہوتی رہی ۔

صبح ہوئی تو مہرشی وشسٹ اور شری بام دیو جی تشریف لائے ۔ بھرت جی کو اُنھوں نے کہا کہ وہ مہاراجہ دشرتھ کے انتم سنسکار کی تیاری کریں ۔ راجہ کے شریر کو اشنان کرایا گیا ۔ پھر ایک سندر ابمان میں ان کی لاش رکھی گئی ۔ بھرت جی نے ماتاؤں کو رام درشن کی دہائی دے کر ستی ہونے سے روکا ۔

شہر کے امراؤ روساء نے مہاراجہ دشرتھ کی ارتھی اُٹھائی اور سرجو کے کنارے مٹی کو آگ کی سپرد کر دیا گیا ۔ اشنان وغیرہ سے فارغ ہو کر جب بھرت جی گھر آئے تو مہرشی وشسٹ کی آگیا کے مطابق اُنھوں نے بہت سادان پن کیا ۔ پتا کے نام پر بھرت نے جو کچھ کیا اُسکی تعریف نہیں کی جا سکتی ۔

شردن کی اندھی ماں کی بد دعا

کسی دُکھیا کی آہیں بد دعا بن بن کے آتی ہیں
کسی کی بد دعائیں ہی قضا بن بن کے آتی ہیں

سری رگھبر ادھر لیتے ہیں دیکھو راہ جنگل کی!
اُدھر دسرتھ جی ہوتے ہیں شہید ناز کیکئی

بھرت جی کو راج سنگھاسن کی پیشکش
اُن کا اُسے ٹھکرا دینا۔ رام چندر مہاراج کو
راج سنگھاسن پر بٹھانے کیلئے
بھرت کا بمع نگر باسیوں کے
بَن کو جانا

مہرشی وششٹ کے ایما پر پردھان منتری سومنتر نے ایک دربار خاص منعقد کیا۔ تمام وزراء۔ امراء رؤسا نے اُس دربار میں شرکت کی۔ بھرت جی کو مہرشی وششٹ نے اپنے پاس بٹھایا۔

سب سے پہلے مہرشی وششٹ نے کیکئی کی داستان ظلم کہہ سنائی۔ اس کے بعد اُنھوں نے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کا گُن گایا۔ جس وقت وہ سامعین کو رام کتھا سنا رہے تھے اُن کی دونوں آنکھوں سے پریم کے آنسو بہ رہے تھے۔ یہاں تک کہ رقت طاری ہوگئی۔ اُنھوں نے فرمایا "بھرت جی! ہونی بڑی پربل ہے۔ ہانی۔ لابھ، جیون، مرن، یش اور اپ یش یہ سب ودھاتا کے ہاتھ میں ہے۔ ایسا وچار کر کے دوش دیا جائے۔ اور کیوں کسی پر دیر تھ کوپ کیا جائے"۔

اس کے بعد امراء، وزراء نے شری بھرت جی سے کہا" مہاراجہ

دشرتھ ہمارے راجہ تھے۔ وہ رام چندر جی اور لکشمن جی کو بن باس دے کر خود سورگ سدھار گئے۔ اس لئے مہا تیجسوی راج کمار! آپ ہمارے راجہ ہوں۔ کرم انوسار آپ اپرادھی نہ ہوں گے۔ کیونکہ اس وقت راجیہ بنا راجہ کا ہو رہا ہے۔ بھرت جی سب کو آپ کی سمتی کا انتظار ہے تاکہ سامگری اکٹھی کر کے راجیہ تلک کی کارروائی کر دی جائے۔

اُن سب کی بات سن کر بھرت جی نے جواب دیا "دیکھئے ہمارے کل میں ہمیشہ بڑے بھائی کو ہی راجیہ ملا کرتا ہے۔ لہٰذا اس امر کو اچھی طرح سے سوچ سمجھکر اس بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کیجئے۔ رام چندر جی میرے بڑے بھائی ہیں وہی راجہ ہوں گے بلکہ چودہ برس تک میں بن میں رہونگا راج تلک کا جو سامان رام چندر جی کو تلک لگانے کے لئے اکٹھا کیا گیا تھا اُس کو ساتھ لے کر میں بن کو جاؤں گا۔ اور رام چندر جی کو یہاں لاؤنگا میری ماتا کیول نام کی ماتا ہے۔ میں اُس کی خواہش ہرگز پوری نہونے دوں گا۔ میں بن میں رہوں گا۔ اور رام چندر جی راجیہ کریں گے اب سب لوگ جلد ہی میرے ساتھ چل کر رام کو یہاں لانے میں میری سہاتا کریں"۔

بھرت جی کا تیاگ دیکھ کر سامعین کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

ابھی تک دیش بھارت میں بھرت قربانیاں تیری
ہیں روشن چاند سورج کی طرح تابانیاں تیری
فسانہ ہائے رنج و غم سُنے کشمیرے آ کر
لگا تیرِ ستم اور گر پڑا صدمہ سے غش کھا کر
پتا کی موت کو سُن کر یتیموں کی طرح رویا
بہا کر اشکِ پُرغم آنسوؤں سے اپنا منہ دھویا

جُدائی رام لچھمن کی دل و جاں کو ستاتی تھی
زمیں پر سر ٹپکتا تھا جب سیتا یاد آتی تھی
کہا پھر کیکئی سے اے مری پاپ اتما ماتا
میں پیدایش سے پہلے ہی یہ بہتر تھا کہ مرجاتا
گیا بن کی طرف بن باسیوں کو موڑ لانے کو،
دکھاتا اپنی ہمدردی کا نقشہ کل زمانے کو،
کہا شری رام سے بجنسو مجھے چشم عنایت سے
سنبھالو راج اجودھیا کا نہایت شان و شوکت سے
نہیں اس کے سوا صورت کوئی دلشاد کرنے کی
یہی تدبیر ہے برباد کو آباد کرنے کی،
جُدائی آپ کی اہلِ اجودھیا سے نہ کچھ پوچھو
تپِ غم سے جو حالت ہے کوشلیا سے نہ کچھ پوچھو،
مری ماتا بھی پچھتا رہی ہے دیکھ لو چل کر
نہیں ٹھنڈی ہوئی پیارے پتا کی خاک بھی جل کر
بھرت نے رام کے چرنوں میں گر کر یوں بیاں کردی
جو حالت تھی دلِ دلگیر کی ساری عیاں کردی
اُٹھا کر سر بھرت کا رام رگھبر نے یہ فرمایا
نوشتہ تھا یہ قسمت کا جو آخر رو برو آیا
مگر چودہ برس سے پیشتر گھر لوٹ کر جانا
ہے بے شک موت کا باعث زباں اپنی سے پھر جانا
ہمیشہ مردِ میداں بات پر سر کو کٹاتے ہیں
وہ عیش آرام کے بدلے مصیبت کو اُٹھاتے ہیں
پربھو کے حکم سے بڑھ کر پتا کا حکم ہے مجھ کو،

یہ وہ رسم محبت ہے خبر جس کی نہیں مجھ کو
سنبھالو راج گدّی کو یہ والد کی اجازت ہے
رگھو کل کی اِسی سے اے بھرت ہر گھر میں عزت ہے
جو سر جائے تو جائے بات اپنی کھو نہیں سکتے
بدی کا بیج دنیا میں کبھی ہم بو نہیں سکتے
بھرت تا بے بس ہوا آخر اگر کرتا تو کیا کرتا
جو تھا ارشاد رگھبر کا وہی غم کی دوا کرتا
کھڑاؤں مانگ لیں اُن سے اجودھیا کی حکومت کو
سنبھالا اس طرح خادم کی صورت رام خدمت کو
رہا گھر میں مگر بن باسیوں کی شکل و صورت میں
ہمیشہ محو رہتا تھا شری رگھبر کی مورت میں
کھڑاؤں راج کرتی ہے بجائے راج رگھبر کے
ہیں چرچے گھر بہ گھر اب تک بھرت جیسے برادر کے
جو کوئی کام کرتا ہے اُسی کا نام ہوتا ہے،
پھرا جو رام کے در سے وہی ناکام ہوتا ہے

اب بھرت جی پراتہ کال اُٹھ کر رام درشن ابھلاشا رتھ پر چڑھ کر شیگھرتا سے چلے۔ اُن کے رتھ کے آگے منتریوں اور پردہتوں کے رتھ تھے۔ اس جلوس میں نو ہزار ہاتھی، ساٹھ ہزار رتھ اور ایک لاکھ گھوڑے تھے۔ کوشلیا جی، سومترا جی اور کیکئی پالکیوں میں سوار تھیں۔ اودھیوں کو ایک لالسا تھی کہ کب رام درشن ہوں۔۔۔۔۔
جس طرح سے شوریہ کے نکلنے کے ساتھ ہی اندھکار دور ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح رام کے درشن ہوتے ہی ہمارے تمام دُکھ دور ہو جائینگے ...... رام چرچا کرتے پرسن چت اودھی سرعت سے

ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ سب لوگ چلتے ہوئے اُس جگہ پہنچے۔ جہاں پر کہ رام بھگت راجہ گوہ رہتا تھا۔

راجہ گوہ کے ساتھ بھرت جی کی بات چیت

گوہ نے جب شری بھرت جی کے آنے کے متعلق سُنا، اور یہ بھی سُنا کہ اُن کے ساتھ بڑی بھاری سینا ہے تو وہ من میں وچار کرنے لگا کہ بھرت رام چندر جی کا تعاقب کر رہے ہیں اس کا کارن کیا ہے؟ کچھ کپٹ بھاؤ اُن کے من میں ضرور ہے! اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر فوج کے ساتھ لانے سے کیا مطلب؟ خیال کرتے ہوں گے کہ لکشمن کو ساتھ ملا کر رام کو مار راجیہ سنبھال لوں گا اگر تمام دیوتا اور راکشس بھی مل جائیں تو بھی رامچندر جی کو جیتنے کے قابل نہیں ہیں۔ اگر بھرت بُری نیت سے بھگوان کا تعاقب کر رہے ہیں تو اس میں آشچریہ کی بات ہی کونسی ہے۔ وِش کی بیل امرت کا پھل نہیں دیا کرتی۔

ایسا سوچ کر اُس نے تمام بھیلوں سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ چپّوؤں کو پانی میں چھپا دو۔ کشتیوں کو کنارے پر چڑھا دو۔ خوب ہوشیاری سے گھاٹ کی ناکہ بندی کرو۔ میں بھرت سے لڑوں گا۔ اور جیتے جی کبھی بھی دریا پار نہ ہونے دوں گا۔ رن بھومی میں مرنا وہ بھی رام کے لئے۔ اور شری گنگا جی کے کنارے ایسی موت بھاگیہ سے ہی ملتی ہے۔ اپنے مالک کیلئے میں رن بھومی میں یدھ کروں گا۔ اور چودہ لوکوں میں نرمل یش کو پھیلاؤں گا۔ میں بھگوان رام چندر جی کے لئے اپنی جان دے دوں گا۔ جو سادھو نہیں یا جس کی رام بھگتوں میں گنتی نہیں وہ اس سنسار کا بوجھ ہے۔ اپنی ماتا کے یوون روپی برکش کا کلہاڑا ہے۔"

اس طرح سے نِشادراج نے اپنی فوج کا حوصلہ بڑھایا۔ اور اپنے

لئے دھنش اور کوچ منگوایا۔

اتنے میں بھیلوں نے اپنے ہتھیار، ڈھال، تلوار، تیر کمان وغیرہ سجائے۔ بھیل لڑائی کے لئے تیار ہو ہی رہے تھے کہ نشاد راج کے پاس کھڑے ہوئے ایک بوڑھے نے کہا "راجن! آپ شری بھرت سے ملیں۔ آپ کو لڑائی نہ کرنی ہوگی۔ بھرت جی بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کو منانے کے لئے جا رہے ہیں"

"بڈھا ٹھیک کہتا ہے۔" گوہ راج نے کہا۔ "بنا کارن لڑائی اچھی نہیں ہوا کرتی۔ اب آپ سب بھینٹ کی چیزیں تیار کر کے مجھے دیں اور خود یہاں میرا انتظار کریں۔ میں بھرت جی کے پاس جاتا ہوں۔ جیسی بھی صورت ہوگی، وہاں سے واپس آ کر ابھی آپ کو بتاتا ہوں"

ٹوکروں میں پھل سجا کر گوہ راج بھرت جی کے حضور میں جا پہنچا۔ جانے کے ساتھ سب سے پہلے اُس نے مہرشی وششٹ کے چرنوں میں گر کر اُنھیں پرنام کیا۔ مہرشی وششٹ نے بھرت جی سے کہا یہ رام چندر کے متر ہیں۔ بھیلوں کے راجہ ہیں۔

رام متر کا نام سُن کر شری بھرت جی لپک کر اپنی جگہ سے اُٹھے اور آگے بڑھ کر نشاد راج کو گلے سے لگا لیا۔

بھرت جی نے اُس کا اور اُس کے بال بچوں کا کشل سماچار دریافت کیا۔ گوہ راج کہنے لگا۔ "پربھو! جس دن سے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے درشن دیئے ہیں۔ اُس دن سے ہر طرح کا کشل منگل ہی ہے۔"

اس کے بعد گوہ راج نے شری شترگھن جی اور تمام رانیوں کو پرنام کیا

گوہ راج نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا۔ وہ اودھیوں نیز بھرت جی کی سینا کے ٹھہرنے کے لئے جنگل صاف کرنے لگے۔

اس کے بعد بھرت جی اور سب اودھی شری گنگا جی کے کنارے تشریف

لے گئے۔ اور شری گنگاجی کو پرنام کیا۔

بھرت جی نے کہا:۔ "مات گنگے! بس ہاتھ جوڑ کر یہی پرارتھنا کرتا ہوں کہ شری رام چندر جی اور سیتاجی کے چرنوں میں میرا اسنیہہ بنا رہے"۔

ازاں بعد بھرت جی اور راج ماتاؤں کے چرن دبائے۔ پھر گوہ کو بُلا کر کہا۔ "متر مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں پر کہ بھگوان شری رام چندر مہاراج، ماتا سیتاجی اور شری لکشمن جی نے اُس رات آرام کیا تھا۔ ایسا کہہ کر رام پریم کے موٹے موٹے آنسو اُن کی آنکھوں سے بہنے لگے۔ گوہ کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے۔ وہ فوراً ہی شری بھرت جی کو اُس جگہ لے گیا جہاں پر کہ اُس رات بھگوان شری رام چندر جی، شری سیتاجی اور شری لکشمن جی نے آرام فرمایا تھا۔

گھاس کا بنا ہوا نرم بستر جہاں پر کہ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے آرام کیا تھا ویسے ہی موجود تھا۔ شری بھرت جی نے اُس بستر کو ڈنڈوت کی۔ پھر دکشنا کی۔ اور نقش پا میں سے خاک لیکر آنکھوں پر لگائی۔ پھر سیتاجی اور لکشمن جی کو یاد کر کے آنکھوں سے آنسو بہانے لگے۔

بولے :۔ "رام اب پیدل جنگلوں میں گھومتے ہیں۔ کند مول کا بھوجن کرتے ہیں۔ مجھ کو لاکھ بار دھکار ہے۔ جس کے کارن یہ سب کچھ ہوا۔ برہما نے مجھے کل کا کلنک بنا کر پیدا کیا۔

"کیوں ناحق فکر میں غلطاں ہو رہے ہیں آپ؟ گوہ نے کہا "رام آپ کے پیارے ہیں۔ آپ رام کے پیارے ہیں۔ یہ تو نشچہ ہی ہے۔ باقی سب جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ کرم انوسار ہے۔ یہ تو قدرت کے کھیل ہیں۔ اُنہوں نے اس رات کیکئی کو پاگل کر دیا۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج (اُس) دن آپ کی بہت ہی تعریف کر رہے تھے۔ آپ ایسا پیارا رام چندر جی کو

دوسرا اور کوئی نہیں ہے۔ یہ بات میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ آپ رام چندر جی مہاراج پر پورا بھروسہ رکھئے۔ اور چلئے اب چل کر آرام فرمائیے۔"

گوہ کی بات سن کر ہردیہ میں دھیرج دھارن کر کے شری بھرت جی ڈیرے کی اور چلئے۔ راستہ میں بھیل بار بار شری بھرت جی کے درشن کر کے پرسن ہوتے اور اُن کے ایثار کی تعریف کرتے۔ کیکئی کو بُرا بھلا کہتے۔

صبح ہوئی۔ تو راجہ گوہ کے مرتب کردہ پروگرام کے مطابق سب لوگ پار اُترے۔ اس کے بعد سب اپنے رتھوں اور پالکیوں میں سوار ہوئے۔ مگر شری بھرت جی پیدل ہی چلے۔ اُن کا گھوڑا سائیس اُن کے پیچھے خالی لئے جا رہے تھے۔ سائیس بار بار کہتے "پربھو! آپ گھوڑے پر سوار ہو جائیں"

بھرت جی آنکھوں میں آنسو بھر کر ایک ہی جواب دیتے "دیکھو! رام تو میرے راستہ سے پیدل گئے ہیں۔ میں کیا گھوڑے کی سواری کروں؟ مجھے تو اُس راستہ سے سر کے بل جانا چاہیئے"

تیسرے پہر بھرت جی نے پریاگ میں پرویش کیا۔ سب نے تربینی میں اشنان کیا اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔ "جنم جنم بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کے چرنوں میں میرا سنیہہ بنا رہے بس یہی وردان چاہتا ہوں" آکاش بانی ہوئی۔ "ہے پریہ بھرت! تم سب طرح سے سادھو ہو! اور بھگوان شری رام چندر جی کے چرنوں سے تمہارا اتھاہ پریم ہے! دیرتھ ہی من میں گلانی کرتے ہو۔ تمہارے سمان شری رام چندر جی کو اور کوئی پریہ نہیں ہے۔"

تربینی کے بچن سُنکر بھرت جی نہایت ہی خوش ہوئے۔ اُن کی رام بھگتی دیکھ کر دیوتاؤں نے اُن پر آسمان سے پھول برسائے۔

گھاٹ سے چل کر شری بھرت جی مہرشی بھاردواج کے آشرم میں آئے۔

اور مہرشی کو ڈنڈوت کی۔ مہرشی نے لپک کر اپنے سینہ سے لگالیا۔ اور
اشیرباد دے کر انھیں کرتارتھ کیا۔ آسن پیش کیا۔ بھرت جی بیٹھ گئے۔
مگر سر جھکائے ہوئے سوچ رہے تھے کہ مہرشی کیا سوال کریں گے ؟
اور مجھے اس سوال کا جواب کیا دینا ہوگا ؟

مہرشی بھاردواج نے اِس طرح دُر افشانی کی۔ بھرت ! میں سب
کچھ جانتا ہوں۔ ودھاتا کے سامنے کسی کی رتی بھر نہیں چل سکتی۔ ماتا کی
کرنی کو اپنا دوش نہ خیال کرو۔ اس میں کیکئی کا بھی رتی بھر دوش نہیں۔
اس کی بدھی سرسوتی دیوا ٹھگی گئی تھی۔ اگر آپ راجیہ گرہن بھی کرتے تو
بھی شری رام چندر جی مہاراج کو سنتوش ہوتا۔ پھر بھی آپ نے بہت
ہی اچھا کیا۔ آپ کے لئے اُچت بھی یہی تھا۔ رام بھگتی ہی سنسار میں،
سب سے اُتم پدارتھ ہے۔ تمام راحتوں کا منبع ہے۔ بھلا آپ ہی بتائیں کہ
آپ سے بڑھ کر سنسار میں دوسرا کون بھاگیہ وان ہے۔ رام سنیہہ
آپ کو پراپت ہے۔ اُس پر طرہ یہ کہ آپ شری رام چندر جی مہاراج کے
دل میں جیسی جگہ ہے ویسی اور کسی کے لئے نہیں ہے۔ بھگوان شری رامچندر
جی مہاراج، شری سیتا جی اور شری لکشمن جی نے جب یہاں قیام فرمایا
تو رات بھر آپ کی ہی تعریف کرتے رہے۔ مجھے یہ بھید اُس وقت معلوم
ہوا جب کہ وہ صبح کے وقت تربینی اشنان کرتے ہوئے آپ کے دھیان
میں محو تھے۔ شری رام چندر جی مہاراج کی تو تعریف ہی یہی ہے کہ وہ
اپنے شرناگتوں کے کٹمبوں کے پالک ہیں۔ مگر آپ تو ہیں ہی رام کا سنیہہ
روپ ! آپ کا نرمل یش اُدین چندرماں کا روپ ہے۔ وہ کبھی گھٹے گا
نہیں بلکہ بڑھے گا ہی۔ راجہ بھاگیرتھ گنگا لے کر آئے۔ رہتی دُنیا تک
اُن کا نام رہے گا۔ راجہ دشرتھ سا ایسا راجہ نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا
اُن کا پربھو سنیہہ رام روپ ہو کر اُن گھر میں تولد ہوا۔ رہے آپ !

آپ ہیں ! رام بھگتی کی سچی مورتی ! ایک بات اور عرض کردوں۔ سنسار کے سب بڑے بڑے سادھنوں کا پھل ہے۔ رآم۔ سیتا اور لکشمن کے درشن ہونا اور اُس کا پھل ہے۔ آپ کے درشنوں کا ہونا"۔

سامعین نے تین بار " بھگوان شری رام چندر مہاراج کی جے۔ اور بھرت جی مہاراج کی جے " کا نعرہ لگایا۔

بھرت جی نے مہرشی بھاردواج سے کہا۔ " مہاراج ! مجھے نہ تو سنسار کے کلنک کا ہی ڈر ہے نہ ہی مجھے پتا کی موت کا دُکھ ہے۔ وہ تو رام رام کہہ کر شریر چھوڑ گئے ہیں۔ مجھے دُکھ صرف اسی بات کا ہے کہ بھگوان رامچندر جی، شری سیتا جی اور لکشمن منیوں کا بھیس بنائے جائیں بڑھائے کند مول کھاتے ہیں اور پتھریلی زمین پر سوتے ہیں۔ بس میرا یہ دُکھ دور نہیں ہوتا۔ جب تک کہ رام بنوں سے واپس لوٹ کر اجودھیا کے تخت پر بیٹھ نہیں جاتے"۔

مہرشی بھاردواج بولے "۔ بیٹا ! تمہارا یہ دُکھ رام چرن درشن سے ہی آنِ واحد میں دور ہو جائے گا"۔

مہرشی نے سوچا آج ہماری کُٹی میں شاہی مہمان تشریف فرماں ہوا ہے۔ اس کی اور اس کے رفقاء کی خاطر مدارات اس کی شان کے مطابق ہی ہونی چاہیئے۔ لہٰذا اُنھوں نے ردھیوں سدھیوں کو طلب کیا اور کہا کہ بھرت جی اور اودھیوں کی ایسی خاطر و مدارات کرو کہ جس سے کسی کو بھی کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔ ردھیوں سدھیوں نے مہرشی کی آگیا انوسار مہمانوں کی خاطر و مدارات کچھ اس طور پہ کی کہ کہیں ہوئی نہ ہوگی۔ اودھی تو ایسے خوش ہوئے کہ جس کا کوئی حساب نہ تھا۔

صبح ہوئی تو یہ جلوس چترکوٹ کی طرف روانہ ہوا۔ اور ایک رات راستہ میں ٹھہر کر چترکوٹ پہنچ گیا۔

اُدھر بھگوان رام چندر جی مہاراج کو صبح کے وقت شری سیتا جی نے بتایا کہ رات کو سوپن میں اُنھوں نے دیکھا کہ بھرت جی ادھیوں کو ساتھ لیکر بن میں آئے ہیں۔ اُن کا شریر برہ کی جوالا سے جل رہا ہے۔ بہت اُداس ہیں۔ شری رام چندر جی مہاراج نے شری لکشمن جی سے کہا۔ "لکشمن! یہ سوپن اچھا نہیں ہے۔ کوئی بھینکر انشٹ کی بات سُننی پڑیگی۔ زاں بعد اُنھوں نے اشنان اور شیو پوجن کیا۔ شیو پوجن سے فراغت حاصل ہوئی ہی تھی کہ یہ سماچار ملا کہ بھرت جی آرہے ہیں۔ بڑی بھاری سینا ساتھ ہے۔

لکشمن جی نے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج سے کہا۔" بھرت کی نیت اچھی نہیں۔ ورنہ سینا کو ساتھ لانے کی کیا اوشیکتا تھی؟ وہ ضرور ہی بُری نیت سے آرہا ہے۔ آپ کو اکیلا جان کر حکومت کے نشہ میں چور ہوکر بھرت آپ کو سماپت کرکے اپنے راستہ کا کانٹا دور کر دینا چاہتا ہے۔ آپ نہیں سمجھتے۔ راج مد جو نہ کروائے تھوڑا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے جو کچھ آپ سے کہا ہے ستیہ ہے۔ مگر میں لکشمن ہوں۔ بھرت کو ایسا سبق پڑھاؤں گا کہ دل کی دل میں ہی رہ جائے گی۔ میں دونوں بھائیوں کو موت کی نیند سُلاؤں گا۔ تخت تو ایک طرف رہا۔ تختہ بھی نصیب نہ ہوگا۔"

شری لکشمن جی کی جوشیلی گفتگو سُن کر بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے اس طرح سے دُرافشانی کی " لکشمن! میں تمہاری اور پتا جی کی سوگند کھا کر کہتا ہوں کہ بھرت کے سمان پوتر بھائی دوسرا اور کوئی نہیں ہے۔"

بھرت جی کا مع اودھیوں کے بھگوان شری رام چندر جی کے پاس جانا اور انھیں اجودھیا واپس لے جانے کے لئے اصرار کرنا

سب اودھیوں کو دریا کے کنارے قیام کرنے کے لئے کہہ کر، گورو ماتا اور منتریوں سے آگیا لے کر شری بھرت جی، شترگھن جی، اور راجہ گوہ کو ساتھ لے کر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے استھان کی طرف بڑھے۔

بھرت جی نے آگے بڑھ کر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے چرنوں پر نام کیا۔

لکشمن جی سوچتے ہیں کہ رام چندر جی سے کس منہ سے کیا کہوں؟ اور شری بھرت جی سے کیسے ملوں؟ پھر خود ہی بولے "پربھو! بھرت جی پرنام کر رہے ہیں۔"

لکشمن جی کا اتنا کہنا تھا کہ بھگوان رام چندر جی مہاراج نے لپک کر چرنوں میں پڑے ہوئے بھرت جی کو اُٹھا کر گلے لگالیا۔

رام اور بھرت سینہ سے سینہ ملائے ہوئے ہیں۔ دیکھنے والوں کی آنکھوں سے اس نظارہ کو دیکھ آنسو بہ رہے ہیں۔ دیوتا آسمان سے پُشپ ورشا کر رہے ہیں۔

پھر شترگھن جی نے بھگوان شری رام چندر جی کو پرنام کیا۔

اس کے بعد بھرت جی اور شترگھن جی سے شری لکشمن جی ملے پھر بھرت جی اور شترگھن جی نے شری سیتاجی کے چرنوں میں گر کر پرنام کیا اور اُنھوں نے ہاتھ اُٹھا کر دونوں بھائیوں کو اشیرباد دیا۔

پھر گُوہ اور کیوٹ نے سب کو پرنام کیا۔

سب آنند میں مگن تھے۔ فرطِ مسرت سے زبان سے ایک حرف تک نہ نکلتا تھا۔ کیوٹ نے اس مہرِ سکوت کو توڑا اور بھگوان سے کہنے لگا۔

پربھو! مہرشی وشِشٹ راج ماتائیں ستری سیناپتی سینک اور ناگرک سب کے سب آپ کے درشنوں کو پدھارے ہیں۔

سیتاجی کے پاس شری شترگھن جی کو چھوڑ کر بھگوان شری لکشمن سہت اودھیوں کے ڈیرے کی طرف تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے اُنھوں نے بمع لکشمن جی مہرشی وشِشٹ کو پرنام کیا۔ پھر کیکیئی سے ملے۔ اُس کے چرنوں میں سر رکھا۔ سب دوش کال کرم اور ودھاتا کا بتایا۔

کوشلیا اور سومتراجی سے کہنے لگے کہ جگت ایشور کے ادھین ہے کسی کو دوش نہ دینا چاہیئے۔ گوروپتنیوں اور دیگر تمام دیویوں کو دونوں بھائیوں نے بندنا کی۔

اس کے بعد شری رام چندر جی مہاراج نے مہرشی وشِشٹ سے پرارتھنا کی کہ وہ آشرم میں پدھاریں۔

راجنوں ومنتریوں سہت وشِشٹ آشرم میں پدھارے۔ شری سیتاجی نے کوشلیاجی۔ سومتراجی اور کیکیئی کے چرنوں میں پرنام کیا۔ اُن سب نے اُن سب کو اُٹھا کر باری باری سے ہردیہ سے لگایا اور اُن کو اشیرباد دیا۔ مہرشی وشِشٹ نے سب کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ جب سب بیٹھ گئے تو اُنھوں نے مایا سے رچے ہوئے سنسار کی گتی کو کہہ کر پرمارتھ کی کتھا کہی۔ راجہ کا دیولوک گمن سُنایا۔

بھگوان شری رام چندر جی نے راجہ کے دیولوک گمن کا کارن اپنے تئیں جان کر بہت ہی دُکھ منایا۔ شری رام چندر جی کو بیکل دیکھ کر سارا سماج بیکل ہوگیا۔ مہرشی وششٹ نے سب کی دھیر بندھائی۔ اُس دن سب نے برت کیا۔ وہ دن بیتا۔ رات بیتی۔ صبح ہوئی تو سب لوگ ایک بار پھر اکٹر ہوئے سب چُپ تھے۔ اِس مہرِ خاموشی کو شری بھرت جی نے توڑا۔ اور اسطرح سے دُر افشانی کی۔ "پربھو! وردان کے سمے جو راجیہ پتا جی نے میری ماتا کو دیا تھا وہ اب مجھے دیا گیا ہے۔ ناتھ! وہ اب میں آپ کو سمرپن کرتا ہوں کرپا کر کے سویکار کیجئے۔ اب آپ راجیہ بھوگیے۔ اور سب کی آشا کو پورن کیجئے۔ اس راجیہ کو سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا پُرش نہیں سنبھال سکتا۔ جس طرح گدھا گھوڑے کی چال نہیں چل سکتا۔ اِسی طرح سے میں بھی آپ کی سمرتھ کا انوگمن کرنے میں اپنے تئیں اسمرتھ پا رہا ہوں۔ پربھو! آپ دیا کیجئے؟ جس سے سارے اودھ کو پھر سے شانتی پراپت ہو۔

بھگوان شری رام چندر جی نے بھرت جی کی بات سُن کر انھیں سمجھاتے ہوئے فرمایا۔

"اپنے بس کی تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔ سب کچھ کال کے ادھین ہے جو نفس کو اُدھر سے اِدھر اور اِدھر سے اُدھر کھینچتا رہتا ہے۔ سنگرہ کئے ہوئے جتنے پدارتھ ہیں۔ وہ سب ناشوان ہیں۔ اور جتنے اونچے پدارتھ ہیں اُن کو ایک دن ضرور گرنا ہے۔ جتنے سنجوگ ہیں وہ سب دیوگ انت ہیں۔ یعنی ایک دن اُن کو علیحدہ علیحدہ ہونا لازمی ہے۔ جیون میں بھی مرن انت ہے دیکھو جیسے پکے ہوئے پھل کا ٹہنی سے علیحدہ ہو کر زمین پر گرنا لازمی ہے ویسے ہی جو جنما ہوا ہے اُس کی مرتیو ادیشہ ہو گی۔ جیسے ایک مضبوط مکان ایک دن پرانا ہو کر گر جاتا ہے۔ . . . . ویسے ہی یہ شریر بھی ایک دن بوڑھا ہو کر سماپت ہو جاتا ہے۔ بھرت! جو رات گذر جاتی ہے۔

وہ پھر واپس نہیں آتی۔ عین اُسی طرح سے جس طرح جمنا کا جل سمندر میں جا کر پھر واپس نہیں لوٹتا۔ یہ دن رات جو گذرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ پرانیوں کی آیو کو کم کرتے چلے جا رہے ہیں، عین اسی طرح سے جس طرح سے موسم گرما میں سورج کی کرنیں پانی کو خشک کرتی چلی جاتی ہیں۔

ہمارے دھرماتما پتا نے اچھے منگل روپ یگیہ کئے۔ دکشنائیں دیں، سجنوں سے ستکار پا کر وہ سورگ کو پدھارے۔ اب اُن کے لئے شوک کرنا اُچت نہیں جاؤ! اجودھیا میں جا کر نواس کرو۔ کیونکہ پتا جی نے تم کو ویسی ہی آگیا دی ہے۔ مجھ کو جیسی آگیا دی ہے میں ویسا ہی کروں گا۔ ہمیں اُن کی آگیا کا النگھن کرنا اچت نہیں ہے۔ وہ ہم دونوں کے لئے مانیہ ہیں۔ وہ ہمارے پتا اور شاسن کرتا بھی ہیں۔ اس لئے میں پتا جی کی آگیا کا بن باس روپ سے پالن کروں گا۔ پرلوک میں جے تب ہی ہو سکتی ہے جب کہ منش اپنے گورو اور اپنے بزرگوں کا آگیا کاری ہو۔ لہٰذا تمہارے لئے لازمی ہے کہ تم اپنے پرلوک ہت کے متعلق سوچو۔

بھرت:۔ "پربھو! آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ آپ دیوتلیہ ستیہ پرتگیہ پراکرمی مہاتما۔ سردگیہ سردورشی اور بدھیمان ہیں۔ ایسے گنوں سے یکت ہوتے ہوئے، آپ کو کسی پرکا دُکھ اسہیہ نہیں ہو سکتا۔ مگر میری غیر حاضری میں میری اس نیچ ماتا نے میرے لئے جو پاپ کیا ہے وہ مجھے انشٹ ہے مجھے سمت نہیں ہے۔ اس لئے آپ مجھ پر پرسن ہو جئے۔ کیا کروں میں دھرم بندھن میں بندھا ہوا ہوں، اس لئے اپنی اس پاپی ماتا کو ڈنڈ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ کلین اور دھرم نشٹھ مہاراجہ دشرتھ کے ہاں جنم لے کر دھرم اور ادھرم کو اچھی طرح سے سمجھنے کے بعد میں ایسا نندت کرم کس پرکار کروں۔ میں یہاں مہاراج کی نندا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ گورو وکرپادان، بردھ اور پریم بھاؤ۔ کو پراپت ہو کر دیوتا کے تلیہ ہو گئے

ہیں نندت بچن ہنیں کہتا۔ پرنتو ایسا کون پرش ہوگا جو دھرمگیوں کے دھرم کو جان کر بھی استری کی پریتی کی کامنا سے دھرم اور ارتھ سے ہین اس پرکار کا پاپ کرم کرے گا۔"

ایک پراچین شرتی ہے کہ انت کال میں پراتی موہ کو پراپت ہوتے ہیں۔ سو راجہ نے یہ کام کرکے لوگوں کو وہ شرتی پرتکش دکھا دی۔ راجہ نے وہ کام چاہے موہ سے کیا ہو چاہے کرودھ سے کیا ہو۔ آپ پتا کے اس دشکرم کو سکرم سمجھ کر اس اور سے درشٹی ہٹا لیجئے۔ پتا کی بھول چوک کو جو پتر اچت مان لیتا ہے وہی پتر لوک میں پتر مانا جاتا ہے۔ اس لئے آپ اپنے پتا کے پتر بنئے۔ اُن کے اس نندت کام کو ڈھک لیجئے۔ آپ میری ماتا کو مجھ کو، پتا کو متر باندھوں کو اتھا پور باسیوں کو اس اپواد سے بچانے کے لئے میرا کہا مان لیجئے۔"

کہاں وہ کشتریہ دھرم کہاں یہ کٹھور بن باس۔ کہاں پرجا پالن، اور کہاں یہ جٹا دھارن۔ یدی پرابدھ کے ادھین ہو کر راجہ نے ایسی آگیا دی تھی تو بھی یہ آپ کے یوگیہ ہنیں ہے۔ سُنئے مہاراج کشتری کا پہلا دھرم راج کرنا ہے۔ جس سے پرجا کا پالن ہو سکتا ہے۔ بھلا کہیئے تو کون کشتری پُرش اس پرکار کے پرتکش دھرم کو چھوڑ کر ایسے انشچت دھرم کو سویکار کریگا جو سننے گرست ہے۔ سکھوں سے رہت ہے اور بردھ اوستھا میں ہی کرنے یوگیہ ہے۔ اگر آپ کلیش یکت دھرم کا ہی آچرن کرنا چاہتے ہیں تو ایسے کلیش کو سویکار کیجئے جو دھرم سے چاروں ورنوں کے پالن کرنے میں ہوتا ہے۔ کیونکہ دھرمگیہ لوگ چاروں آشرموں میں گرہست آشرم کو سب سے اُتم آشرم کہتے ہیں۔ آپ اُس آشرم کو کیوں چھوڑنا چاہتے ہیں؟ دیکھئے ودیا میں، جنم میں اور ستھان میں بھی میں آپ کے سامنے ابھی بچہ ہوں۔ بھلا آپ کی موجودگی میں میں پرتھوی کا پالن کیسے

کرسکوں گا؟ کہاں تک کہوں - ایک تو میں بُدھی ہین گن رہت - دوسرے ستھان سے بھی ہین - اور بال بدھی ہوں - سوراجیہ کا پالن کرنا تو دور میں تو آپ کے بغیر اپنے زندہ رہنے کے سوال کو ہی حل نہیں کرسکتا - اس لئے آپ اس راجیہ کا پالن دھرم پر چلتے ہوئے کیجئے - پرجا - مہرشی وششٹ منتری یہیں ہیں - آپ کو تلک لگا دیتے ہیں - پھر آپ ہمارے ساتھ اُسی طرح سے اجودھیا کو تشریف لے چلئے ...... جس طرح اندر دیوگن کے ساتھ سورگ میں گئے تھے - اور شتروؤں کو جیت کر راجیہ سنگھاسن پر براجین دیو رشیوں اور پتروں کے دن کو اُتارتے ہوئے مخالفین کو ختم کرتے ہوئے، اور دوستوں کی خواہشات کو پورا کرتے ہوئے آپ مجھے حکم دیا کیجئے - آریہ آج آپ کے تلک سے آپ کے مخالف مارے خوف کے کانپ اُٹھیں گے - آپ میری ماتا کو اس لوک کی نندا سے بچائیے - اور پتاجی کو بھی پاپ سے بچائیے - میں سر جھکا کر آپ سے بھیک مانگ رہا ہوں - آپ مجھ پر اور دیگر رشتہ داران پر کرم کیجئے - اگر آپ میری عرض پر غور نہ کرکے کسی دوسرے بن کو جانے کے لئے مُصر ہوں گے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا - مگر بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کے سامنے تو سورگیہ مہاراجہ دشرتھ کی آگیا تھی۔

سامعین بھگوان شری رامچندر جی کی ثابت قدمی دیکھ کر عش عش کر اُٹھے مگر اس بات سے دُکھی تھے کہ وہ اجودھیا جانے کے لئے کسی صورت سے بھی تیار نہ تھے - سب نے ایک بار متفقہ طور پر اُن سے اجودھیا لوٹ چلنے کے لئے اصرار کیا - اِن اصرار کرنے والوں میں بھی پیش پیش شری بھرت جی ہی تھے - بھرت جی کو بُری طرح سے اصرار کرتے ہوئے دیکھ کر بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے اس طرح سے گوہر افشانی کی :-

بھرت ملاپ

تم جو کہتے ہو سو سب ٹھیک ہے۔ مگر میں جو کچھ کہتا ہوں اُسے بھی غور سے سنو!
پتا جی نے جب تمہاری ماتا سے وواہ کیا تھا تو تمہارے نانا سے پرتگیا کی تھی
کہ تمہاری پُتری سے جو پُتر اُتپن ہوگا وہی راج سنگھاسن پر بیٹھے گا۔ اور دیو
اُسر سنگرام میں بھی تمہاری ماتا سے پرسن ہو کر پتا جی نے اُسے ور دیا تھا۔
چنانچہ اس وقت تمہاری ماتا نے دو ور دان پتا جی سے لئے۔ ایک تمہارے
لئے راجیہ۔ دوسرا میرے لئے بن باس۔ راجہ نے دو ور دان دے کر
اپنی پرتگیا پوری کی۔ اسی کارن اُن کی آگیا پاکر میں نے چودہ برس کا بنباس
سویکار کیا۔ پتا جی کے ستیہ بچن پر ستھت ہو کر میں سیتا اور لکشمن کو ساتھ
لے کر اس نرجن بن میں چلا آیا ہوں۔ تم بھی اُن کی بات مانو۔ اور جلد ہی
تلک لگوا کر پتا جی کو ستیہ وادی بناؤ۔ میرے لئے راجہ کو اس رِن سے
چھڑاؤ اور ان کی رکشا کرو۔ ماتا جی کو بھی پرسن اور پورن کرو۔ دیکھو! گیا
نامی ایک لیشوان پُرش گیا میں یگیہ کرتا تھا۔ اُس سے پتروں نے کہا تھا کہ
پُنّامک نرک سے پتا کو بچانے کی غرض سے اور چاروں طرف سے پتروں
کی رکشا کے لئے بیٹا پُتر کہلاتا ہے۔ ایسے پُتروں کی چاہ کرنی چاہیئے! جو
گنوان اور بہو شرت ہوں۔ اُن میں سے اگر ایک بھی گیا جائیگا تو پتروں کو
تار دے گا۔ سب ہی رشیوں، مہرشیوں کا اس بات میں یقین ہے
تم پتا جی کا نرک اُدھار کرو۔ شترگھن کو ساتھ لے کر اجودھیا میں جاؤ
اور پرجا کو آنند کرو۔ میں بھی سیتا اور لکشمن کو لے کر ڈنڈک
بن میں جا رہا ہوں۔ بھرت! تم پُرشوں کے راجہ بنو۔ اور میں
بن مِرگوں کا راجہ ہوں گا۔ تم ہرش یکت نگر میں پرویش
کرو اور میں آنند سے ڈنڈک بن میں پرویش کروں۔ تمہارے
سر پر چھتر ہو اور میرے سر پر ان برکشوں کا سایہ۔ تمہارا سہایک
بدھیمان شترگھن ہے اور میرا پردھان متر ویر لکشمن ہے۔ اس طور پر ہم چاروں

پُتر پتا جی کو ستیہ یکت کریں تم شوک کرنا چھوڑ دو"

مہرشی وشسشٹ کا بھگوان شری رامچندر جی کو سمجھانا، بھرت جی کا بھگوان شری رام چندر جی کو اجودھیا کا تخت پیش کرنا بھگوان کا انکار بھرت جی کا اصرار۔ بھگوان کی پادکائیں لیکر بھرت جی کا اجُودھیا واپس آجانا،

مہرشی وِشسشٹ نے کہا " رام پرش کے تین گورو ہوتے ہیں۔ آچاریہ پتا اور ماتا: ان میں ماتا پتا تو جنم دیتے ہیں۔ اس لئے وہ تو گرو کہلاتے ہی ہیں۔ مگر آچاریہ بُدھی دیتا ہے اس لئے وہ بھی گورو ہے۔ سو میں تمہارے پتا کا بھی اور تمہارا بھی آچاریہ ہوں۔ اس لئے تم میری بات مانو۔ میری بات مان لینے سے تمہیں سجنوں کے مارگ کو النگھن کرنے کا دوش نہ لگے۔ دیکھو! یہ تمہارے سبھاسد گٹمبی اور ... دیگر راجگان

بیٹھتے ہیں ان کی اور دھرم درشٹی کرو۔ ایسا کرنے سنمارگ کا النگھن نہ ہوگا۔ دیکھو یہ بیچاری بردھا اور دھرم شیلا تمہاری ماتا جو بات کہتی ہے اُن کا النگھن کرنا اُچت نہیں۔ ماتا کا بچن ماننے والا پرش سنمارگ گامی کہلاتا ہے۔ ہے ستیہ دھرم پراکرتی! دیکھو یہ بھرت پرارتھنا کر رہا ہے اُن کا پرتیاگ کرنا اونچت ہے"

بھگوان شری رام چندر جی بولے۔ مہاراج ماتا پتا جو دیوہار پتر کے وشہ میں کرتے ہیں اُس کا پرتیو پکار کرنا ہیچ نہیں۔ دیکھئے سبھی ماتا پتا یتھا شکتی اپنے پتر کو بھوجن آدی دیتے ہیں۔ سمہ پر سُلاتے ہیں۔ اُسے نہلاتے ہیں۔ ابٹن لگاتے ہیں۔ ہمیشہ اُس کی بہتری بہبودی کے خواہاں رہتے ہیں۔ اسی طرح مہاراج میرے جنم داتا پتا تھے۔ اُنھوں نے مجھے جو آگیا دی ہے وہ متھیا نہ ہوگی۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کا یہ واکیہ سُنکر شری بھرت جی اُداس ہوکر سومنتر سے بولے "سارتھے! تم یہاں کشا آسن بچھا دو۔ جبتک یہ میری بات پر پرسن نہ ہوں گے میں دھرنا مار کر یہاں بیٹھوں گا۔ میں ایک دھن آدی سے پرتھک کئے گئے ہوئے برہمن کی طرح بھوجن تیاگ کر آنکھیں بند کر کے یہاں پڑا رہوں گا جبتک یہ میرے ساتھ نہ چلینگے میں یہیں انکی کٹی کے پاس پڑا رہنے لگا۔"

سومنتر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے چہرہ کی طرف دیکھنے اور بھرت کشا آسن بچھا کر بیٹھ گئے۔ آس پر بھگوان شری رامچندر جی نے اس طرح گوہر افشانی کی۔ "بھرت! اگر میں انیائے کر رہا ہوں تو تم اس طرح سے دھرنا مار کر بیٹھ سکتے ہو۔ یہ کاریہ جو تم کر رہے ہو اُس برہمن کا ہے

. . . .

. . . جو اپنے دُکھ داتا کے خلاف اس طور پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جن کو راج تلک کا ادھیکار ہے۔ اُن کو اس طرح سے دھرنا

مارنا زیب نہیں دیتا۔ تم اس کٹھور برت کا تیاگ کر دو۔ اور شیگھر سے اجودھیا جی کو لوٹ جاؤ۔"

اس پر بھرت جی نے اودھیوں کو مخاطب کر کے کہا " تم لوگ آریہ کو کچھ نہیں کہتے ؟

اودھی بولے " ہم جانتے ہیں کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں سب ٹھیک ہے مگر ہم یہ بھی تو جانتے ہیں کہ شری رام چندر جی بھی پتا کے بچن کا پالن کر رہے ہیں اس لئے ہم اتنی سمرتھ نہیں رکھتے کہ انھیں واپس چلنے کے لئے مجبور کریں۔

بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے فرمایا " بھرت دھرو رشٹی رکھنے والے اپنے ان ساتھیوں کی بات پر غور کرو "

اس پر شری بھرت جی نے اودھیوں سے کہا " نہ میں نے پتا سے راجیہ مانگا۔ نہ میں نے ماتا سے اس وشہ میں کچھ کہا۔ میں تو شری رام چندر جی کے بنباس کا حال جانتا ہوں۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ اگر بنباس میں رہ کر پتا جی کا بچن ماننا اوشیک ہے تو پھر میں بھی چودہ برس تک بن میں رہوں گا۔

بھگوان بولے " ہمارے پتا نے اپنے جیتے جی جو امانت رکھی ہو یا جو چیز بیچی ہو یا خریدی ہو اُس کا فسخ کرنا نہ تو میرے لئے ہی اچھا ہے اور نہ ہی بھرت کے لئے میں اس بنباس کے لئے بھرت کو اپنا پرتی ندھی نہیں بنانا چاہتا۔ بھرت کو بن میں کشٹ جھیلنے کے لئے بھیجنا میری سمجھ میں نندت کام ہے۔ اس سمے جو کیکئی نے مانگا تھا وہ ٹھیک ہی تھا۔ میں جانتا ہوں کہ بھرت کشما دان اور گورو پوجک ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ چودہ برس کے بنباس کے بعد جب میں گھر کو لوٹوں گا تو پھر راجیہ گرہن کر دوں گا۔ مہاراج سے کیکئی نے وردانوں کے لئے پرارتھنا کی۔ میں نے پتا جی کو بچن دے دیا۔ اب ان کو متھیا وادِتا سے چھڑانا تمہارے لئے بھی تو لازم ہے۔

بھرت جی کا شری رام چندر جی سے پادکائیں لینا

ادھر یہ بات چیت ہو رہی تھی ادھر وہ رشی مہرشی جو راون بدھ کے خواہاں تھے ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور پھر آپس میں مشورہ کرنے کے بعد شری بھرت جی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے "کلین مہاپنڈت مہادھرم شیل! مہایشوان بھرت جی! جو آپ پتا کا سُکھ چاہتے ہیں تو شری رام چندر جی کا کہنا مانو! رام چندر جی کے وشہ میں ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ یہ سدا پتا کے رن سے مکت رہیں۔ دیکھو! کیکئی کے رن سے مُکت ہو کر مہاراجہ دشرتھ سورگ کو گئے"۔

رشی مہرشی اتنا کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔ بھرت جی بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے چرنوں میں گر کر بولے "میں اتنی بڑی سلطنت کا انتظام کرنے کے قطعی ناقابل ہوں۔ نہ ہی جنتا کو ہی مطمئن کر سکتا ہوں دیگر تمام عزیز و اقارب و احباب آپ کے ہی منتظر ہیں۔ آپ ہی ان راجیہ کو سویکار کریں"۔

شری رام چندر جی بولے۔ "بھرت! تم راج کرنے کے ہر طرح سے قابل ہو۔ تم منتریوں کے تعاون سے حکومت کو سنبھالنے کی کوشش کرو چاہے چندرماں کی شوبھا چندرماں کو چھوڑ دے، ہمالیہ ہم کو تیاگ کر دے مگر میں پتا کی پرتگیا کو ہرگز نہ چھوڑوں گا۔ تمہاری ماتا نے یہ کام چاہے کسی بھی لوبھ کو مدنظر رکھ کر کیا ہو۔ تم اُسے من میں نہ رکھنا۔ ماتا کے تلیہ ہی اُس سے ویوہار کرنا"۔

شری بھرت جی بولے "سورن بھوشت ان پادکاؤں پر آپ اپنے چرن رکھیے۔ کیونکہ یہ پادکائیں جگت کا یوگ کشیم کریں گی"۔

اس پر شری رام چندر جی مہاراج نے پادکائیں پہن لیں۔ پھر چرنوں سے

نکال کر بھرت کو دیدیں - اب بھرت نے پادکاؤں کو پرنام کر کے بھگوان سے کہا - میں چودہ برس تک جٹا چیر دھارن کر کے کند مول کھا کر اپنا نر واہ کر دوں گا - آپ کی آمد کا منتظر رہتا ہوا نگر کے باہر رہ کر آپ کی ان سورن پادکاؤں کے اوپر راجیہ بھار ستھاپن کر دوں گا - جس دن چودھواں برش پورا ہو جائے گا، اُس دن یدی آپ کو نہ دیکھوں گا تو اگنی پر دیش کر لوں گا۔

بھرت جی کی یہ بات بھگوان شری رام چندر جی نے منظور کر لی - ازاں بعد بھرت اور شترگھن کو گلے لگا کر بولے - "دیکھو ماتا کیکئی کی رکھشا کرنا اور اس پر کرودھ نہ کرنا - اگر اس کے ساتھ تم کسی دوسری قسم کا دیوہار کرو تو تمہیں میری اور سیتا کی شپتھ ہے - جب شری رامچندر جی مہاراج ایسا کہہ رہے تھے تو اُن کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

اس کے بعد اُنھوں نے گرو اور ماتاؤں کے چرن چھوئے اور سب کو وہاں سے رخصت کیا - ماتاؤں کی اور اودھیوں کی آنکھوں سے آنسو ایک ندی کی مانند جس کا کہ بند ٹوٹ چکا ہو بہ رہے تھے۔

بھرت جی نے رام چندر جی مہاراج کی پردکشنا کی اور پادکاؤں کو ہاتھی پر رکھا - خود شترگھن جی کو ساتھ لیکر رتھ پر سوار ہوئے۔

مہرشی وششٹ جابالی، بام دیو، وزرا، امرا، سب آگے آگے چلے - مہرشی بھاردواج کے آشرم کے پاس آکر شری بھرت جی رتھ سے نیچے اُتر پڑے اُنھوں نے مہرشی کے چرنوں کو گرہن کیا - مہرشی نے استفسار کیا - "کہو بھرت! تم نے رام سے بھینٹ کر کے اپنا کاریہ پورا کیا ہے۔

بھرت جی بولے - میں نے اور گورو جی نے جب شری رام چندر جی مہاراج سے اجودھیا واپس آنے کے لئے کہا تو اُنھوں نے فرمایا کہ میں پتا کی آگیا کا پالن کروں گا - اور چودہ برس تک بن میں رہوں گا - تب مہرشی وششٹ نے کہا کہ تم ان سورن بھوشت پادکاؤں کو دے دو - اور اجودھیا کے

یوگ کشیم میں تپتر رہو۔ گورو جی کا کہنا مان کر شری رام چندر جی نے مجھے اپنی پادکائیں دے دی۔ اور اجودھیا واپس لوٹنے کے لئے کہا۔ اب میں پادکائیں لے کر اجودھیا جا رہا ہوں۔"

شری بھرت کی بات سُن کر مہرشی بھار دواج بولے۔ بھرت! جیسے بہتا ہوا جل نشیب میں جاکر اکٹھا ہو جاتا ہے ویسے تم میں سرشیٹتا استھر ہے۔ سو یہ کوئی آشچریہ کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ تم شیل اور چرتر جاننے والوں میں شرشیٹ اور پرشوتم ہو۔ تمہارے پتا اپنے رن سے مکت ہوئے۔ جن کے ہاں تمہارے ایسے دھرماتما اور دھرم وتسل پتر ہیں۔"

مہرشی کے پاس تھوڑی دیر تک بیٹھ کر شری بھرت جی نے اُن کے چرن چھوئے۔ اور پھر اجودھیا کی طرف بڑھے۔

بغیر بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کے اُجڑی ہوئی اجودھیا کی دشا

شہر اجودھیا بلّی اور اُلوؤں کا مسکن بن رہا تھا۔ گھروں کے کواڑ بند تھے۔ اندھکار چھا رہا تھا۔ جیسے کہ کرشن پکش کی رات کو تاریکی ہی تاریکی سوجھتی ہے۔ نگری ایسی پرت دکھائی دیتی تھی جیسے کہ چندر کا راہو کے گراس بننے پر روہنی کی صورت دکھائی دیتی ہے۔ شہر اس طرح سے خشک سا دکھائی دے رہا تھا۔ جس طرح سے موسم گرما میں پہاڑی ندی ہو جاتی ہے اس میں تھوڑا سا پانی رہ جاتا ہے اور وہ بھی گرم۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس کے کارن مچھلیاں دُکھی ہو جاتی ہیں۔ اور پشو پکشی وغیرہ اُس ندی کے پاس نہیں پھٹکتے۔ ۔ ۔ ۔ اجودھیا اُس ندی کی بھانتی دکھائی

دے رہی تھی۔ جس کو کہ وشی مہرشی یگیہ کرنے کے بعد چھوڑ کر چلے گئے ہوں۔ سُندرمنی کے نہ رہنے سے موتیوں کی مالا کی اوستھا ہو جاتی ہے۔ وہی اوستھا اس سمہ اجودھیا کی ہو رہی تھی۔

اجودھیا اُس پیاؤ کی مانند تھی جس میں کہ پانی پینے کے برتن اِدھر اُدھر بکھرے پڑے ہوں اور پانی کی ایک بوند نہ ہو...... اجودھیا ایک ایسی گھوڑی کی مانند تھی جس کو سوار کے نیچے دشمن نے مار گرایا ہو۔

بھرت جی اجودھیا کی یہ دشا دیکھ کر سارتھی سے بولے :- دیکھو اجودھیا کی حالت کیسی ابتر ہو رہی ہے۔ نہ ہی تو کسی گھر سے ڈھول شہنائی کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ نہ گیت کی ہی آواز، نہ ہی دھوپ سامگری وغیرہ کی گندھ ہی آتی ہے۔ لوگوں کے گلے میں خوبصورت مالائیں دکھائی نہیں دیتیں۔ نوجوانوں نے بھی اچھا لباس ترک کر دیا ہے۔ کب رام سیتا کے ساتھ آکر اس نگری کی شوبھا کو بڑھائیں گے۔ اس طرح سے بات چیت کر کر بھرت جی اپنے محل کے اندر داخل ہوئے تو اُس محل کو جس میں چوبیس گھنٹے چہل پہل رہا کرتی تھی سنسان دیکھ کر بھرت جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

شری بھرت جی کا نندی گرام میں جانا اور بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کی سون پادکاؤں کو راج سنگھاسن پر رکھنا

ماتاؤں کو محل میں پہنچا کر بھرت جی نے مہرشی وشسٹ سے دریافت

کیا۔ کہ مہاراج تو سورگ کو گئے۔ اور شری رام چندر جی بن کو۔ میں نندی گرام میں رہائش اختیار کروں گا۔ اور شری رام چندر جی مہاراج کا انتظار کروں گا۔ کیونکہ راجہ تو وہی ہیں۔

مہرشی وشسشٹ و وزراء نے متفقہ طور پر بھرت جی کے فیصلہ کو سراہا اور ہر طرح سے معاونت کا یقین دلایا۔

اس کے بعد بھرت جی بمع مہرشی وشسشٹ و امراء و وزراء کے پادکا لیکر نندی گرام تشریف لائے۔

راج سنگھاسن پر پادکاؤں کو رکھ کر اور یہ سوچکر کہ راجیہ تو رام کا ہے۔ یہ تو اُن کی امانت ہے۔ جب تک وہ بن سے واپس تشریف نہیں لاتے میں راجیہ کا کام کاج دیکھوں گا۔ جب وہ تشریف لے آئیں گے اُن کا راجیہ اُن کے حوالے کر دوں گا۔ اب بھرت جی نے مُنیوں کا سا لباس پہنکر پادکاؤں کے پاس بیٹھے رہتے۔ راجیہ کا ہر کام پہلے پادکاؤں سے نویدن کرتے پھر اُس کام میں ہاتھ ڈالتے ؎

اگرچہ نام کو فرماں بھرت کے جاری ہوتے تھے
سجی رہتی تھی مسند رام چندر کی کھڑاؤں سے
امور سلطنت کو بھرت گو انجام دیتا تھا۔
رواں تھا ہند میں سکہ تو سونے کی کھڑاؤں کا

راون کے بھائی کھر کے مظالم سے تنگ آکر رشیوں مہرشیوں کا چترکوٹ کی رہائش ترک کرکے مہرشی اشو کے آشرم میں چلے جانا

اُدھر چترکوٹ میں شری بھرت جی کے اجودھیا واپس چلے جانے کے بعد رشیوں مہرشیوں نے کھر نامی راکشس کے مظالم سے تنگ آکر اُس جگہ کی رہائش ترک کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ چنانچہ اُنھوں نے اپنے اس ارادہ کی اطلاع بھگوان شری رام چندرجی مہاراج کو بھی دے دی کہ کھر اُنھیں بہت زیادہ تنگ کرتا ہے۔ اُس کے ساتھی ہون کنڈوں میں اپوتر چیزیں ڈال کر اُنھیں اپوتر کردیتے ہیں۔ سامگری کو برباد کردیتے ہیں برتنوں کو توڑ پھوڑ دیتے ہیں۔ بہت سے رشیوں کو اُنھوں نے سماپت کردیا ہے۔ وہ رام سے بھی ٹکر لینے کو تیار ہیں۔ ہم لوگوں میں اُنکے مزید مظالم برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ لہٰذا ہم یہ استھان چھوڑ کر مہرشی اشو کے آشرم میں جارہے ہیں۔ بھگوان شری رام چندرجی مہاراج نے اُن کی ہر طرح سے تشفی کی۔ مگر چونکہ اُن میں سے اکثریت جانے پر بضد تھی۔ لہٰذا وہ چلی گئی۔ بہت سے رشی مہرشی اس لئے نہیں گئے کہ اُن کا خیال یہ تھا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہوجائے ہمیں بھگوان شری رامچندرجی مہاراج کے چرنوں کے پاس ہی رہنا چاہیئے

جب بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کہیں چلے جائیں گے تو ہم بھی یہاں سے چلے جائیں گے

بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کا مہرشی اترے کے آشرم میں جانا۔ ستی انسویا کا شری سیتا جی کو اُپدیش

رشیوں اور مہرشیوں کے چترکوٹ سے چلے جانے کے بعد سے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے بہت غور کرنے کے بعد یہی فیصلہ کیا کہ اُنھیں چترکوٹ میں نہیں رہنا چاہیئے۔ اُنھوں نے سوچا کہ یہاں پر میں نے ماتاؤں بھرت، شترگھن اور دیگر اودھیوں کو دیکھا ہے۔ لہٰذا میرا دھیان ہر سمے اُن کی ہی طرف رہتا ہے۔ یہاں پر بھرت کی سینا نے قیام کیا ہے۔ لہٰذا ہاتھیوں اور گھوڑوں کی لید سے یہ استھان اتینت اشدھ ہو گیا ہے۔ یہ سوچ کر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج، شری لکشمن جی اور شری سیتا جی کو ساتھ لے کر مہرشی اترے کے آشرم میں پدھارے۔ اور وہاں آ کر مہرشی کو پرنام کیا۔ مہرشی نے ان کو پتر بھاؤ سے دیکھا۔ اور تینوں کا ودھی پوربک اتتھی ستکار کیا۔ اس کے بعد وہاں رشی پتنی شری انسویا جی آئیں۔ وہ بردھا تھیں۔ سب نے اُن کا ستکار کیا۔ زاں بعد مہرشی نے اُس مہا بھاگا، دھرم چارنی تپسونی سے کہا۔ دیکھو تمہارے آشرم میں ودیہی آئی ہیں۔ ان کا ستکار کرو۔ پھر مہرشی نے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج سے کہا۔ دیکھو! اس تپسونی نے یہاں رشیوں، مہرشیوں کے لئے لاتعداد پودے پھلوں اور پھولوں کے لگائے ہیں.... اُن کے

اشنان کے لئے شری گنگا جی کو یہاں لائی ہیں۔ اُس نے ایک ہزار سال تک تپسیا کی ہے۔ اس کی تپسیا کے بل سے رشیوں کے تپ کے سب وگھن نشٹ ہو گئے ہیں۔ ہے رام! کسی زمانہ میں مہرشی مانڈویہ نے ستی انسویا کی سکھی کو شراپ دیا تھا کہ تو پراتہ کال ودھوا ہو جائے گی۔ تب اُس نے دس دن تک رات ہی رکھی۔ پراتہ کال آنے ہی نہ دیا۔ وہ شراپ دس دن کے اندر ہی اندر اپنا اثر دکھا سکتا تھا۔ دس دن کی ایک رات ہونے سے شراپ بغیر اثر کے ہو گیا۔ اور اس طرح اُس نے اپنی سکھی کو ودھوا ہونے سے بچا لیا۔ ہے رام! یہ وہی انسویا ہے۔ تم اس کو اپنی ماں ایسا سمجھو! سب پرانیوں کے لئے آدرنیہ۔ اس بردھا اور کرودھ رہت تپسونی کی سیوا میں سیتا کو جانا چاہیئے۔

اس پر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے شری سیتا جی سے کہا سیتے! مہرشی نے جو فرمایا ہے تم نے سُن لیا ہے۔ اب تم اپنے کلیان کیلئے اس تپسونی کے پاس شیگھر جاؤ۔ یہ انسویا اپنے کرموں کے لئے سارے سنسار میں پرسدھ ہے۔

بھگوان رام چندر جی مہاراج کے ایسا کہنے پر شری سیتا جی انسویا جی کے پاس گئیں۔

انسویا جی بہت ہی بوڑھی ہو چکی تھیں، بدن پر جا بجا جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ سر کے بال روئی کے گالوں کی طرح سفید تھے۔ جسم میں رعشہ تھا۔ سیتا جی نے اُس کے پاس جا کر اُسے پرنام کیا اور اپنا نام بتایا۔ سیتا جی کو اشیرباد دیکر انسویا جی بولیں۔ سیتے! بڑے آنند کی بات ہے۔

۱؎ آج دیش میں جو اتنا ہاہاکار مچا ہوا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ نہ تو انسویا ایسی اپدیش کرنے والی ہی ہیں اور نہ ہی سیتا جی ایسی اپدیش سُننے والی اور اس پر عمل پیرا ہونے والی۔ (باقی حاشیہ صفحہ ۱۳۳ پر)

کہ تم دھرم کی اور درشٹی رکھتی ہو۔ تم اپنے مان اور ردھی کو چھوڑ بن باسی رام کی انوراگنی پتنی ہو! جن استریوں کو اپنا پتی پیارا ہے چاہے وہ نگر باسی ہوں یا بن باسی، سندر ہو چاہے کرو اُن پتی برتاؤ کے لئے اُتم لوک پراپت ہے۔ سرلیشٹ سوبھاؤ والی استریوں کے لئے پتی ہی دیوتا ہے۔ چاہے وہ دُشٹ سوبھاؤ بیت کامی تتھا دھن ہین ہی کیوں نہ ہو۔ ہے ویدیہی میں نے بہت وچار کر کے دیکھا۔ پرنتو استریوں کے لئے اس لوک میں یا پرلوک میں پتی کو چھوڑ کر دوسرا اشٹ باندھو نہیں پایا۔ اکشے پتو بل دونوں لوکوں میں اشٹ بند جیسا پھل دیتا ہے ویسا پھل دینے کی یوگتیا پتی کو ہی ہے۔ جو استریاں پتی برتا نہیں ہیں وہ پتی کے گنوں میں دوشوں اور دوشوں میں گنوں کو دیکھا کرتی ہیں۔

جو استریاں اکرتویہ کرموں کے ادھین ہو رہی ہیں اُن کا اپ لیش اور دھرم کا ناش ہوتا ہے۔ تمہاری طرح جن گن وتی استریوں نے لوک کے اچھے اور نیچ کرموں کو شاستروں دوارا دیکھا ہے وہ بنیہ کرتا پرشوں کی مانند سورگ واسی ہوتی ہیں۔ ۔ ۔ سیتے! تو اس پرکار

بقیہ صفحہ ۱۳۲

ہی ہیں۔ مغربی تعلیم نے فیشن کا جو تحفہ دیش کی مستورات کو دیا ہے اُس سے اکثریت "دیویاں" نہ رہ کر کچھ اور ہی بن چکی ہیں۔ جس کی کتاب زندگی میں لفظ زندگی تو موجود ہے مگر اس زندگی کا مقصد کیا ہے؟ یہ وہ اکثریت نہیں جانتی۔ جو وقت سوادھیائے کے لئے مخصوص تھا۔ وہ اب اخبار بینی وچائے کے لئے وقف ہے۔ جب ماں باپ دھرم سے کوسوں دور ہیں تو بچوں سے دھرم پریم کی کیا امید کی جا سکتی ہے۔ وہ دن کب آئے گا جب کہ دیش کے گھر گھر میں پھر روزانہ گیتا بھاگوت اور رامائن کا پاٹھ ہوا کرے گا۔

پتی کے چت انوسار چلتی پتی ہی کو پردھان سمجھتی ہوئی پتھا چت اپنے چار تر
کا سیون کرتی ہوئی پتی کی سبھہ دھرم چارنی ہو اُسے نویش اندر دھرم
کو پراپت ہوگی۔

شری سیتاجی کا ستی انسویا سے اپنے سوئمبر کا حال کہنا

شری سیتاجی سے شری انسویا کا اُپدیش سُن کر بولیں :-
آریے ! یہ میں بھی جانتی ہوں کہ ناری کا گورو اس کا پتی ہی سہے
پتی یدی آریہ دھرم سے ہیں - اور دردری ہو تتھاپی میرے ایسی استریوں
کو اس پتی کے ساتھ ادویت بھاو ارتھات اننیت پریتی پوربک برتنا
چاہیئے - جو پتی گنوں کے کارن سراہنے یوگیہ ہو - دیاوان اور جتیندریہ ہو
دیکھیئے بھگوان جیسی پریتی کوشلیا سے رکھتے ہیں - ویسی ہی دوسری
راج ماتاؤں سے رکھتے ہیں - یہی نہیں راجہ دشرتھ نے جس استری
کی طرف ایک بار بھی دیکھا ہے اُس کو بھی ماتری بھاؤ سے دیکھتے ہیں -
آریے ! اس نرنجن بن میں آتے سمہ میری ساس نے یہی اُپدیش مجھے
دیا تھا - یہ میرے ہردیہ میں ستھت ہے - پانی گرہن کے سمہ اگنی کے
سمیپ میری ماتا نے جو مجھے سکھایا تھا وہ میں نے دھارن کر لیا ہے -
میرے بندھو جنوں نے جو جو واکیہ کہے تھے کہ استری کے لئے پتی سیوا
کے سوائے دوسری تپیا نہیں ہے - اُن الفاظ کو میں بھولی نہیں -
ماتاجی ! پتی سیوا کی بدولت ہی ساوتری سورگ کو گئی تھی - اِسی
پرکار آپ بھی سورگ ہی پا دیں گی - استریوں میں سرشیٹھ اور

سورگ کی دیوی جو روہنی ہے - وہ چندر کے بغیر ایک لحظہ بھر کے لئے بھی دکھائی نہیں دیتی - اسی پرکار جو اُتم استریاں اپنے پتی میں درڑھ برت رکھتی ہیں - وہ اپنے پوتر کرم سے سورگ میں پہونچ جاتی ہیں" سیتاجی کی باتیں سُن کر ستی انسویا کو بڑی بھاری خوشی ہوئی - اُنھوں نے اُن کا سر سونگھا - اور بولیں "سیتے! انیک پرکار کی تپسیا سے مجھ میں بڑا بل ہے اس بل کے سہارے میں تجھ سے کہتی ہوں کہ تو ور مانگ! تم نے جو ٹھیک ٹھیک اور یوگیہ بچن کہے ہیں اُن سے میں بہت پرسن ہوئی ہوں - بول اب میں تجھے کیا نذر کروں؟"

شری سیتاجی بولیں "آپ کی انوگرہ سے مجھے سب کچھ پراپت ہے"

سیتاجی کے اس جواب سے انسویا اور بھی خوش ہو کر گویا ہوئیں - میں تیرے ہرش کو سپھل کروں گی - میں جو اُتم دِویہ مالا وستر، آبھرن انگ راگ اور مہا مُولیہ انولیپن دیتی ہوں - یہ تمہارے انگوں کو شوبھت کریں - وِدیہی یہ پدارتھ ایسے ہیں کہ نہ تو کبھی خشک ہی ہوتے ہیں - نہ میلے ہوتے ہیں نہ گھٹتے بڑھتے ہی ہیں نہ ہی ضائع ہوتے ہیں - یہ تمہارے ہی یوگیہ ہیں - جنک پتری! اس دِویہ انگ راگ کو اپنے انگ میں لیپن کر کے تم اپنے پتی کو ایسا شوبھت کرو گی جیسا کہ بھگوان وشنو کو لکشمی شوبھت کرتی ہے -

شری سیتاجی نے رشی پتنی کے دیئے ہوئے اس پریتی دان کو گرہن کیا - وہ اس تپسونی کی سیوا کرتی ہوئی بیٹھی رہیں -

اس کے بعد ستی انسویا نے شری سیتاجی سے سوئمبر کا حال دریافت فرمایا -

سیتاجی نے اُنھیں اول سے لے کر آخر تک کا سارا

حال کہہ سُنایا۔

سویمبر کا حال سن کر ستی انسُویا بہت خوش ہوئیں۔ اُنھوں نے شری سیتاجی کو گلے سے لگا لیا۔ اور کہا۔ سیتے! میں تیرے سویمبر کا حال سُنکر بہت ہی خوش ہوئی ہوں۔ دیکھو اب شام ہو چکی ہے۔ یہ سورج چھپ گیا اور رات آگئی۔ وہ طیور جو دن بھر دانے دُنکے کی تلاش میں ادھر اُدھر پھرتے رہے ہیں۔ اب اپنے گھونسلوں میں واپس آگئے ہیں۔ یہ شور انھیں کا ہی ہے۔ یہ رشی لوگ بھی گیلے کپڑے کندھوں پر ڈالے پانی کے برتن لٹکائے چلے آرہے ہیں۔ یہ اشنان کر کے چلے آرہے ہیں۔ اسوقت جو ہون کیا گیا ہے اُس کے دھوئیں سے آکاش ایسے ہو رہا ہے جیسے کہ شیام کبوتر کا کنٹھ!

ان برکشوں میں پتے ذرا کم ہیں۔ مگر تاریکی کی وجہ سے زیادہ نظر آتے ہیں۔ اندھکار میں دشائیں پر کاش رہت ہوگئی ہیں۔ رات کو نکلنے والے جیودھاری نکل پڑے ہیں۔ تپوبن کے مرگ، اگنی ہوتر کی ویدی کے پوتر ستھانوں میں سو رہے ہیں۔ سیتے! دیکھو یہ تاراگنوں سے بھوشت راتری آرہی ہوئی۔ اور آکاش میں چندر کا سے وبھوشت چندرماں اودے ہوا۔ اب میری انومتی سے جاؤ اور رام کی سیوا کرو۔ تم نے مدھر بچن کہہ کر مجھے تسکین دی ہے۔ سیتے! تم ان زیورات کو میرے سامنے پہنو اور مجھے پرسن کرو۔

ستی انسویا کی بات سُن کر دیو کنیا کے تلیہ سیتاجی نے وہ النکار پہن لئے۔ اور پھر ستی انسویا کے چرنوں پر سر رکھا۔ اس کے بعد بھگوان شری رام چندرجی کے پاس گئیں۔

بھگوان شری رام چندرجی مہاراج سیتاجی کو بھوشت دیکھکر

ستی انسویا کے اس پریتی دان سے بہت ہی خوش ہوئے۔ سیتا جی نے ستی انسویا کی دی ہوئی تمام اشیاء، دستر بھوشن مالا آدی بھگوان کو دکھائیں تب بھگوان اور شری لکشمن میتھلی کے اس ستکار کو دیکھ کر بہت پرسن ہوئے ویسا ستکار منشوں کو درلبھ ہے۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے وہ رات وہیں بسر کی۔ تپسیوں نے ان کی پوجا کی۔ پراتہ کال وہ اشنان دھیان سے فراغت حاصل کر کے تپسیوں سے رخصت کے خواہاں ہوئے۔ اس پر تپسوی بولے پربھو: اس بن کا مارگ راکششوں کی وجہ سے بہت کٹھن ہو رہا ہے۔ اس مہابن میں منشوں کا بھکشن کرنے والے نانا روپ دھاری راکشش رہتے ہیں۔ اس میں انیک سرپ اور ہنسک جنتو ایسے ہیں جو منش کا رکت پیتے ہیں۔ اس بن راکشس اور سرپ جیسے ذرا بھی اسادھان پاتے ہیں اسی کو بھکشن کر لیتے ہیں۔ اب آپ ان راکششوں کو ماریں۔ تپسوی اس مارگ سے پھل لینے کے لئے جاتے ہیں۔ لہٰذا اسی مارگ سے آپ کا جانا بھی اچھا ہے تپسیوں نے جب ایسا کہا۔ بھگوان نے ان سے رخصت چاہی۔ ازاں بعد اس درگم بن میں اس طرح سے داخل ہوئے جس طرح کہ میگھ منڈل میں سورج داخل ہوتا ہے ۔

مسکنِ آرام و راحت رام کے چرنوں میں ہے
بس یہی جنت کا گھر آیا نظر آخر ہمیں

ارنیہ کانڈ

بھگوان شری رام چندرجی مہاراج کا دنڈک بن میں پرویش مہرشیوں کا اُن کے حضور میں اپنی شکایات بیان کرنا!! بھگوان کا عہد کرنا کہ وہ، راکشسوں کا خاتمہ کر دیں گے

بھگوان شری رام چندرجی مہاراج نے دنڈک بن میں داخل ہو کر دیکھا کہ چاروں طرف تپسیوں کے آشرم پھیلے ہوئے ہیں وہاں چاروں طرف برہم ودیا کا پرکاش (نور علم الٰہی) پھیل رہا تھا۔ وہاں سبھی جیوؤں کو آشرا (پناہ) ملتا تھا۔ جا بجا یگیہ شالائیں تھیں۔ جا بجا مرگ چھالائیں بچھی ہوئی تھیں۔ جہاں تہاں صاف و شفاف جل کے بھرے ہوئے برتن رکھے ہوئے تھے۔ ادھر اُدھر جنگلی پیڑ لگ رہے تھے جنہیں مختلف اقسام کے لذیذ پھل

لگے ہوئے تھے۔ ان کے آشرموں میں ہر روز ہون ہوتا تھا۔ وید منتروں کی شیریں صدا سے فضا گونجتی رہتی تھی۔ یہاں بوڑھے رشی مہرشی رہائش پذیر تھے۔ سچ پوچھئے آشرم کیا تھا۔ برہم لوک ہی تھا۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج۔ شری سیتا جی اور شری لکشمن جی مہرشی شربھنگ کی آشرم میں تشریف لائے۔ مہرشی شربھنگ نے اُن کو دیکھ کر کہا۔ پربھو! میں برہم لوک کو جا رہا تھا۔ جب سُنا کہ آپ آرہے ہیں تو برہم دھام جانے کا وچار تیاگ دیا۔ میں تو شب و روز آپ کی ہی راہ دیکھ رہا تھا۔ آپ نے دینا ناتھ! مجھ کو دین جن جان کر مجھ پر دیا کی ہے۔ یہ مجھ پر کوئی احسان نہیں ہے۔ یہ تو آپ کا سوبھاؤ ہی ہے۔ پربھو! جبتک میں شریر تیاگ نہ کر لوں یہیں ٹھہرنے کی کرپا کیجئے۔

اس کے بعد مہرشی نے یوگ یگیہ۔ تپ اور تپسیا سب بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کو ارپن کر کے بھگتی وردان حاصل کیا۔ اور ازاں بعد سمادھی لگا کر جا بیٹھے۔ اور پربھو کے چرنوں کو دھیان میں رکھ کر یوگ اگنی سے اپنا شریر جلا دیا۔

مہرشی شربھنگ کی گتی دیکھ کر دنڈک بن کے تمام رشی مُنی بہت ہی خوش ہوئے۔ اُنھوں نے پربھو کی استتی کی۔ اس کے بعد پربھو آگے بڑھے رشیوں مہرشیوں کی ایک بھیڑ ساتھ تھی۔ اس جگہ ہڈیوں کا ایک بہت بڑا ڈھیر دیکھ کر بھگوان نے رشیوں مہرشیوں سے استفسار کیا۔ رشی مہرشی بولے۔ آپ سب کچھ جانتے ہوئے کیوں پوچھتے ہیں۔ آپ سب کچھ دیکھنے اور جاننے والے ہیں۔ یہ اُن رشیوں مہرشیوں کی ہڈیوں کا ڈھیر ہے جن کو راکشسوں نے کھایا ہے۔

یہ سُن کر پربھو کی آنکھوں میں جل بھر آیا۔ اُنھوں نے ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی کہ اس پرتھوی کو راکشسوں سے خالی کر دوں گا۔ ازاں بعد

بھگوان مختلف آشرموں میں گئے۔

مہرشی اگست کا چتر شیشہ مہرشی ستیکشن بھگوان کا انینہ بھگت تھا من بچن کرم سے وہ رام چرن سیوک تھا۔ اُسے سوپن میں دوسرے دیوتا کا کبھی خیال تک بھی نہ آیا تھا۔

پربھو کی آمد کا حال سُن کر وہ کہنے لگا۔ میرے ہردیہ میں یقین نہیں بھگتی نہیں۔ ویراگ نہیں۔ گیان نہیں۔ نہ تو میں نے ست سنگ یگیہ یوگ اور تپ ہی کیا ہے۔ نہ ہی پربھو کے چرن کملوں سے درڑھ پریم ہی ہے۔ وہ دوڑا۔ جس طرف سے پربھو آ رہے تھے اُس طرف پھر پاگل ہو گیا مارے رام سنیہہ کے سے

جسے دیوانہ سمجھے ہو وہ دیوانہ نہیں لیکن!
وہ فرزانہ ہے جو الفت میں دیوانہ ہوتا ہے
ہر درد کی دوا ہو ہر زخم دل کا مرہم
دکھیوں کے دردِ دل کے دلدار رام ہو تم

اب اُسے راستہ نہیں سوجھتا۔ میں کون ہوں؟ کہاں جاتا ہوں؟ اس بات کا اُسے کوئی علم نہ رہا۔ اور وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ پربھو آئے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ مگر اُس کو ہوش ہی نہیں آ رہا ہے

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

بھگوان نے اُسے چتربھج نارائن روپ سے درشن دیئے۔ آ گیا ہوش اُسے۔ مگر تھا پاگل کا پاگل ہی! گر پڑا۔ پربھو کے چرنوں میں—— اُٹھا لیا پربھو نے اُسے۔ اور لگا لیا اپنے سینہ سے۔

وہ بھگوان کو اپنے آشرم میں لے گیا۔ اور اُن کا بھلی بھانتی پوجن کیا۔ بھگوان نے کہا "ور مانگو!"

مہرشی ستیکشن :- "کیا ور مانگوں پربھو! مجھ میں اتنی بدھی ہی نہیں ہے۔ مجھے ور مانگنا نہیں آتا۔ لیکن ایک ہی ور مانگتا ہوں۔ وہ یہ کہ ہمیشہ میرے ہردیہ میں براجتے رہیئے۔

اور پربھو کی طرف سے اُسے یہ ور دے دیا گیا۔ بھاگ اُٹھا پھر وہ رام دیوانہ اپنے گورو مہرشی اگست کے آشرم کی طرف پکڑ لئے اُس کے پاؤں اور کہا کہ وہ رام آ گئے ہیں جنھیں آپ شب و روز یاد کرتے رہتے ہیں

مہرشی رام کے استقبال کے لئے باہر نکلے۔ بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے آگے بڑھ کر اُن کے چرن چھوئے۔ مہرشی نے اُن کو گلے سے لگا لیا۔

مہرشی نے پربھو کو آسن پیش کیا۔ پھر ودھی سہت پوجن کرنے کے بعد خیر و عافیت دریافت کی۔ بھگوان بولے "رشیورا جس کارن سے میں یہاں آیا ہوں۔ وہ آپ پر بخوبی روشن ہے۔ اب مجھے وہ منتر بخشئے جس سے کہ راکشسوں پر فتح پاؤں"۔

مہرشی اگست :- آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں آپ کو دینے والا کون ہوں یہاں براجیئے اور دنڈک کے بن شراپ کو ہریئے۔

دنڈک بن کی کتھا

راجہ دنڈک اکشواکا چھوٹا لڑکا تھا اُس نے گورو کنیا ارجا سے بلاتکار کیا۔

اُس نے اپنے پتا شکر آچاریہ سے کہہ دیا۔ اُنھوں نے کرودھ میں آ کر شراپ دیا۔ راجہ سماج سہت ٹھونٹھا بن ہوا اور دنڈک بن کہلانے لگا

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے پدارپن سے یہ بن دوبارہ ہرا بھرا ہو گیا"۔

مہرشی اگست کے آشرم سے رخصت ہو کر پنچوٹی میں تشریف لائے۔ اور وہیں کی رہائش اختیار کر لی۔ اُن کے وہاں رہنے سے رشی سماج کو تسکین ہو گئی۔ سارا ڈر و خطر جاتا رہا۔

بھگتی یوگ

ایک دن شری لکشمن جی نے بھگوان سے کہا "پربھو! مجھے کچھ ایسا اُپدیش کیجئے جس سے کہ میں سب کچھ ترک کر کے صرف آپ کی خاکِ پائے کا ہی دھیان رکھوں۔ گیان۔ ویراگ اور مایا کی تفصیل کہئے۔ اُس بھگتی کی تصویر کھینچ کر بتایئے جس سے کہ آپ ہمیشہ دیا کرتے ہیں۔ پربھو! ایشور اور جیو کا بھید سمجھا کر کہیئے۔ جس سے آپ کے چرنوں میں پریتی ہو جائے اور شوک موہ اور بھرم دور ہو جائے۔"

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے کہا۔ "لکشمن میں سب کچھ تھوڑے میں سمجھا کر کہتا ہوں غور سے سُن۔

میں اور میرا، تو اور تیرا مایا ہے۔ جس نے سب جیوں کو بس میں کر رکھا ہے۔

جہاں تک اندریوں کو پراپت ہے۔ اور جہانتک من جاتا ہے وہ سب مایا ہی ہے۔ ایک ودّیا مایا ہے۔ اور دوسری اوِدّیا مایا۔

اوِدّیا مایا اتینت دُشٹا اور دُکھ روپی ہے۔ جس کے ادھین ہو کر جیو سنسار روپی کنوئیں میں پڑا رہتا ہے۔ دوسری وِدّیا مایا جو سنسار کی رچنا کرتی ہے اور سب گُن جس کے بس میں ہیں۔ اس کا اپنا بل نہیں ہے۔ ایشور کی پریرنا سے سب کچھ کرتی ہے۔

گیان وہ کہلاتا ہے جہاں پر رتی بھر بھی مان نہیں ہے اور جو سبکو سمان برہم دیکھتا ہے۔ اس کو پرم ویراگیہ وان کہنا چاہیئے۔

جو سدھیوں اور تینوں گنوں کو تنکے کی مانند خیال کرے۔

مایا و ایشور کو نہ جان کر جو اپنے تئیں ہی جانے اُسے جیو کہنا چاہیئے۔ باندھنے والا۔ موکش دینے والا۔ سب سے پرے اور مایا کو آگیا دینے والا ایک ایشور ہی ہے۔

دھرم سے ویراگ، ویراگ سے یوگ یوگ سے گیان ہوتا ہے۔ وید کہتے ہیں کہ گیان موکش کا داتا ہے۔ جس سے میں جلدی دیا کرتا ہوں وہ بھگتی ہے۔

وہ بھگتی سیوا دھن ہے۔ اس کو دوسرے کا سہارا نہیں ہے۔ گیان اور اگیان اُس کے ادھین ہیں۔

بھگتی کا سادھن مفصل طور پر کہتا ہوں۔ اس آسان راستے سے پرانی مجھے پاتے ہیں۔ پہلے برہمن کے چرن میں اتنیت پریم ہو۔ اور وید کی ہدایت کے مطابق اپنے دھرم پر قائم ہو۔

اس کا پھل یہ ہے کہ وشیوں سے من کو رغبت نہ رہے گی۔ تب میرے دھرم سے پریم اُتپن ہوگا۔ نو پرکار کی بھگتی درڑھ ہوگی۔ میری لیلاؤں سے اتنیت پریتی ہوگی۔

سنتوں کے چرن کملوں میں اتنیت پریم ہو۔ من کرم بچن سے بھجن کا نیم پختہ ہو۔ گرو، پتا، ماتا، بھراتا، مالک اور دیوتا مجھے جان کر درڑھ سیوا کرے۔

میرا گن گاتے ہوئے شریر پلکت ہو جائے۔ بانی گدگد ہو کر نیتروں سے جل بہنے لگے۔ جس کے کام آدی مد نہیں ہے۔ میں سدا اُس کے بس میں رہتا ہوں۔

بچن کرم اور من سے جن کو میرا ہی دھیان ہے۔ اور جو نرنتر مجھے بھجتے ہیں۔ میں اُن کے ہردیہ روپی کمل میں سدا ہی براجتا ہوں۔

بھگتی یوگ سُن کر شری لکشمن جی کو بڑا ہی آنند پراپت ہوا - اُنھوں نے بھگوان کے چرن چھوئے۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج اور شری لکشمن جی کے پاس راون کی بہن سروپ نکھا کا آنا اور ناک اور کان کٹوا کر واپس جانا!

وہ اک سادہ سی کٹیا تھی ۔ تھی عصمت مہان جسمیں
بہارِ حُسن سیتا جی تھی پامال خزاں جس میں
چھپی پتوں کی کٹیا میں تھی ہندوستان کی دولت
بسی تھی گوشۂ صحرا میں بھارت ورش کی غیرت
وہاں سیتا کو کانٹوں پر پڑے راتیں گذرتی تھیں
محلوں میں اُسے پھولوں کی سیجیں یاد کرتی تھیں
کہیں راوان کی ہمشیرہ بھی اُس جنگل میں آنکلی
شری رگھبر سے شادی کی تمنا جس نے ظاہر کی
سزا کر موں کی ماری نے یہ اپنے جرم کی پائی
کہ آخر کار لچھمن جی سے اُس نے ناک کٹوائی

راون کی بہن سُروپ نکھا جو دُشٹ ہردیہ ناگن ایسی بھیشن تھی وہ ایک بار پنج وٹی میں گئی اور دونوں بھائیوں کو دیکھ کر کام بھاؤ سے بیاکل ہوگئی۔

سروپ نکھا کی کتھا

یہ کال کھنج بنس میں اپنی بڑے پرتاپی راجہ راکشس وِدیو جحو کے ساتھ بیاہی گئی تھی۔ راون نے ایک بار کرُدھ ہو کر یُدھ میں اُس کے پتی کو مار ڈالا جب سروپ نکھا دھوا ہوگئی تو راون کے پاس آکر بلاپ کرنے لگی۔ راون کے ہردیہ میں دیا آئی۔ چودہ ہزار راکشس رکشا کے لئے دے کر اُس کو اُس نے دنڈک بن میں رہائش اختیار کرنے کے لئے کہا۔ تب سے وہ راکشسی اس بن میں رہتی تھی۔

سروپ نکھا نے مایا سے بہت ہی سُندر روپ دھارن کر کے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے پاس جاکر گویا ہوئی۔ "آپ کی مانند حسین مرد اور میری ایسی حسین عورت اور کوئی بھی نہیں ہے۔ یہ سنجوگ برہما نے سوچکر ہی تو جوڑا ہے"۔

اُس دنیا میں میں نے اچھی طرح سے کھوجکر دیکھا ہے۔ میرے قابل کوئی مرد ہی نہیں ہے۔ اب تک اسی لئے تو کنواری رہی ہوں۔ اب آپ کو دیکھ کر طبیعت راغب ہوئی ہے"۔

سیتا کی طرف دیکھ کر اور لکشمن جی کی طرف اشارہ کر کے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے فرمایا کہ "میرا بھائی ابھی تک کنوارا ہے اُس کے پاس جاؤ"۔ اس پر وہ شری لکشمن جی کے پاس آئی۔

لکشمن جی نے کہا "یہ شہنشاہ ہیں اور میں ان کا ایک ادنیٰ غلام! تو اُن کے پاس ہی جا! مجھ سے بیاہ کر کے تجھے کیا حاصل ہوگا؟"

وہ پھر بھگوان رام چندر جی مہاراج کے پاس گئی۔ اُنھوں نے اُسے

دوبارہ لکشمن جی کے پاس بھیجا۔ وہ بولے۔ تجھے تو وہی بیاہے گا جس میں شرم نام کو نہ ہو گی۔

اب وہ کھسیانی ہو کر اپنی اصلی صورت دکھا کر لگی شری سیتا جی کو ڈرانے۔ بھگوان شری رام چندر جی کے اشارہ سے لکشمن جی نے اُسکے ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ وہ روتی پیٹتی اپنے بھائی کھر اور دوکھن کے پاس گئی اور اُن کو آپ بیتی کہہ سُنائی۔

کھر اور دوکھن کا مع اپنی فوج کے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج پر حملہ آور ہونا اور مارا جانا

کھر اور دوکھن نے ساری کہانی سُنی۔ جب یہ سُنا کہ اُن بنباسیوں کے ساتھ ایک حسین عورت بھی ہے۔ تو کہلا بھیجا کہ اگر عورت ان کے حوالے کر دی جائے تو وہ لڑائی سے باز رہ سکتے ہیں۔

بھگوان شری رامچندر جی نے کہلا بھیجا کہ وہ جس وقت چاہیں لڑائی کے میدان میں آسکتے ہیں۔

کھر اور دوکھن بمع ہزار ہا خوفناک صورتوں والے راکشسوں کے رام کٹیا کے پاس آپہنچے اور پربھو کو جنگ کے لئے للکارا۔ پہلے ہی

رام بان

کی ٹنکار کی آواز سے ہی سینکڑوں راکشس بہرے ہو گئے۔

اُنھوں نے چاروں نے چاروں طرف اکٹھے ہو کر بھگوان شری رامچندر جی

مہاراج اور شری لکشمن جی کو گھیر لیا۔ لیکن جب پربھو نے اور شری لکشمن جی نے تیر چلائے تو سب کو مرتے ہی بنی۔ راکشسوں کے سر گاجر مولی کی طرح کٹنے لگے اور خون کے دریا میں تیرنے لگے۔ آن واحد میں ہی دونوں بھائیوں نے راکشسوں کا صفایا کر دیا۔ اُن کے سردار کھر اور دوکھن بھی کیفر کردار کو پہنچ گئے۔

سروپ نکھا نے جب یہ حال دیکھا تو روتی ہوئی راون کے دربار میں پہنچی۔ اور سارا معاملہ اُس کے گوش گذار کیا۔

سروپ نکھا کا راون کے دربار میں جا کر آہ و زاری کرنا اُس کو بھگوان شری رام چندر جی اور شری لکشمن جی سے لڑنے کیلئے اُکسانا

سروپ نکھا نے کہا بھیا! اجودھیا کے مہاراجہ دشرتھ کے پُتر پرشوں میں سنگھ روپ بن میں آئے ہوئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ دھرتی کو راکشسوں سے خالی کر دیں گے۔ دیکھنے میں تو وہ بالک ہیں۔ مگر شستر ودیا میں پُن اور بڑے ہی دھیر ہیں۔ ان کے بل اور پرتاپ کا کیا کہوں؟ اُن کے ساتھ ایک سولہ سال کی ایک نہایت ہی حسین استری ہے۔ اُن کے چھوٹے بھائی لکشمن نے میرے

ناک اور کان کاٹ ڈالے ہیں۔ کھر اور دوکھن میری حمایت کے لئے گئے تھے۔ مگر اُنھوں نے سیتا سمیت اُنھیں سماپت کر دیا ہے۔

راون سروپ نکھا کو سمجھا بُجھا کر محل میں لے گیا۔ مگر مارے بھگوان شری رام چندر جی کے خوف کے رات بھر نیند نہیں آئی۔ پلنگ پر پڑا ہوا سوچتا تھا کہ کھر اور دوکھن میرے ایسے ہی بلوان تھے۔ دیوتا منش ناگ اور راکیشوں میں تو میرے نوکروں ایسا بہادر بھی نہیں ہے تو پھر بغیر بھگوان کے اُنھیں کون مار سکتا ہے؟ دیوتاؤں کو پرسن کرنے والے بھگوان نے اگر دھرتی کا بوجھ ہر کرنے کے لئے جنم لیا ہے تو میں جا کر ہٹھ سے اُن کے ساتھ شترتا کروں گا۔ اور پربھو کے بان سے پران تیاگ کر اس سنسار سے پار اتروں گا۔ اگر وہ کوئی راجکمار ہوں ہوں گے تو انھیں ختم کر کے اُن کی استری کو ہر لوں گا۔ یہ سوچکر راون اکیلا ہی بمان سوار ہو کر وہاں پہنچا جہاں پر کہ ماریچ نامی راکشس رہتا تھا۔

راون کا ماریچ کے پاس جانا۔ ماریچ کا اُسے سمجھانا۔ مگر راون کا نہ سمجھنا اور اُس سے سیتا ہرن میں امداد کا خواہاں ہونا

جب لکشمن جنگل میں کند مول لینے کیلئے گئے تو بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے شری سیتا جی سے کہا۔ "سیتے میں کچھ منش لیلا کروں گا ...... تم تب تک اگنی میں نواس کرو۔ جب تک کہ میں

راکشسوں کا خاتمہ نہ کرلوں "۔
بھگوان کی اتنی بات سُن کر شری سیتا جی اگنی میں سما گئیں اور اپنا پرتی بمب وہاں چھوڑ گئیں۔
بھگوان کا یہ چرتر شری لکشمن جی بھی نہ جان سکے۔

راون کو دیکھ ماریچ نے کہا۔ " کہیئے کیسے آنا ہوا؟ "
راون نے ابھیمان کے ساتھ ساری کتھا اُسے سُنائی۔ پھر اُس سے کہا " تم چھل کرنے والا کپٹ مرگ بنو۔ جس سے کہ میں اُس راجہ کی استری ہر لاؤں "۔
ماریچ نے کہا " راون! اُن کے ساتھ بیر مت کرو۔ جن کے جلانے سے زندگی، اور جن کے مارنے سے موت ملتی۔ یہ رام وشوامتر کے یگیہ کی حفاظت کے لئے گئے تھے۔ اُنھوں نے وہاں بنا پھر کے ایک بان مجھے ایسا مارا کہ میں یہاں چار سو کوس پر آ گرا۔ عین اُسی طرح سے جیسے کہ ایک کپڑا اُڑ کر گرتا ہے۔ جنہوں نے تاڑکا اور سباہو کو مار ڈالا۔ شری شنکر کا دھنش آن واحد میں توڑ ڈالا۔ کھر اور دوکھن کو مار ڈالا۔ کیا کوئی منش اُن ایسا بلوان ہو سکتا ہے؟ اپنے خاندان کی بہتری اور بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے تم واپس چلے جاؤ۔"
ماریچ کی بات سُن کر راون جل بھُن کر راکھ ہو گیا۔ بولا " ارے تو مجھے گیان اپدیش کر رہا ہے۔ پہلے یہ تو بتا کہ سنسار میں میرے ایسا دوسرا یودھا اور کون ہے؟ "
ماریچ نے سوچا کہ ان نو اشخاص سے بیر کرنے سے کلیان نہیں ہوتا۔
۱۔ ششتر دھاری۔ ۲۔ اپنا بھید جاننے والا۔ ۳۔ مالک۔ ۴۔ دُشٹ اور مورکھ۔ ۵۔ دولتمند۔ ۶۔ وید۔ ۷۔ قیدی۔ ۸۔ کوی۔

۹ - من کی بات جاننے والا۔

جب اُس نے ہر دو طرح سے اپنی موت ہی سامنے کھڑی دیکھی تو اُس نے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی شرن میں جانا ہی مناسب خیال کیا۔ اُس نے سوچا کہ جواب دینے سے راون مجھے مار ڈالے گا۔ اس لئے پربھو کے ہاتھ سے ہی کیوں نہ مروں "

سونے کا ہرن

راون کے ساتھ جب وہ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی کُٹیا کے نزدیک پہنچا تو سونے کا ہرن بن گیا۔ جب شری سیتا جی نے اُسے دیکھا تو بولیں۔ "کرپالو! اس ہرن کا چرم بڑا سُندر ہے۔ اس کا بدھ کرکے چرم لے آئیے"

اور رام یہ سوچکر کہ دیوتاؤں کا کاریہ کرنے کا سمے آپہنچا، پرسن ہوکر اپنی جگہ پر سے اُٹھے۔ اور لکشمن سے سیتا کی حفاظت کرنے کیلئے کہہ کر اُس ہرن کے پیچھے دوڑے۔ جن کا پار برہما نے بھی نہیں پایا۔ وہ ایک بناوٹی ہرن کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ دھنیہ ہے - پربھو! تیری مایا!!

تیر لگتے کے ساتھ ہرن نے بھاگتے ہوئے پہلے دو بار لکشمن کا نام لیا۔ پھر من میں بھگوان کا سمرن کرتے ہوئے دیہہ تیاگ دی۔ پربھو نے اُس کی انتہ کرن کو دیکھ کر اُس کو پرم گتی بخشی اور کٹیا کی طرف لوٹے۔

سیتا جی نے لکشمن، لکشمن کی آواز سُن کر لکشمن جی کو کہا کہ تمہارے بھائی کی آواز ہے۔ جاؤ دیکھو کہ کیا معاملہ ہے؟

شری لکشمن جی نے کہا۔ جن کی نظر ٹیڑھی ہونے سے برہمانڈ کا ناش

ہو جاتا ہے۔ کیا سوپن میں بھی اُن پر سنکٹ پڑ سکتا ہے؟"

اِس پر شری سیتاجی نے بھید کی بات اُن سے کہی اور وہ تیر کمان لیکر اُٹھ بھاگے۔

سیتا ہرن

اور موقع دیکھ کر راون سنیاسی کے بھیس میں کٹیا کے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور بولا" اس جنگل میں راکشس رہتے ہیں۔ تیرے ایسی سُندر استری کو اس طرح سے اکیلا چھوڑ جانا ٹھیک نہیں۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی اصلی شکل سیتاجی کو دکھائی۔ سیتاجی ڈریں اور بولیں۔ "دُشٹ کھڑا رہ۔ سوامی آ گئے۔ راکشس تو کال کے ادھین ہوا ہے"

راون نے من ہی من میں شری سیتاجی کے چرنوں میں سر جھکایا۔ مگر ظاہرا طور پر وہ اُنھیں آکاش مارگ سے لے اُڑا۔

سیتاجی دلاپ کرنے لگیں اور اُن کے اس دلاپ کو سُنکر ستھاور جنگم سب جیو دُکھی ہو گئے۔

گیدھ کے راجہ جٹایو نے شری سیتاجی آواز سُنکر راون کو للکارا۔

راون کو چونچیں مار کر نڈھال کر دیا۔ راون نے اُس کے بازو کاٹ دیئے۔ وہ رام نام سمرن کرتا ہوا دھرتی گر پڑا۔

سیتاجی کو راون نے بہت لالچ دیا۔ اور بھے بھی بہت دکھایا مگر جب سیتاجی پر کوئی اثر نہ ہوا تو اُس نے اُنھیں اشوک باٹکا میں قید کر دیا۔

بھگوان رام چندر جی کا کٹیا کو خالی دیکھکر سیتا جی کی تلاش میں نکلنا۔ زخمی جٹایو کو دیکھنا۔ جٹایو کی موت

بھگوان کا اس کا انتم سنسکار کرنا

اب ماریچ کو مار کر رام چندر جی مہاراج کٹیا کی طرف چلے۔ سامنے سے لکشمن جی آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جب دونوں بھائی کٹیا میں آئے تو شری سیتا جی وہاں نہ تھیں۔ اب بھگوان شری رامچندر جی دِلاپ کرنے لگے۔ پیڑوں اور لتاؤں سے پوچھنے لگے کہ کیا تم نے سیتا کو دیکھا ہے؟

بھگوان رام اور شری لکشمن نے راستہ میں دیکھا کہ نیم بسمل جٹایو پڑا ہوا ہے۔ اُس نے جو کچھ بیتی تھی پربھو کو کہہ سُنائی۔ اور پربھو کے دیکھتے ہی دیکھتے شریر تیاگ کر پرم گتی پائی سے

جٹایو جو کہ مدت سے رگھوکل کا تھا دلدادہ
پریشاں حال بیٹھا جان کو راون کی رُوتا تھا
جہاں پھینکا اسے پر نوچکر بیدرد راون نے
وہیں پر رام لچھمن جی بھی سرگردان آپہنچے
جٹایو نے انھیں سیتا کا سب احوال بتلایا
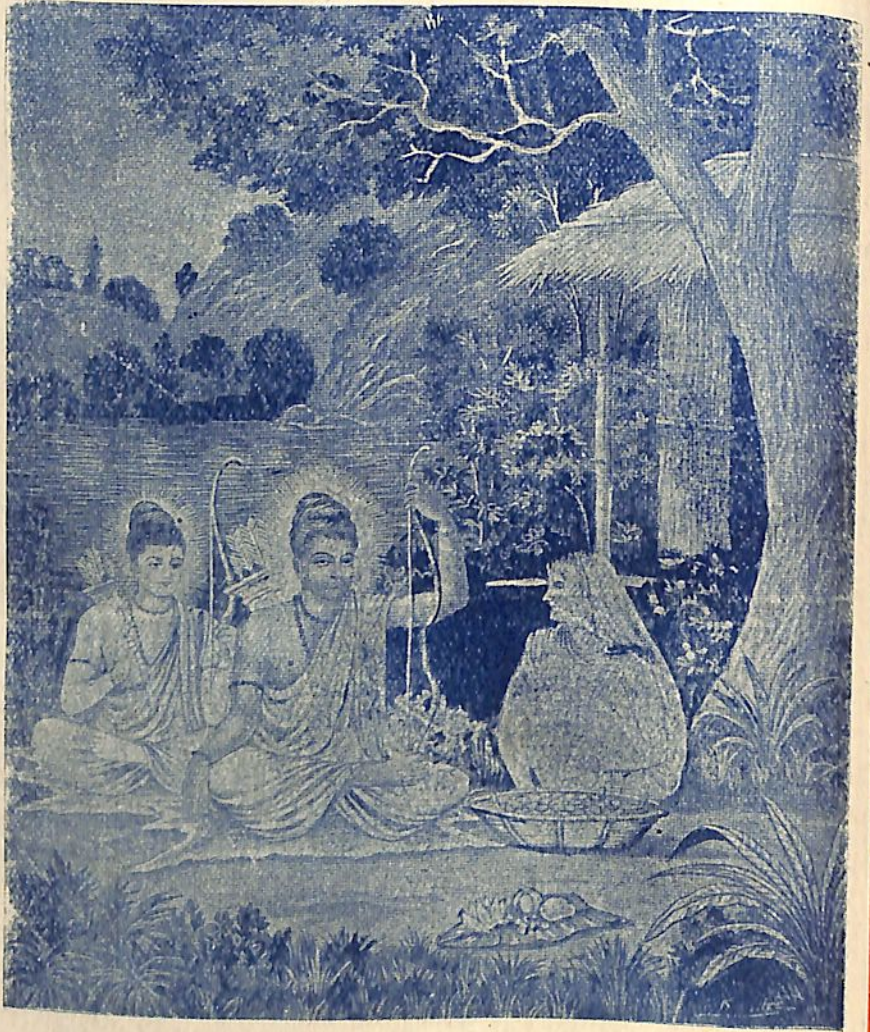
بھیلنی کے بیر

||کہاراون نے سیتاجی کو سنگلدیپ پہنچایا||

بھگوان شری رام چندرجی مہاراج کا شوری بھیلنی کے ہاں جانا اور بیر کھانا

شوری کے بیر گوہر شاہ دار بن گئے
اہل زباں میں پریم کا اظہار بن گئے
چُن چُن کے بھیلنی نے اکٹھا کیا انھیں
سوغات پُر سرور سمجھکر رکھا انھیں
دل میں ہے انتظار کہ کب رام آئیں گے
آنکھیں ترس رہی ہیں کہ درشن دکھائینگے
جنگل میں آج راج دلارا ہے کھیر رہا
جس کی چشم شوق کا تارا ہے پھر رہا
عالم کا درد رکھتا ہے جو دل کے چاک میں
وہ تخت و تاج چھوڑکے سوتا ہے خاک میں
اس پریم کی کشش نے نظارا دکھا دیا،
شوری کی چشم شوق نے تارا دکھادیا
شوری کے گھر میں آئے شری رام اس طرح
کٹیا میں و دُر کی گھنشیام جس طرح
مشہور ہیں پربھو کی یہ ذرہ نوازیاں
دیا لو ہیں دینا ناتھ ہیں کھٹک ہیں مہرباں

وہ بھیلنی کہاں وہ شہِ دو جہاں کہاں
ذرّہ پہ آج مہر کی ہیں جلوہ پاشیاں
بھگتوں کے بس میں رہتے ہیں بھگوان دیکھئے
شبری کے دل کا جذبۂ ایمان دیکھئے
پھر بیر کھائے رام نے شبری کے ہاتھ سے
تھی یہ طلب غریب کو دینوں کے ناتھ سے
ایک ایک بیر مہر و محبت کی کان ہے،
عزت ملی غریب کو رگھبر کی شان ہے،
سیتا پتی کا پریم کے بس میں یہ حال ہے
لچھمن کے دل اور ہی لیکن خیال ہے
وہ بے خبر ہے جس سے سری رام ہے باخبر
دونوں پہ ایک ساماں نے علیحدہ کیا اثر
دل اُن کا بیقرار ہے پامال دیکھکر
بحرِ کرم اچھلتا ہے کنگال دیکھکر
مجھ کو نہال کرنے میں کیوں اتنی دیر ہے
ہر شعر مجھ غریب کا بھیلنی کا بیر ہے

گیدھ راج جٹایو کو گتی پردان کر کے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج شبری کے آشرم میں تشریف لائے۔ وہ پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئی۔ پریم میں مگن ہو گئی۔ اُس کے منہ سے بات نہیں نکلتی۔ بار بار سر چرنوں میں جھکاتی ہے۔ پھر جل لاتی ہے۔ پاؤں دُھلاتی ہے۔ سندر آسن بچھاتی ہے۔ دونوں بھائیوں کو اُن پر بٹھاتی ہے۔ اور ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑی ہو جاتی ہے اور کہتی ہے "پربھو! میں آپ کی کس پرکار اُستتی کروں۔ ایک تو ادھم جاتی کی ہوں....

... دوسرے مورکھ ہوں۔ ہے باپ کے شُترد! جو پنچ سے پنچ اتنیت پنچ استریاں ہیں۔ اُن میں سے میں پنچ بدھی والی ہوں۔"

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج بولے۔ "ہے بھامنی! میں تو صرف بھگتی کا ناطہ مانتا ہوں۔ میں تجھ سے نو پرکار کی بھگتی کہتا ہوں۔ دھیان سے سُن!

۱۔ سنتوں کا سنگ۔

۲۔ کتھا کیرتن میں رغبت۔

۳۔ ابھیمان رہت ہو کر گورو چرنوں کی سیوا کرنا۔

۴۔ کپٹ کو تیاگ کر میرے گنوں کا گان کرنا۔

۵۔ رام، رام میں درڑھ وشواش رکھنا۔

۶۔ اندریہ دمن کرم سموہ کا تیاگ اور سدا سجنوں کے دھرم میں تپپر رہنا۔

۷۔ تجھ سے دیاپت جگت کو دیکھنا۔ مجھ سے آدھک سنتوں کو سمجھنا

۸۔ جو پراپت ہو اُسی میں سنتشٹ رہنا۔ اور سپنے میں بھی پرائے دوش کو نہ دیکھنا۔

۹۔ ہرش یا دنتیا من میں نہ لا کر میرا بھروسہ رکھنا۔

اِن نو اقسام میں سے جس میں ایک قسم کی بھگتی۔ وہ استری پرش مجھے ازحد پیارا ہے۔ تجھ میں تو پوری نو پرکار کی بھگتی ہے۔ وہ گتی جو یوگیوں کو درلبھ ہے وہ آج تجھ کو سلبھ ہے۔

اگر تو سیتا کا کچھ حال جانتی ہے تو کہہ؟"

شوری بولی "پربھو! پمپا سر جائیے۔ وہاں آپ کی سگریو سے ملاقات ہوگی۔ وہ سارا حال آپ کو بتائے گا۔ ناتھ! آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ پھر مجھ سے پوچھتے ہیں؟"

اتنا کہہ کر بھگوان کے دیکھتے ہی دیکھتے شوری یوگ اگنی میں شریر تیاگ کر بھگوان کے چرنوں میں لین ہو گئی ۔

ے

کس طرح ؟ کیونکر ؟ کہاں بخشا گیا ؟
پُرخطا آکر یہاں بخشا گیا
مجھ سا پاپی کون تھا بس اس لئے
بعد میرے کل جہاں بخشا گیا

کشکندھا کانڈ

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج اور شری لکشمن جی کا رِشیہ موک پربت پر جانا
ہنومان جی اور سگریو سے مُلاقات
سگریو کا اپنی کہانی سُنانا
شری رام کا اُسے ابھے دان دینا

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج اور شری لکشمن جی چلتے چلتے رِشیہ موک پربت کے نزدیک پہنچے۔ وہاں پر سگریو کی رہائش تھی سگریو نے جب بھگوان اور شری لکشمن کو آتے دیکھا تو بہت ہی خوفزدہ ہو کر شری ہنومان جی سے کہا "ہنومان! سُنو! یہ دو ویر پرش جو آرہے ہیں۔ ذرا تم برہمچاری کا بھیس بنا کر اُنھیں دیکھو تو! اگر یہ بالی کے بھیجے ہوئے جاسوس ہوں تو تم فوراً ہی مجھے اشارہ

کر دینا۔ پھر میں یہاں سے بھاگ جاؤں گا۔

برہمچاری کا بھیس بنا کر شری ہنومان بھگوان رام چندر جی مہاراج کے پاس پہنچے اور بولے "شیامل گورشریر والے کشتریہ روپ ویر پرش بن میں پھرتے ہوئے آپ لوگ کون ہیں؟ کٹھور دھرتی پر کومل چرنوں سے گمن کرتے ہیں۔ سوامی! آپ کس کارن سے جنگل میں وچر رہے ہیں۔ آپ کے کومل منوہر انگ ہیں۔ بن کی ناقابل برداشت گرمی اور لو سہتے ہیں۔ کیا آپ برہما وشنو مہیش تر دیوتوں میں سے ایک ہیں؟ یا آپ دونوں نر نارائن ہیں؟ جگت کا کارن، دھرتی کا بوجھ ہرنے والے۔ سمپورن لوگوں کے سوامی! کیا آپ منش کا اوتار لئے ہوئے ہیں؟"

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے فرمایا "ہم اجودھیا کے راجہ دشرتھ کے پتر ہیں! پتا کا حکم مان کر بن میں آئے ہیں۔ رام اور لکشمن نام ہے۔ ہم دونوں بھائی ہیں۔ ہمارے ساتھ سندر استری بھی تھی۔ یہاں اُس کو کسی راکشس نے ہر لیا ہے۔ ہے برہمن! ہم اُسی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں! اب تم کہو کہ تم کون ہو؟"

ہنومان نے آہستہ آہستہ اپنے سوامی کو پہچان کر کہا "پربھو! میں جیو ہوں۔ جیو کو بھرم ہونا لازمی ہے۔ مگر آپ تو ایشور ہیں۔ آپ منش کی مانند مجھ سے کیوں سوال کرتے ہیں؟ آپ کی مایا کی ادھین ہو کر میں بھولا پھرتا ہوں۔ اس لئے میں اپنے سوامی کو نہیں پہچان سکا۔ ایک تو میں مورکھ موہ کے ادھین کٹل ہردیہ اور اگیانی! اس پر آپ نے مجھے بھلا دیا۔ ناتھ! یدی مجھ میں بہت اوگن ہیں تو بھی مالک کو سیوک کو نہ بھولنا چاہیئے۔ پربھو! جیو آپ کی مایا سے موہت رہتا ہے وہ آپ کی ہی کرپا سے چھٹکارا پاتا ہے۔ میں آپ کی سوگندھ کھا کر

کہتا ہوں - کہ بھجن کے طریقوں سے قطعی واقفیت نہیں رہتا - سیوک سوامی کے بھروسے، بالک ماتا کے بھروسہ نشچنت رہتے ہیں - اور اُنھیں اُن کا پالن کرنا پڑتا ہے"۔

اتنا کہہ کر شری ہنومان جی پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئے۔ ہردیہ میں پریتی چھا گئی - اپنا شریر پرگٹ کر دیا - تب بھگوان شری رام چندر جی نے اُٹھا کر ہردیہ سے لگا لیا - آنکھوں میں پریم کا جل بھر آیا - فرمایا:- ہنومان! اپنے تئیں چھوٹا نہ سمجھو - تم مجھے لکشمن سے کم پیارے نہیں ہو - مجھے سب سم درشی کہتے ہیں - لیکن جن سیوکوں کو سوائے میرے کسی دوسرے کا سہارا نہیں ہے - وہ مجھے سب سے بڑھ کر پیارے ہیں - جو ہر وقت یہی سوچتا رہتا ہے کہ میں سیوک ہوں - اور چراچر کے بھگوان میرے مالک ہیں - وہ بھگت مجھے بہت ہی پیارا ہے - شری ہنومان جی بولے - پربھو! پربت پر بانر راج سگریو رہتا ہے - وہ آپ کا سیوک ہے - پربھو! اس سے متّرتا کیجیئے - اور اُسے ابھے دان دیجیئے وہ جگہ جگہ کروڑوں بندر بھیج کر شری سیتا جی کی کھوج کروا دے گا -

یہ کہہ کر شری ہنومان جی نے شری رام چندر جی اور شری لکشمن جی کو اپنے کندھوں پر بٹھا لیا - اور آن واحد میں سگریو کے پاس لے گئے - سگریو نے چرنوں میں گر کر پرنام کیا - بھگوان شری رام چندر جی مہاراج اور شری لکشمن جی نے انھیں ہردیہ سے لگایا -

شری ہنومان جی نے سگریو سے بھگوان کا سارا حال سُنایا -

سگریو نے پربھو سے کہا کہ شری سیتا جی اوشیہ ملیں گی - سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے اُس نے کہا - پربھو! میں ایک بار منتریوں سمیت یہاں بیٹھا ہوا وچار کر رہا تھا کہ میں نے اُنھیں اکاش مارگ سے

پرادھینا کی حالت میں بلکتی ہوئی جاتی ہوئی دیکھا۔ وہ رام، رام کہہ رہی تھیں۔ ہمیں دیکھ کر اُنھوں نے اپنے جسم کا ایک کپڑا نیچے پھینک دیا۔" بھگوان شری رام چندر جی نے وہ کپڑا مانگا۔ اور جب سگریو نے اُسے لاکر دیا تو پربھو نے اُسے ہردیہ سے لگا لیا۔

سگریو نے کہا "پربھو فکر نہ کیجیے!

سیتا جی کے واپس لانے میں میں آپ سہایتا کروں گا۔"

" پربھو بولے۔ "سگریو! تم بن میں اس طرح کیوں رہتے ہو؟ سارا حال مجھ سے بیان کرو۔"

سگریو نے کہا۔ مہاراج! بالی اور میں دونوں سگے بھائی ہیں۔ ہم دونوں میں اسقدر محبت تھی کہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ مایاوی نامی راکشس ایک بار کشکندھا پوری میں آیا۔ اُس نے بالی کو للکارا۔ بالی شتر کی للکار نہیں سہن سکا۔ بالی باہر نکلا۔ اُس کو دیکھ کر راکشس بھاگا۔ اور پہاڑ کے ایک غار میں چھپ گیا۔ بالی نے اُس کا تعاقب کیا۔ میں اُس کے ساتھ ہو لیا۔ . . . . بالی نے مجھے کہا۔ تم یہاں پندرہ یوم تک میرا انتظار کرنا۔ اگر میں پندرہ دن تک نہ آؤں تو سمجھ لینا کہ میں مارا گیا ہوں۔ اور تم گھر چلے جانا۔

میں ایک ماہ تک غار کے باہر بیٹھا رہا۔ ایک دن وہاں سے خون کا دریا سا بہہ نکلا۔ میں سمجھا کہ بالی مر گیا۔ بعد میں ایک بڑا پتھر غار کے منہ پر دے کر چلا آیا۔ شہر تھا بغیر راجہ کے! بالی کے مرنے کی خبر سُن کر رعیت نے مجھے زبردستی راجہ بنا لیا۔ اب بالی بھی کہیں سے آ نکلا۔ مجھے راجہ بنا بیٹھا دیکھا تو اُس نے کہا کہ تو نے راجہ بننے کے لئے ہی غار کے منہ پر پتھر رکھ دیا تھا۔ یہ کہہ کر

اُس نے مجھے خوب ہی مارا ۔ اور میری استری بھی چھین لی ۔ اور مجھے شہر بدر کر دیا ۔ ایک شراپ کی وجہ سے وہ یہاں نہیں آسکتا ۔ تو بھی میں اُس سے ڈرتا ہی رہتا ہوں ۔"

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے فرمایا ۔ "سگریو! میں اُس کو ایک ہی بان سے ختم کر دوں گا ۔ اب وہ چاہے برہما یا شیو کی پناہ میں کیوں نہ چلا جائے ۔ اُس کی جان ہرگز نہیں بچ سکتی جو متر کو دُکھی دیکھ کر دُکھی نہیں ہوتے ۔ اُن کو دیکھنے سے بھاری پاپ لگتا ہے ۔ پہاڑ کے برابر اپنے دُکھ کو رائی کی مانند خیال کرے ۔ اور رائی جیسے متر کے دُکھ کو پہاڑ کا سا سمجھے ۔ جن میں اتنی سمجھ نہیں وہ مورکھ ہیں ۔ متر تا کے قطعی ناقابل ہیں ۔ متر کا دھرم یہ ہے کہ بُرے راستے سے ہٹا کر اچھے راستہ پر ڈالے ۔ اُس کی خوبیوں کو پھیلا دے ۔ اُسکی کمزوریوں کو چھپا دے ۔ متر تا میں سندیہہ نہ رکھے ۔ بل اور وچار سے ہمیشہ بھلائی کرے ۔ دُکھ کے سمے زیادہ پیار کا سلوک کرے ۔ متر کے یہ گُن ہیں ۔ ایسا سنت جن کہتے ہیں ۔ جو سامنے میٹھی میٹھی باتیں بناتا ہو ۔ پیٹھ پیچھے غلیبت کرتا ہو ۔ اُس کا ہردیہ سانپ کے سمان ہے ۔ ایسے متر کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے ۔ مورکھ سیوک ۔ کنجوس راجہ ، دُشٹ استری ۔ کپٹی متر یہ ۔ چاروں سول کے سمان ہیں ۔ متر تم میرے بل کے بھروسہ فکر کو ترک کر دو ۔ میں تمہاری حفاظت کروں گا ۔"

سگریو ! مہاراج ! بالی بڑا بھاری ویر ہے ۔ پھر اُس نے پرکھو کے بل کی پریکشا کی اچھیا سے ۔ اُسے دُنبھی کھوپڑی اور تاڑ کے سات درختوں کو دکھایا ۔ اور کہا کہ جو دیکھتی ان سات درکھشوں کو ایک تیر سے چھید دیگا اور کھوپڑی کو ٹھوکر سے دور پھینک دے گا وہ بالی کو مار سکے گا ۔

دُندوبھی راکشس کی سزا

ایک بار دُندوبھی راکشس، بھینسے کی صورت بنا کر کشکندھا کے نزدیک آکر ڈکارا۔ بالی نے لپک کر اُسے مار ڈالا۔ اور اس کا سر رشیہ مُوک پربت پر پھینک دیا۔ وہ مہرشی تلنگ کے آشرم میں گرا۔ وہاں پر سے خون کا دریا بہنے لگا۔ مہرشی نے کرودھ میں آکر شراپ دیا کہ اگر بالی اس پہاڑ پر آوے گا تو اُس کا سر پھٹ جاوے گا۔ اور وہ مرتیو کو پراپت ہوگا۔ اس لئے بالی اُس پہاڑ پر جا نہ سکتا تھا۔

راکشس کی کھوپڑی کو بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے پاؤں کی ٹھوکر سے چالیس میل کے فاصلہ پر پھینک دیا۔ اور اُن سات درختوں کو ایک تیر سے صرف چھید ہی نہیں دیا۔ بلکہ زمین پر ڈال دیا۔

بالی اور سگریو کی لڑائی

سگریو نے جب پربھو کا بل دیکھا تو یقین ہو گیا کہ وہ ضرور بالی کو مار ڈالیں گے۔ اُس نے بھگوان کو قول دیا کہ وہ سب کچھ ترک کر کے پربھو کی غلامی کرے گا۔ کہنے لگا۔ پربھو! اب ایسی کرپا کیجیئے جس سے کہ شب و روز آپ کا بھجن کروں"۔

زاں بعد بھگوان شری رام چندر جی مہاراج ہاتھ میں دھنش اور بان لے کر اور سگریو کو ساتھ لیکر شہر کی طرف گئے۔ شہر کے باہر پہنچکر سگریو گرجا۔ اُس کی آواز سُن کر بالی پکا ہوا آیا۔ اُسکی استری تارا اُسے سمجھاتی ہی رہ گئی۔

بالی نے سگریو کو دیکھ کر اُس کو ایک ایسا گھونسہ جڑا کہ اُسے مورچھا ہو گئی۔ بسورتا ہوا شری بھگوان کے چرنوں میں آگرا۔ اور کہنے لگا۔ پربھو!

اُس نے تو پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ بالی میرا کال ہے۔

بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے کہا۔ بھائی تم دونوں کی شکل وصورت میں رتی بھر بھی تو فرق نہیں اس لئے میں اُسے مار نہیں سکا یہ کہہ کر اپنا کر کمل اُس کے جسم پر پھیرا جس سے کہ اُس کی پیڑا جاتی رہی اور نشانی کے لئے اُس کے گلے میں ایک پھولوں کا ہار ڈال دیا۔ جب سگریو بالی سے لڑتا لڑتا تھک گیا تو بھگوان نے ایک تیر کس کر بالی کے سینے میں مارا۔ بالی بیاکل ہو کر دھرتی پر گر پڑا۔ اور پربھو کو سامنے دیکھ کر بولا۔ "پربھو! آپ نے دھرم کی رکشا کے لئے اوتار دھارن کیا ہے؟ تو پھر مجھے کس قصور پر مارا ہے؟ اور سگریو کو مجھ سے زیادہ آپ کیوں چاہتے ہیں؟"

بھگوان نے فرمایا: "مورکھ! سُن! چھوٹے بھائی کی استری بہن، بہو اور بیٹی یہ چاروں ایسی ہیں جو کوئی ان کو بُری نظر سے دیکھتا ہے اُن کے مارنے سے کسی قسم کا پاپ نہیں لگتا۔ گھمنڈی جب تیری استری تارا نے تجھے سمجھایا کہ میں سگریو کے ساتھ ہوں۔ پھر تو بھلا اُسے مارنے کے لئے کیوں آیا؟"

بالی نے کہا "پربھو! اب آپ کے ہاتھ سے مرنے کے بعد آپ ہی بتائیے کہ میں پاپی کہاں رہا؟"

پربھو بالی کی اس بات سے پرسن ہو گئے۔ اُس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ اور کہا۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں پران بخش دوں؟"

بالی بولا۔ "پربھو! مکتی تو آپ سب کو ہی دیتے ہیں۔ مگر آپ ہی کہیئے کہ ایسی موت جب کہ آپ سامنے کھڑے ہوں، کس خوش نصیب کو نصیب ہو سکتی ہے۔ بس مجھے ایک ور دان دیجئے کہ جب بھی میرا جنم ہو! میں آپ کا بھگت بنوں۔ اور یہ میرا لڑکا انگد ہے۔ اِس

کی بانہہ پکڑیئے اور اس کے بعد پربھو کے چاند ایسے چرن کی طرف دیکھتے دیکھتے اُس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اُس کی موت کے بعد بلاپ کرتی ہوئی تارا کو پربھو نے سمجھایا سگریو کو تخت پر بٹھایا اور انگد کو یودراج بنایا۔

سگریو کی غفلت، شری لکشمن جی کا انتباہ، بانروں کا شری سیتا جی کی تلاش کے لئے جانا

اب بھگوان شری رام چندر جی مہاراج پربت پر کٹیا بنا کر رہنے لگے۔ اور اس طرح سے رہتے ہوئے ایک عرصہ بیت گیا۔ ایک دن اُنھوں نے لکشمن سے کہا "سیتا کی خبر نہیں ملی۔ ذرا سگریو کی خبر تو درراج، خزانہ اور استری پا کر وہ مجھے بھول گیا ہے۔ اُس بیوقوف کو یہ پتہ نہیں کہ جس تیر سے بالی مارا جا سکتا ہے، اُس تیر سے اُسے بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اُسے تم ذرا دھمکا کر ایک بار میرے پاس تو لاؤ"۔

لکشمن جی دھنش بان ہاتھ میں لے کر شہر کی طرف چلے۔ اُدھر شری ہنومان جی نے سگریو کو سمجھایا کہ ایک لمبا عرصہ گذر گیا ہے۔ اور تم نے جو وعدہ شری رام چندر جی سے کیا تھا۔ . . . . . اُسے بھلا بیٹھے ہو۔

سگریو اس بات پر بہت شرمندہ ہوا۔ اُس نے اسیوقت بانروں کو حکم دیا کہ پندرہ دن کے اندر اندر شری سیتا جی کا پتہ

لاؤ۔ جو کوئی میعاد مقررہ کے اندر اندر واپس نہ آئے گا۔ اُس کی جان نہ بچے گی۔ بانر شری سیتا جی کی تلاش کی غرض سے چل دیئے۔ اتنے میں شری لکشمن جی شہر میں آپہنچے اور کہا میں ایک ہی بان سے شہر کو بھسم کر دوں گا۔ سگریو گھبرایا۔ انگد کو اُن کی خدمت میں بھیجا۔ انگد نے اُن کا غصہ ٹھنڈا کیا۔ اُنھیں گھر لایا۔ سگریو اُن کے چرنوں میں گر پڑا۔ غصہ تو رفع ہو ہی چکا تھا۔ اُنھوں نے اُسے اُٹھا کر گلے سے لگا لیا۔ پھر ہنومان جی نے بانروں کو شری سیتا جی کی تلاش کے لئے جس طور پر بھیجا تھا وہ سارا قصہ شری لکشمن جی کے گوش گذار کیا۔

پھر سب لوگ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے پاس آئے۔ سگریو آتے کے ساتھ ہی بھگوان کے چرنوں سے لپٹ کر بولا "پربھو! میرا کچھ دوش نہیں ہے آپ کی مایا ہی ایسی ہے"

بھگوان شری رامچندر جی نے مسکرا کر کہا "ارے تم تو میرے بھائی ہو۔ اب وہ اُپائے کرو جس سے شری سیتا جی کا سُراغ دراصل ملے۔"

سگریو نے کہا "پربھو! بہت سے بانروں کو میں مختلف سمتوں میں بھیج چکا ہوں۔ اب نیل، انگد ہنومان اور جامبوان کو دکھشن کی طرف بھیج رہا ہوں"

پربھو نے شری ہنومان جی اپنا سیوک سمجھ کر بلایا۔ اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اُتار کر اُسے دی۔ اور کہا "سیتا کو سمجھانا۔ اور میرے بل اور دیوگ کے متعلق اُسے مطلع کر کے جلد ہی واپس لوٹ آنا"

پربھو کے چرن چھو کر شری ہنومان جی وہاں سے چلے گئے۔

ہنومان جو کہ انجنی ماتا کی آنکھوں کا تارا تھا
وہ سچ مچ رامچندر جی کو لچھمن سے بھی پیارا تھا
وہ جس کا نام لینے سے بلائیں دور ہوتی ہیں

وہ جس کے درشنوں سے کلفتیں کافور ہوتی ہیں
ہنوماں جس کی رگ رگ میں سری رگھبر کی اُلفت تھی
ہنوماں جس کے سینہ میں قیامت کی محبت تھی
شجاعت جس کے پاؤں چومنے رہ رہ کے آتی تھی
وہ جس کی وفاداری پہ قرباں ہوتی جاتی تھی
اُٹھا ہاتھ بائیں سے ہنوماں نے پہاڑوں کو
بنایا کھیل کا میدان جس نے کوہساروں کو
وہ جس کے واسطے آسان فوجوں کا بھگانا تھا
تو بائیں ہاتھ کا کرتب سمندر پھاند جانا تھا
کماں اس نے سنبھالی رام چندر جی کے لشکر کی
دکھائی شان لنکا میں پھر اس نے قوم بانر کی

بانروں کا شری سیتا جی کی تلاش میں جانا سوئم پربھاوستمپاتی سے ملاقات

رام لچھمن، دونوں کندھوں پر مثال مہر و ماہ
اس ضعیف بے بدل کی چشم عالم ہے گواہ
دم زدن میں کٹ رہی ہے خود بخود ہر سول راہ
کیوں نہ ہو جب ہے سفر میں ہم سفر عالم سیاہ
رام ہی خود بخشتے ہیں ہر ادا ہر رنگ کو
دیر ہے ہیں عزتیں لیکن بلی بجرنگ کو
رام لچھمن ہیں زمیں پر آسماں پر مہر و ماہ

نور عالم ہے درخشاں دونوں عالم ہیں گواہ
ہوگئی آسان تر جو سخت تر مشکل تھی راہ
کیوں نہ ہوتی جبکہ خود رگھو بیر ہیں پشت و پناہ
لعل و گوہر کی ضیا خود بخشتے ہیں سنگ کو
دے رہے ہیں عزتیں لیکن بلی بجرنگ کو
عرش کے جلوے نمایاں فرش پہ ہیں مہر و ماہ
دیکھ کر جن کو زبان خلق پر ہے واہ واہ
تینوں تنوں لوک میں بے پناہوں کی پناہ
جن کی دائم گنہگاروں پہ رحمت کی نگاہ
انت پائے کس طرح آخر کوئی بے انت کا
باخبر ہے اس خبر سے دل شری ہنونت کا

شری ہنومان جی شری جانکی جی کی تلاش میں بمع دیگر بانروں کے آکاش میں اُڑتے چلے جا رہے تھے کہ راستہ میں اُنھیں شدت کی پیاس محسوس ہوئی مگر چاروں طرف نگاہ دوڑائی تو آبادی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ہاں ایک جگہ ایک سُندر باغیچہ دکھائی دیا۔ اُس میں ایک مندر اور مندر کے پاس ایک نہایت ہی حسین عورت بیٹھی دکھائی دی۔

شری ہنومان جی بمع اپنے رفقا کے لپکے ہوئے اُسکے پاس پہنچے۔ اُس نے اُنھیں ٹھنڈا جل پلایا۔ میٹھے پھل کھلائے۔ جب ہنومان جی نے پوچھا تو اُس نے اپنا حال اس طرح سے کہہ سُنایا۔

سوئم پربھا کی کتھا

میں وِدیہ گندھرب کی پتری ہوں۔ میرا نام سوئم پربھا ہے۔ وِشنو

کرماں کی روپ وتی کنیا ہیما نے بھگوان شنکر کو پرسن کرکے یہ ور پایا تھا۔ اس سے میری مترتا تھی۔ جب وہ برہم لوک جانے لگی تو اس نے مجھے کہا کہ تم یہاں رہ کر تپسیا کرو۔ تریتا یگ میں پربرہم کا منش اوتار ہوگا۔ وہ پتا کی آگیا مان کر استری و چھوٹے بھائی سہت بن میں آویں گے۔ اُن کی استری راکشش ہرلے جائے گا۔ تب اُن کو تلاش کرنے کے لئے رام چندرجی بہت سے دُوت (بانر) بھیجیں گے وہ بانر تجھے ملیں گے۔ اُن کا آدر ستکار کیجیو۔ اُس کے بعد تو نے بھگوان شری رام چندرجی مہاراج کے درشن کرنا اور اپنی سر لِشٹ گتی کو پراپت ہونا۔

ہے بانرراج! آج ہیما کا کہنا سچ ہو رہا ہے۔ تم گھبراؤ مت۔ شری سیتاجی کے تمہیں جلد ہی درشن ہوں گے۔ ذرا آنکھیں بند کرو۔ اور پھر کھولو"۔

شری ہنومان جی نیز دیگران نے ایسا ہی کیا۔ آنکھیں کھلیں تو دیکھا کہ سمندر کے کنارے کھڑے ہیں۔

سویم پربھا پھر وہاں سے بھگوان شری رام چندرجی مہاراج کے حضور میں پہونچی اور اُن کے چرنوں سے لپٹ گئی۔ پربھو نے اُسے اپنی اٹل بھگتی بخشی۔ پھر وہ تپسونی وہاں سے شری پریاگ جی کو چلی گئی۔

بانروں کا سمندر تٹ پر جانا۔ جٹایو کے بھائی سمپاتی سے ملاقات لنکا جانے کیلئے شری ہنومان جی کا تیار ہونا

سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر بانر سوچنے لگے کہ دن بیتے جا رہے ہیں۔ اور شری سیتا جی کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ایک غار میں سے سمپاتی (گیدھ) نکلا۔ اُس نے اُن کو دیکھ کر کہا۔ "بہت ہی اچھا ہوا کہ تم لوگ خود بخود ہی یہاں آ پہنچے ہو۔ میں کئی دن سے بھوکا تھا"

سمپاتی گیدھ راج جٹایو کا بھائی تھا۔ انگد نے جٹایو کی رام بھگتی اور اُس کے راون کے ہاتھوں مارے جانے کے متعلق سارا حال سمپاتی سے کہہ سنایا۔ جس کو سُن کر سمپاتی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بولا۔ "تم تو پیارے رام کے پیارے ہو۔ کہو میں تمہاری کیا سیوا کروں۔ میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ میرے بازوؤں میں پہلے کی سی طاقت نہیں رہی۔ تم کو شری سیتا جی اوشیہ ملیں گی۔ گھبراؤ نہیں۔ تم میں سے جو کوئی سمندر کو ایک چھلانگ سے پار کر سکتا ہو۔ وہی بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے کاریہ کو سدھ کر سکتا ہے"

اتنا کہہ کر سمپاتی وہاں سے چلا گیا۔ بانر اپنے اپنے بل کا اندازہ کرنے لگے۔ انگد نے سوچا کہ میں سمندر پار تو ضرور کر لوں گا۔ مگر میں واپس آنے کی ہمت اپنے اندر نہیں پاتا۔

جاموونت بولا "میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں۔ بات معمولی تھی (ہنومان سے) مہابیر! یہ کام تم ہی کر سکتے ہو۔"

ہنومان بولے "کہو تو لنکا ہی یہاں اُٹھا لاؤں۔ یا جیسے تم کہو ویسے کروں۔"

جاموونت بولا۔ "تم صرف شری سیتاجی کو دیکھ ہی آؤ۔ تمہارے واپس آنے پر سمبھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی کمان میں تمام بانر سینا کو لے کر لنکا پر حملہ آور ہوں گے۔ اور شری سیتاجی کو چھڑا کر لائیں گے۔"

رام دل میں، رام لب پر، رام ہر اک دم میں
رام والوں کو مقدر سے ملا انعام ہے!

سُندرکانڈ

شری ہنومان جی کا لنکا میں جانا۔ شری سیتا جی کے درشن۔ ہنومان جی کا اشوک باٹکا کو اُجاڑنا اور راون کے بیٹے اکھشے کمار کو معہ راکشسوں کے مارنا اور خود گرفتار ہونا

شری ہنومان جی نے اپنے رفقاء سے کہا "بھائیو! جب تک کہ میں واپس نہ آؤں تم اسی جگہ میرا انتظار کرنا۔ مجھے قوی اُمید ہے کہ کاریہ سدھ ہو جائے گا"

اتنا کہہ کر شری ہنومان جی چلے۔ دیوتاؤں کو بھرم ہو گیا کہ کیا مہابیر جی اتنا بڑا کاریہ کر لیں گے۔ شری ہنومان جی کے امتحان کے لئے اُنھوں نے سرپوں کی ماتا سُرسا کو بھیجا۔ وہ اچانک آ کر

شری ہنومان جی راستہ روک کر کھڑی ہو گئی۔ اور بولی۔ آج تو من بھاتا بھوجن مجھے مل گیا ہے۔"

شری ہنومان جی بولے" ماتا! میں تیرے بھوجن کی سامگری ضرور بنوں گا۔ تجھے یقین دلاتا ہوں! ذرا سیتا جی کو دیکھ آؤں۔

مگر سُرسا نے ہنومان جی کو کھانے کی غرض سے اپنا منہ پھیلایا۔ ہنومان جی نے اپنا آکار اُس سے دُگنا کر لیا۔ لیکن جوں ہی اُس نے اپنا آکار اور بھی بڑا کیا۔ ہنومان جی ایک بار پھر چھوٹے سے ہو کر اُس کے منہ میں سما گئے۔ اور داخل ہونے کے ساتھ ہی باہر بھی آ گئے۔ اور بولے ماتا! مجھے تیرے منہ میں سمانا تھا سو ایک بار ہو آیا ہوں۔ اب تو رام کاریہ کے لئے مجھے جانے دے۔"

سُرسا اُن کو اشیرباد دے کر وہاں سے چلی گئی۔

شری ہنومان جی لنکا کے پاس پہنچ گئے۔ ایک چھوٹے سے بانر کا روپ بنا لیا۔ اور چاہتے تھے کہ شہر کے صدر دروازے سے لنکا میں داخل ہوں کہ لنکنی راکشسی سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ اور بولی۔ ارے مورکھ تو میری طاقت سے واقف نہیں۔ میں لنکا میں داخل ہونے والے چوروں کو کھایا کرتی ہوں۔"

اب شری ہنومان جی نے جو تان کر ایک گھونسہ اُس کی کنپٹی پر رسید کیا تو اُس کے منہ سے خون بہنے لگا۔ پھر اپنی جگہ سے اُٹھی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی "ہے ویر! برہما کا وردان ہے کہ جس وقت کوئی بانر تجھے تکلیف پہنچائے گا۔ یہ راکشس راج اور یہ راکشس سماج سارے کا سارا ختم ہو جائے گا۔"

اب ہنومان گھر گھر پھرنے لگے۔ راون کا محل چھان مارا۔ مگر سیتا جی کا کچھ پتہ نہ چلا۔ ایک جگہ بہت سے تلسی کے برکش دیکھے۔
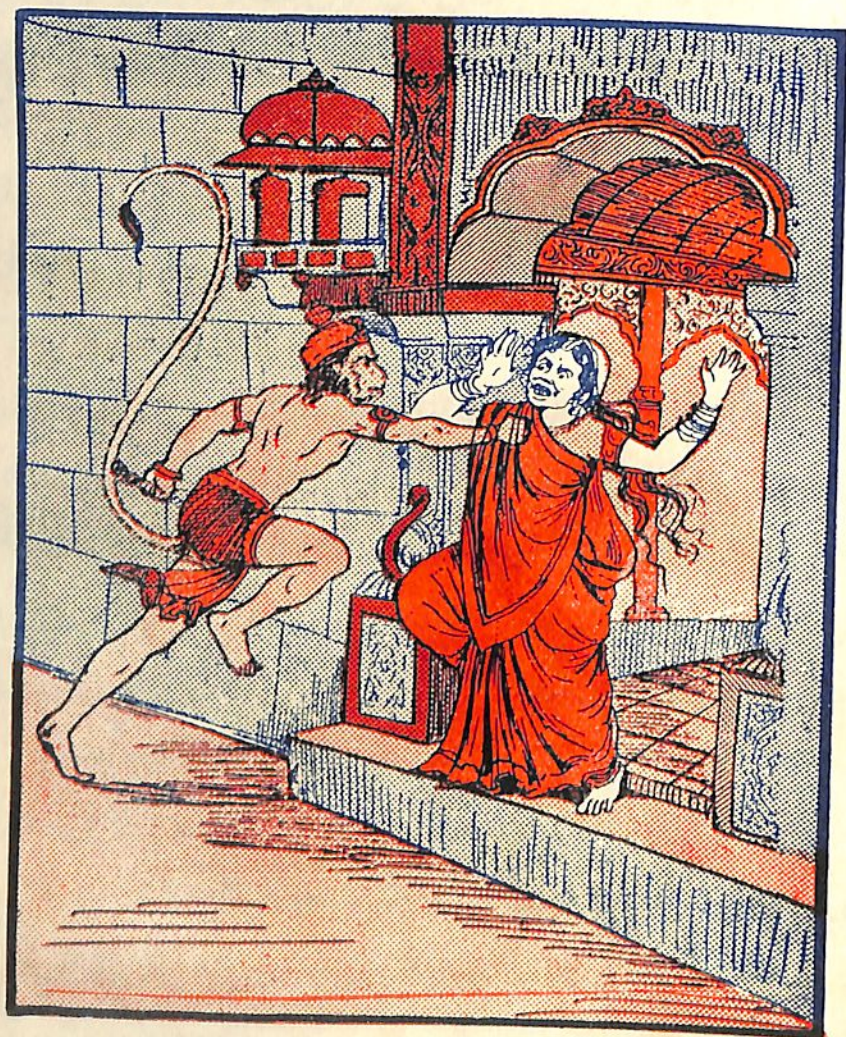
للکنی ادھار

اور بھی ایسی بہت سی علامات دیکھیں جیسی کہ بھگتوں کے گھروں میں ہوتی ہیں۔ پس پھر کیا تھا برہمن کا روپ بنا کر مالک مکان سے جو کہ رام بھگت بھبھیشن تھا جا ملے۔

اُس نے استفسار کیا۔ اُنھوں نے سارا حال کہہ سُنایا۔ اُس نے کہا: "پورن کمار! میں تو یہاں اس طرح سے رہتا ہوں۔ جس طرح سے دانتوں کے درمیان زبان رہتی ہے۔ اچھا کبھی تو بھگوان کرپا مجھ پر ہوگی ہی نا۔ میرا تموگنی شریر ہے۔ کچھ سادھن نہیں۔ پرنتو یہ میں بھی جانتا ہوں کہ بغیر پربھو کے چرن کمل میں پریتی نہیں۔ پرنتو یہ میں بھی جانتا ہوں کہ بغیر پربھو کی کرپا کے سنت جن نہیں ملتے۔ تب ہی تو آپ آدھی رات کے سمے مجھے کرتارتھ کرنے کے لئے آئے ہیں۔"

ہنومان بولے۔ بھبھیشن جی! بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کا قاعدہ ہے کہ وہ سیوک کے ساتھ ہمیشہ پیار کرتے ہیں۔ مجھے ہی دیکھ لیجئے کونسے اُتم کل کا ہوں؟ بانر جاتی، چنچل بدھی، نندیہ جو صبح کے وقت ہمارا نام لے تو کھانا نہ ملے۔ متر اتنا ادھم ہونے پر بھی کرپا کی ہے۔ اور تم پر بھی ضرور ہی کریں گے۔"

اتنا کہتے کہتے شری ہنومان جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

اس کے بعد جس طرح سے شری سیتا جی اشوک باٹکا میں رہ رہی تھیں، وہ سارا حال بھبھیشن جی نے شری ہنومان جی سے کہا۔

شری ہنومان بولے:۔ بھائی میں شری سیتا جی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر وہ اشوک باٹکا میں پہونچ گئے۔ اور وِیوگ کی تصویر شری سیتا جی کو ایک درخت کی ٹہنیوں میں چھپ کر دیکھا۔ اتنے میں راون وہاں آپہنچا۔ اُس دُشٹ نے کئی طرح سے سیتا جی کو سمجھایا۔

سام، رام، دنڈ اور بھید دکھایا۔ کہنے لگا۔ اے سُندر مُکھ والی! مندودری آدی سب رانیوں کو تمہاری داسی بناؤں گا۔ یہ میری پرتگیا ہے۔ ایک بار تو میری طرف دیکھ۔

شری سیتا جی نے جواب دیا۔ کیا کبھی جگنوؤں کی چمک سے بھی کملنی کھلتی ہے۔ دُشٹ کیا تجھے رام کے بانوں کا پتہ نہیں ہے؟ ارے نرلج! تجھے لجیا نہیں ہے جو مجھے اکیلی دیکھ کر ہر لایا ہے۔"

کھسیانا سا ہو کر راون نے تلوار کھینچ لی۔ بولا۔" تو نے میری بے عزتی کی ہے۔ میں تیرا سر تن سے جُدا کر دوں گا۔"

مگر مندودری نے سمجھایا۔ اور راون نے تلوار میان میں ڈال لی۔ اور سیتا جی سے یہ کہہ کر کہ مہینہ بھر کے اندر تجھے میرا کہنا ماننا ہوگا۔ وہ وہاں سے چلا گیا۔

ترجٹا نامی ایک راکشسی تھی۔ وہ تھی تو دیگر راکشسوں کی طرح اشوک باٹکا میں شری سیتا جی کی نگراں ہی۔ مگر تھی رام چرن انوراگی۔

جب راون چلا گیا تو شری سیتا جی نے اُس سے کہا کہ ترجٹا اب مجھ سے رام دیوگ نہیں سہا جاتا۔ کوئی ایسی یُکتی کر جس سے یہ پران اب شریر کو چھوڑ دیں۔

ترجٹا نے شری سیتا جی کو ہر طرح سے تسلی دی۔ عین اُس وقت موقع پاکر شری ہنومان جی نے انگوٹھی شری سیتا جی کے سامنے پھینک دی اُنھوں نے انگوٹھی اُٹھا لی۔ اُن کی حیرت اور مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی وہ سوچ ہی رہی تھیں کہ شری ہنومان جی نے درخت پر بیٹھے بیٹھے اُن کو رام جنم سے لے کر۔ . . . . اشوک باٹکا تک ساری رام کتھا کہہ سُنائی۔

کتھا سُن کر شری سیتا جی بولیں۔" بھائی جس نے امرت ایسی یہ

کتھا شنائی ہے وہ پرگٹ کیوں نہیں ہوتا ؟"

اس پر شری ہنومان جی شری سیتا جی کے سامنے چلے گئے۔ اُن کی صورت دیکھ کر شری سیتا جی نے منہ پھیر لیا۔ تب شری ہنومان جی بولے۔ "ماتا جی! میں کرُونا ندھان شری رام چندر جی کی سوگند کھا کر کہتا ہوں کہ میں سچ سچ اُن کا بھیجا ہوا دُوت ہوں۔ ماتا جی اس انگوٹھی کو میں ہی لایا ہوں۔ آپ کو پہچان کے لئے یہ بھگوان نے دی تھی۔"

سیتا جی نے پوچھا کہ منش اور بانر کا سنگ کیسے ہوا؟"

شری ہنومان جی نے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے کشکندھا پوری آنے کا سارا حال کہہ سُنایا۔

سیتا جی بولیں۔ "پتر! ورھا روپی سمندر میں ڈوبتی ہوئی کو تم جہاز روپ ہو کر ملے ہو۔ اب تم بھگوان کا اور شری لکشمن جی کا حال کہو۔ وہ تو کومل چت ہیں اور دیالو ہیں۔ پھر ایسی نردیتا کس کارن دھارن کی ہے؛ جن کا سوبھاؤ ہی ایسا ہے کہ وہ اپنے سیوکوں کو سدا سُکھ دیتے ہیں۔ وہ پربھو کیا میری شُدھ کرتے ہیں۔ کیا اُن کے شیامل انگوں کو دیکھ کر کیا میرے نین بھی شیتل ہوں گے؟ . . . .

سیتا جی آنکھوں میں آنسو بھر کر رُندھے ہوئے گلے سے بولیں۔ "ناتھ! کیا آپ نے مجھے بھُلا دیا؟

شری سیتا جی کو درہ سے اتینت بیاکل دیکھ کر شری ہنومان جی نے کہا۔ "ماتا جی! بھگوان شری رام چندر جی۔ شری لکشمن جی سہت کشل پوربک ہیں۔ مگر وہ آپ کے دُکھ سے دُکھی ہیں۔ آپ اپنے من میں چنتا نہ مانیں۔ . . . . آپ جتنا پریم اُن سے کرتی ہیں اُس سے دُگنا پریم وہ آپ سے کرتے ہیں۔ . . . . اب آپ اُن کا سندیسہ سُنئے۔ اُنھوں نے کہا ہے کہ سیتا تمہارا ویوگ میں سارا

سنسار ہی اُلٹا دکھائی دیتا ہے۔ درختوں کے شیتل اور کومل پتے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے اگنی ہوں۔ رات کال راتری کے سمان اور چندرماں سوریہ تُلیہ بھاستا ہے۔ کمُد کے بن جنگل کی مانند ہیں۔ ورشا ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے اُس میں سے جل کی جگہ کھولا یا ہوا پانی برس رہا ہو۔ ہوا سانپ کی پھنکار کی سی محسوس ہوتی ہے۔ کہوں بھی تو کس سے کہوں؟ میرا اور تمہارا پریم ایک میں ہی جانتا ہوں۔ میرا من سدا تمہارے پاس رہتا ہے۔ بس اتنے ہی سے سب کچھ جان لینا"۔
بھگوان کا سندیش پاکر شری سیتا جی پریم میں مگن ہو گئیں۔ اُن کو اپنے شریر کی سُدھ نہ رہی۔

شری ہنومان جی بولے "ماتا جی! دھیرج دھریئے۔ اپنے سیوکوں کو سُکھ دینے والے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کا سمرن کیجئے۔ یہ راکشس خشک گھاس کی مانند ہیں۔ اور رام بان اگنی ہیں۔ ان راکشسوں کو آپ جلا ہوا خیال کیجئے۔ ماتا جی! میں ابھی آپ کو اپنے ساتھ لے چلتا۔ مگر سوامی کی آگیا نہیں ہے۔ میں بھگوان کی سوگند کھا کر کہتا ہوں کہ کچھ دن دھیرج دھریئے۔ . . . . بانروں سہت شری رام چندر جی یہاں آئیں گے۔ اور راکشسوں کو مار کر آپ کو لیجائیں گے۔ . . . . . . پھر بھگوان کا یش ناردو تینوں لوکوں میں گائیں گے"۔

سیتا جی بولیں۔ "کیا سب بانر تمہارے ہی مانند ہیں؟ یہاں کے راکشس تو بڑے یودھا ہیں"۔
تب شری ہنومان جی نے اپنا آکار سمیرو پربت کا سا شری سیتا جی کو دکھایا۔ جب اُن کی تسلی ہو گئی تو پھر اپنی اصلی صورت . . . .

تبدیل کرلی۔

سیتا جی نے ہنومان کو اشیرباد دیا۔ ہنومان جی نے کہا "ماتا جی! مجھے بھوک نے بیحد ستایا ہے"۔

سیتا جی بولیں:۔ "پتر! اس باٹکا کے درخت شیریں و پختہ پھلوں سے لدے ہوئے ہیں۔ مگر اس باغ کی نگرانی بڑے بڑے یودھا راکشس کر رہے ہیں"۔

ہنومان:۔ "ماتا جی! اُن سے میں رتی بھر بھی نہیں ڈرتا۔ صرف آپ کی آگیا کا سوال ہے"۔

سیتا جی نے آگیا دیدی۔

ہنوما جی نے خوب پیٹ بھر کر پھل کھائے۔ پہرے دار راکشسوں میں سے کتنوں کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ جو بچ گئے اُنھوں نے راون کے پاس جا کر شکایت کی۔ ناتھ! ایک بہت بڑا بندر آیا ہے۔ اُس نے اشوک باٹکا کا ستیاناش کر ڈالا ہے۔ درختوں کو اکھاڑ کر زمین پر ڈال دیا ہے۔ اور پہرے داروں کو موت کی نیند سُلا دیا ہے۔

راون کو یہ سن کر بڑا ہی طیش آیا۔ اُس نے شری ہنومان جی کی سرکوبی کے لئے بہت سے راکشسوں کو اپنے لڑکے اکھشے کمار کی قیادت میں وہاں بھیجا۔ مگر شری ہنومان جی نے آنِ واحد میں سب کو موت کی نیند سُلا دیا۔

اکھشے کمار کی موت کی خبر سُن کر راون کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ اُس نے میگھ ناتھ کو بھیجا۔ اور کہا پتر! اُسے زندہ ہی پکڑ لا۔ دیکھوں تو وہ کیسا بندر ہے"؟

بڑی گھمسان لڑائی ہوئی۔ میگھ ناتھ نے برہم بان نکالا۔ اب ہنومان جی کے لئے ہتھیار ڈالنا لازمی تھا۔ میگھ ناتھ جی نے

ہنومان جی کو برہم بان مارا اور ناگ پاش میں باندھ کر راون کے پاس لے گیا۔

راکشسوں کا شری ہنومان جی کی دُم میں آگ لگانا۔ اور شری ہنومان جی کا سونے کی لنکا کو جلانا

ہنومان جی کو دیکھ کر راون نے کہا۔ "بندر! تو کون ہے؟ کس کے گھمنڈ پر تو نے میرے باغیچے کو تباہ و برباد کر ڈالا؟ ارے دُشٹ تو تو مجھے بڑا ہی نڈر دکھائی دیتا ہے؟"

ہنومان:۔ "راون سُن! جن کے بل سے مایا انیک برہمانڈوں کی رچنا کرتی ہے۔ جن کے بل سے بابا برہما وشنو مہیش سرشٹی کو اتپن کرتے پالتے اور اُس کا سنہار کرتے ہیں۔ جن کے بل سے سیش ناگ دھرتی کو اپنے مستک پر اُٹھائے ہوئے ہیں۔ جو دیوتاؤں کی رکشا کے لیے طرح طرح کے شریر دھارن کرتے ہیں۔ اور تم ایسے دُشٹوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں۔ جنھوں نے کٹھور شو دھنش کو توڑ ڈالا۔ اور تمہارے سمیت راجاؤں کے سموہ کا گھمنڈ چکنا چور کر ڈالا۔ جن کے تھوڑے سے بل سے تم نے سمپورن چراچر کو جیت لیا ہے۔ میں اُنھیں کا دوت ہوں جن کی پیاری استری کو تو ہر لایا ہے۔ میں تمہاری بہادری سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اور جو لڑائی تم نے بالی سے لڑی تھی اُس کا بھی سارا حال جانتا ہوں۔

بالی کی لڑائی کی بات کو راون نے ایک قہقہہ لگا کر ٹال دیا۔ ہنومان بولے

"راون! سُن۔ مجھے بھوک لگی تھی۔ اِس لئے میں نے پھل کھائے۔ اور بندروں کی حالت سے تو واقف ہے۔ اس لئے میں نے درختوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ جس راکشس نے مجھے مارنے کی کوشش کی اُسے میں نے مار دیا۔ سُن! میں تیری بھلائی کو مدنظر رکھ کر کہتا ہوں۔ تو رامچندر جی کا بھجن کر۔ جن سے مہاکال بھی ڈرتا ہے۔ اُن سے بیر نہ کر۔ شری سیتا جی کو اُن کو واپس دے دے۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے چرن کملوں کا دھیان کر کے بلا کھٹکے راج کر۔ مہرشی پُلست کا یش نرمل چندرماں کا روپ ہے۔ تو اُس کا کلنک ثابت نہ ہوگا۔ رام نام کے بغیر بانی نہیں سوہتی۔ اگیان کو ترک کر کے وچار کر کے دیکھ! جس طرح زیورات سے لدی ہوئی استری بغیر پارچات کے شوبھا نہیں دیتی۔ اسی طرح سے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کی مخالفت کرتے ہوئے یہ تیرا اقبال جو کہ تجھے حاصل ہے نہ ہونے کے برابر ہے اُن ندیوں کا جل برسات ہونے کے بعد خشک ہو جاتا ہے جن کے پیچھے کوئی جھیل نہ ہو۔ سُن! رام بمکھی کی رکشا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ رام ورودھی ہونے سے تجھے ہزاروں شنکر اور برہما بھی نہ بچا سکیں گے اگیان کی جڑ بہت طرح کے دُکھوں کو دینے والا اندھکار روپ ابھیمان تیاگ کر تو بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کا بھجن کر۔

اگرچہ شری ہنومان جی کی گفتگو، بھگتی، گیان، اور ویراگ نیتی سے بھری ہوئی تھی۔ اور راون کے لئے بےحد مفید تھی .... مگر وہ تکبر و نخوت کا پتلا قہقہہ لگا کر بولا:۔

"بھئی بندر تو بڑا گیانی ہے۔ ارے دُشٹ تو مجھے اُپدیش دینے چلا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تیرا خاتمہ نزدیک آ گیا ہے"

ہنومان :۔ "اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیرا کال نزدیک آگیا ہے۔"

ہنومان جی کی بات سن کر راون کے غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ راکشسوں سے کہا۔ "تم اسے فوراً مار ڈالو۔"

راون کا حکم سنکر راکشس اسے مارنے کے لئے لپکے۔ عین اسی وقت بھگت شری وبھیشن دربار میں داخل ہوئے اور کہا۔ "دوت کا مارنا نیتی کے ورُدھ ہے۔"

راون "تو پھر اس کا کوئی انگ نشٹ کر کے اسے واپس بھیجنا چاہیئے۔"

اس نے راکشسوں سے کہا۔ "بندر کو دُم بڑی پیاری ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کی دُم تیل میں کپڑا بھگو کر لپیٹو۔ اور اس میں آگ لگا کر تماشہ دیکھو۔ جب بغیر دُم کے وہاں جائے گا تو پھر اپنے مالک کو یہاں لائے گا۔ پھر میں اس کا بل دیکھوں گا۔"

اب دُم میں تیل میں بھگو بھگو کر کپڑا باندھا جانے لگا۔ شری ہنومان جی نے دُم کو اتنا لمبا کر لیا کہ شہر بھر کے فالتو پارچات اور تیل ختم ہو گیا۔ پھر دُم میں آگ لگا دی اور جلوس کی شکل میں انھیں بازاروں میں پھرایا گیا۔ وہ موقع پا کر گرفت سے نکل بھاگے۔ چڑھ گئے ایک نزدیک کے مکان کے اوپر۔ اور اب ایک مکان سے دوسرے پر چھلانگ لگانے لگے۔ ساتھ ہی ساتھ دُم سے انھیں جلانے لگے۔ سونے کی لنکا آن واحد میں کوہِ آتش فشاں کا نظارہ پیش کرنے لگی مکان جل رہے ہیں۔ راکشس اور راکشسنیاں سینہ کوبی کر رہے ہیں۔

شری ہنومان جی دُم جلانے والوں کو ان کے گھر جلا کر تماشہ دکھا کر اپنا چھوٹا سا آکار بنا کر پھر شری سیتا جی کے پاس آئے۔

اور بلتجی ہوئے کہ وہ بھگوان شری رام چندر جی کے لئے کوئی نشانی دیویں۔ شری سیتا جی نے اُنھیں جوڑا منی اُتار کر دے دی اور کہا۔ "پتر! سوامی جی سے میرا پرنام کر کے کہنا۔ آپ پورن کام ہیں۔ پرنتو میرے سنکٹ کو دور کیجئے۔ اگر آپ ایک مہینہ کے اندر اندر نہ آئیں گے تو مجھے ہرگز زندہ نہ پائیں گے"۔

شری سیتا جی کو ہر طرح تسلی دے کر شری ہنومان جی اُنکے چرن چھو کر بھگوان شری رام چندر جی کے درشن ارتھ وہاں سے چل دیئے۔

شری ہنومان جی کا لنکا جلا کر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے پاس آنا۔ اور شری سیتا جی کا حال سُنانا

لنکا سے چل کر شری ہنومان جی وہاں آئے جہاں پر کہ سب بندر بیٹھے اُن کا انتظار کر رہے تھے۔ اُن سب کو لے کر وہ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی شرن میں پہونچے۔ جامونت نے پربھو سے کہا "مہاراج سُنئے۔! جس پر آپ دیا کرتے ہیں اُس کا سدا کلیان اور نرنتر کشل ہے۔ دیوتا رشی اور منش اُس پر سب پرسن ہوتے ہیں۔ وہی وجیتا۔ نیتی مان اور گُنوں کا سمندر ہے آپ کی کرپا سے سب کاریہ ہو گیا ہے۔ اور ہمارا جنم بھی سپھل ہو گیا ہے۔

پون کمار نے جو کچھ کیا ہے اس کی تعریف ہزار زبان سے بھی نہیں ہوسکتی یہ سن کر بھگوان نے پرسن ہو کر شری ہنومان جی کو گلے سے لگالیا دریافت فرمایا۔ "کہو سیتا کس طرح سے وہاں رہتی ہے؟ اور کس طرح سے اپنے پرانوں کی رکشا کرتی ہے؟"

ہنومان جی:- سوامی! آپ کا نام وہاں پہریدار ہے۔ آپ کے روپ کا دھیان کواڑ ہے۔ آپ کے چرنوں کا بار بار دھیان کرنا یہ تالا ہے۔ ایسی وشا میں پران بھلا کہاں اور کیسے جاسکتے ہیں۔ چلتے سمے اُنھوں نے مجھے (چوڑامنی بھگوان کو دے کر) یہ چوڑامنی دی ہے۔ (بھگوان چوڑامنی کو ہردیہ سے لگاتے ہیں) ناتھ! دونوں آنکھوں میں آنسو بھر کر، شری سیتاجی نے کہا تھا۔ چھوٹے بھائی لکشمن سہت ناتھ کے چرن پکڑ کر کہنا کہ "دین بندھو! شرناگتوں کا دُکھ ہرنے والے ناتھ! میں من بچن اور کرم سے چرنوں کی پریمنی ہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کس اپرادھ سے آپ نے مجھے تیاگ دیا۔ میرا ایک ہی اوگن ہے۔ ناتھ! سو میں جانتی ہوں کہ یوگ کے ساتھ پران نہیں تجے۔ وہ دوش نیتروں کا ہے۔ وہ پران نہیں نکلنے دیتے۔ دین دیال! سیتاجی کی اتنی بڑی بپتا کا نہ کہنا ہی اچھا ہے۔ کرونا ندھی! سیتاجی کے لئے ایک ایک منٹ کلپ سمان ہے۔ سوامی اشیگھر چلئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور بھجاؤں کے بل سے دشٹوں کے دل کو جیت کر شری سیتاجی کو لے آئیے۔

سیتاجی کا حال سُن کر کمل نین کے نینوں میں جل بھر آیا۔ اُنھوں نے اس طرح سے گوہر افشانی کی۔ "بچن، تن اور من سے

جس کو میری گتی ہے۔ اُس کو کیا سوپن میں بھی دپتی سمجھنی چاہیئے۔"
ہنومان جی بولے :۔ "پربھو! وپتی اُس وقت ہی ہوتی ہے جب کہ آپ کا سمرن بھجن نہ ہو۔ مالک میرے! راکشسوں کی بساط ہی کیا ہے۔ آپ اُن کو جیت کر شری سیتاجی کو لے آئیں۔"
بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے فرمایا "ہنومان! سُنو! تمہارے ایسا اُپکار کرنے والا شریر دھاریوں میں دیوتا۔ منش اور رشی کوئی نہیں ہے۔ میں کونسا تمہارا پرتیو پکار کروں۔ اس لئے میرا من لجت ہو رہا ہے۔ سُنو! میں نے وچار کرکے دیکھ لیا ہے کہ میں تم سے اُرن نہیں ہوں۔" دیوتاؤں کی رکشک رامچندر جی بار بار ہنومان جی طرف دیکھتے ہیں۔ ہنومان جی پریم سے ادھیر ہوکر اُن کے چرنوں میں گر پڑے۔ اور بولے "بھگونت! میری رکشا کیجئے! مجھے بچائیے۔"
بھگوان شری رام چندر جی مہاراج شری ہنومان جی کو بار بار اُٹھانا چاہتے ہیں۔ مگر وہ اُٹھا ہی نہیں چاہتے۔ اُنھوں نے اُنھیں اُٹھاکر گلے سے لگا لیا۔ اور اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور دریافت کیا۔ "لنکا کا قلعہ تو بہت مضبوط ہے۔ بھلا کہو تو اُسے تم نے کیسے جلایا؟"
ہنومان :۔ "مہاراج! بندر کا کام ہے ایک ٹہنی سے دوسری ٹہنی پہ کودنا۔ بس اسی طرح سے کود کود کر میں نے ساری لنکا جلا ڈالی۔ اور راکشسوں کو مار ڈالا۔ یہ سب آپ کا ہی تو پرتاپ ہے جس پر آپ پرسن ہوں۔ وہ بھلا کیا نہیں کر سکتا؟ ناتھ! کرپا کرکے اپنی نشچل بھگتی مجھے بخشئے۔"
بھگوان نے کہا :۔ "تتھاستو! ازاں بعد بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے سگریو کو بُلایا اور کہا "چلنے کی تیاری کرو۔ آن واحد

میں تیاری ہوگئی۔ اور بھگوان شری رام چندر جی، لکشمن جی، سگریو
شری ہنومان نے بانر سینا کے ساتھ آکر سمندر کے کنارے کیمپ
لگادیا۔

شری رام گنگوں کی ہے خوش بیانی
شری رام بیڑوں کی ہے بادبانی
شری رام طوفان میں آسرا ہے
شری رام ہی ناخدا کا خدا ہے

مندودری کا راون کو سمجھانا

جس دن سے شری ہنومان جی لنکا جلا کر گئے ہیں تمام راکشس،
اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر کیا سوچا کرتے ہیں کہ اب لفظ راکشس
صفحۂ ہستی سے مٹا ہی چاہتا ہے۔ جس کا دوت اتنا بہادر ہے۔ وہ
خود بھلا کیسا ہوگا؟ یہ سوچکر راکشس اپنے گھر میں کیلے کے پتے کی مانند
کانپنے لگتے ہیں۔"

مندودری نے ایک دن راون سے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ "ناتھ!
آپ بھگوان سے بیر کرنا چھوڑ دیں۔ میں جو کچھ عرض کر رہی ہوں، آپ
کی بھلائی کو مدنظر رکھ کر ہی کہہ رہی ہوں۔ آپ اپنے منتریوں کے ساتھ
شری سیتا جی کو رام چندر جی کے پاس واپس بھیجدیں۔ بھگوان رام
کے بان "رام بان" کے نام سے سنسار بھر میں پرسدھ ہیں۔ وہ بان
سرپ ہیں اور آپ کے راکشس مینڈک!"

راون نے مندودری کی بات سن کر قہقہہ لگایا۔ اور کہا:۔
"واقعی ہی عورتیں ڈرپوک ہوا کرتی ہیں۔ واہ! اگر بانر یہاں آئے
تو راکشس انھیں کچا ہی کھا جائیں گے۔ جس کے نام سے سارا سنسار کانپتا ہے

ہے۔ "اُس کی استری گھر میں بیٹھ کر دیرگھ کانپ رہی ہے۔
آشچریہ ہے"

راون کو اطلاع ملنا کہ بانرسینا سمندر کے تٹ پر آپہنچی ہے۔ ببھیشن کا راون کو سمجھانا۔ راون کا اس کو لات مار کر دربار سے نکال دینا

راون جب محل سے دربار میں گیا تو اُسے اطلاع ملی کہ بانرسینا سمندر کے تٹ پر آپہنچی ہے۔ تو اُس نے اپنے درباریوں سے یہ بات کہی۔ "اُنھوں نے بات کو بات میں ہی ٹال دیا۔ اور بولے:۔ آپ نے دیوتاؤں اور رشیوں کو توجیت لیا ہے۔ پھر منش اور بانر بھلا کس گنتی میں ہیں؟"

منتری دید گورو جب خوشامد پہ اُتر آئیں۔ اور ہاں میں ہاں ملاتے جائیں۔ تو سمجھ لو کہ راجیہ دھرم اور شریر کے ناش ہونے کا سمہ آپہنچا ہے۔

خوشامدی خوشامد کر رہے تھے۔ اور راون کو لڑائی کے لئے اُکسا رہے تھے کہ وہاں بھ[را]ت راج ببھیشن آپہنچے۔ جب وہ راون کو پرنام کر کے اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ تو راون نے اُن کی رائے...

دریافت کی۔

ببھیشن بولے ۔" جس کو اپنی بہتری، عزت اور سندرگتی کی ضرورت ہو تو وہ پرائی استری کا تیاگ کردے۔ منش گن کا سمندر ہو مگر تھوڑا سا لوبھ ہونے پر بھی اُسے کوئی اچھا نہیں کہتا۔ ناتھ! کام، کرودھ، موہ یہ سب نرک کے مارگ ہیں۔ ان سب کو ترک کرکے پربھو کا بھجن کرو رام چندر منشوں کے راجہ ہی نہیں بلکہ تینوں لوکوں کے سوامی ہیں وہ برہم، نردوش، جنم رہت ایشور ریہ ان سروویک، انادی اور اننت ہیں اُنسے دشمنی ترک کیجئے سیتا جی اُن کو واپس کردیجئے۔ اور پھر نرنتر اُن کا نام لیا کیجئے۔ شرن جانے پر سنسار کے سب سے بڑے پاپی کا بھی رام چندر جی تیاگ نہیں کرتے۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ جن کا نام تینوں لوکوں کے پاپوں کا نشٹ کرنے والا ہے وہی جگدیشور پرگٹ ہوئے ہیں۔ . . . . بھیا! ہمارے دادا مہرشی پلست نے یہ بات کہلا بھیجی ہے جو کہ میں نے موقع دیکھ کر آپ سے کہی ہے"

ببھیشن جی کی تائید راون کے مالیہ وان نامی منتری نے کی۔ مالیہ وان راون کا نانا تھا۔ اور راون کے منتریوں میں سے ایک تھا۔

اس پر راون نے سارے دربار پر خشمگیں نگاہیں ڈالتے ہوئے کہا۔" یہ دونوں مورکھ ہیں۔ اِن کو میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹادو"

مالیہ وان تو فوراً ہی وہاں سے اُٹھ کر اپنے گھر چلا گیا۔ مگر ببھیشن جی نے ہاتھ جوڑ کر راون سے کہا :- بھائی! سمتی اور کبدھی، ہر منش کے ہردیہ میں رہتی ہے۔ جہاں سمتی رہتی ہے، وہاں نانا پرکار کی سمپتی، اور جہاں کبدھی رہتی ہے وہاں اننت وپتی

نواس کرتی ہے۔" تمہارے ہردیہ میں کبدھی سے پرتیکولتا لگ گئی ہے اسی لئے بہت کو ان بہت مان رہے ہو۔ بھیا! میں تمہاری بہتری کو ملحوظ خاطر رکھتا ہوا عرض کررہا ہوں کہ سیتا کو بھگوان شری رامچندر جی مہاراج جی کو واپس کردو"۔

ببھیشن کی بات سُن کر راون مارے غصّہ کے آگ بگولہ ہوگیا۔ اور گرج کر بولا "دُشٹ تیری موت نزدیک آگئی ہے۔ ادھم! ذرا کہہ تو کہ سنسار میں وہ کون ہے جس کو کہ میں نے اپنی قوتِ بازو سے زیر نہیں کیا ہے؟ میرے ہاں رہ کر اُن تپسیوں سے اتنا پریم! جا! جاکر اُن میں ہی رہ!" یہ کہہ کر راون نے بھگت راج ببھیشن کو زور سے ایک لات ماری۔

ببھیشن نے اونچی آواز سے کہا۔ "بھگوان شری رام چندر جی ستیہ سنکلپ ہیں تو اور تیرے ساتھی کال وش ہوگئے ہیں۔ اب میں بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی شرن میں جاتا ہوں۔ مجھے دوش نہ دینا"۔

سے

رحم تیرا ہے ازل سے کل زمانے کے لئے
تو ذمہ لے لیا سب کو بچانے کے لئے
میں اکیلا ہی نہیں درگاہ میں عصیاں شعار
ساتھ لایا ہوں ہزاروں بخشوانے کے لئے

بھبھیشن کا بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی شرن میں جانا

بھبھیشن جب بھگوان شری رام چندر جی کے کیمپ میں پہنچا تو
بانروں نے اُسے باہر ہی روک کر پربھو کو اطلاع دی۔ سگریو نے کہا
"مہاراج! لنکاپتی راون کا بھائی بھبھیشن آپ سے ملنے کے لئے آیا ہے"۔
بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے کہا "اُس کے آنے کا
مطلب تم کیا سمجھتے ہو؟"
سگریو :- "پربھو! ایک منٹ میں بہت سی شکلیں بدلنے والے
راکششوں کا بھید جانا نہیں جاتا کہ کس کارن آیا ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ یہ
دُشٹ ہمارا راز جاننے کیلئے آیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے گرفتار کر لیا جائے"۔
بھگوان شری رام چندر جی مہاراج "متر! میری پرتگیا تو یہ ہے
کہ شرناگتوں کا بھے دُور کرنا"۔
"پناہ میں آئے ہوئے کو جو پناہ نہیں دیتا وہ منش نیچ اور پاپ
روپ ہے"۔ اُس کے دیکھنے میں بھی ہانی ہوتی ہے"۔
بھگوان نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کروڑوں برھم
ہتیاؤں کا الزام جس پر لگا ہو۔ شرن میں آنے پر میں اُسے بھی نہیں
تیاگتا۔ جس سمے جیو میرے سنکھ ہوتا ہے اُس سمے اُس کے کروڑوں جنم کے
پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ پاپیوں کو تو میرا بھجن اچھا ہی نہیں لگتا۔ اگر
بھبھیشن دُشٹ ہردیہ ہوتا تو کیا میرے سامنے آنے کی جرأت کر سکتا تھا؟
جو منش نرمل من کا ہے وہی مجھے پاتا ہے۔ اگر اُسے راون نے ...

شرناگت وبھیشن

بھی راز جاننے کی غرض سے بھیجا ہے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ سکھے سنسار بھر میں جتنے بھی راکشس ہیں اُن کو لحظہ بھر میں یہ لکشمن ختم کر سکتا ہے۔ مگر یہ میری شرن میں آیا ہے تو میں اسے اپنے پرانوں کی مانند رکھوں گا۔ اچھا اب تم اسے یہاں لے آؤ۔"

ہنومان اور انگد بھبھیشن کو بھگوان کے سامنے لے آئے۔ اور وہاں آکر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کو دیکھتا ہی چلا گیا۔ لانبے بازو سُرخ آنکھیں، شیامل شریر شیر کی مانند، بلند کندھے۔ کشادہ سینہ اور چہرہ سے

تجھ پہ ہیں تصدق دُنیا کے حسین سارے

بھبھیشن نے کہا "ناتھ! میں راون کا بھائی ہوں۔ میرا جنم راکشس کل میں ہوا ہے۔ میں تموگنی شریر کا ہوں۔ اور سہج ہی پاپ کا پریمی ہوں۔ جیسے کہ اُلو کا اندھیرے سے پریم ہوتا ہے۔ پربھو! آپ کا یش اپنے کانوں سے سُن کر آیا ہوں۔ آپ سنسار کے بھے کو دور کرنے والے ہیں۔ شرناگتوں کو سُکھ دینے والے رگھناتھ جی آپ دین دُکھ ہاری ہیں، میری رکشا کیجیئے۔" اتنا کہہ کر بھبھیشن پربھو کے چرنوں سے لپٹ گیا۔ بھگوان نے اُس کو اُٹھا کر اپنے سینہ سے لگا لیا۔ اور اِس طرح سے گوہر افشانی کی۔ اپنا کشل کہو۔ کیونکہ تم اچھی جگہ نہیں رہتے۔ دن رات کھل منڈل میں رہتے ہو۔ تمہارا دھرم کس طرح سے نبھتا ہے تمہیں تو انیائے اچھا نہیں لگتا۔ دُشٹوں کے سنگ رہنے سے نرک میں رہنا بہتر ہے۔"

بھبھیشن نے کہا "پربھو! اب شری چرنوں کے درشن سے کشل ہے آپ نے اپنا سیوک سمجھ کر دیا کی ہے۔"

جیو کو تب تک کشل نہیں۔ اور اُسے سوپن میں بھی چین نہیں ملتا۔ جب تک

کہ وہ خواہشات کو ترک کر کے بھگوان کا بھجن نہیں کرتا۔ تب تک ہردیہ میں لوبھ، اگیان، ایرشا، گھمنڈ وغیرہ انیک دُشٹ بستے ہیں جب تک کہ آپ اس میں نواس نہیں کرتے، موہ روپی واتری، راگ اور دویش روپی اُلوؤں کو تب تک ہی سُکھ دینے والی محسوس ہوتی ہے۔ جب تک کہ آپ کے پرتاپ کا سوریہ اودے نہیں ہوتا۔ آپ کے چرن کمل کو دیکھ کر میرا بھاری بھے مٹ گیا ہے۔ میں کشل سے ہوں۔ ہے کرپالو! جس پر آپ پرسن ہوتے ہیں اس کا تینوں پرکار کے سنساری دُکھ جنم مرتیو اور گربھ باس نہیں ستاتے۔ میرا بڑا ہی بھاری سوبھاگیہ .... جو کہ میں نے ان چرنوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ جن کی سیوا شیو اور برہما کرتے ہیں۔"

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے کہا "متر سنو! میں اپنا سوبھاؤ کہتا ہوں! اگر سنسار بھر کا دردھی منش، گھمنڈ۔ موہ، بھید بھاؤ اور چھل چھوڑ کر میری شرن میں آوے تو میں فوراً ہی اُسے سجن پُرشوں کا سا سمان دیتا ہوں۔ ماتا پتا بھائی استری شریر سمپتی سب کچھ مجھے ہی سمجھے۔ سم درشی ہو۔ کامنا رہت ہو۔ ہرش شوک اور بھے من میں نہ لاوے۔ ایسا سجن میرے ہردیہ میں نواس کرتا ہے۔ سگن برہم کے اُپاسک، دوسروں کی بھلائی چاہنے والے نیتی وان اور نیم کے پکے مجھے پرانوں سے بھی پیارے ہیں۔

یہ سب گن تمہارے اندر موجود ہیں......... اس لئے مجھے بہت ہی پیارے ہو؟"

ببھیشن بولے:- "دیو! آپ شرناگتوں کے رکشک اور ہردیہ کی بات جاننے والے ہیں۔ میرے من میں پہلے حصول راجیہ کی خواہش تھی مگر اب مجھے آپ بھگتی دان دیجیے۔"

تتھا استو ... کہہ کر پربھو نے سمندر کا جل منگوایا ۔ اور فرمایا:۔
"اگرچہ تمہاری خواہش نہیں ہے ۔ تو بھی میرا درشن سنسار میں خالی جانے والا نہیں ہے۔" اتنا کہہ کر بھگوان نے اُسے تلک کیا ۔ راون کی کرودھ روپی اگنی میں جُھلسے ہوئے ببھیشن کی پربھو نے رکشا کر کے اُسے اکھنڈ راجیہ دیا ۔
جو سمپتی راون کو بھگوان شنکر نے دس سر چڑھانے پر دی تھی ، وہی بھگوان رام نے ببھیشن کو آنِ واحد میں بخش دی ۔

بانر سینا کا حال جاننے کے لئے راون کے دوتوں کا آنا ۔ بانروں کا اُن کی گت بنانا ۔ اُن کا واپس جا کر راون کو سمجھانا

ایک دن راون نے اپنے کچھ دُوت بانر سینا کا حال جاننے کے لئے سمندر پار بھیجے ۔ وہ دوت بانروں کا بھیس بنائے ہوئے بانر سینا میں اِدھر اُدھر گھوم رہے تھے کہ بانروں نے تاڑ لیا ۔ وہ مار ماری کہ چھٹی کا دودھ یاد آ گیا ۔ پھر بانر اُن کو ایک جلوس کی شکل میں کیمپ میں گھمانے لگے ۔ ساتھ ہی ساتھ اُن کا بھُرتہ بھی بناتے جاتے تھے ۔
راکشسوں کی جان پر بن گئی ۔ دینے لگے رام دُہائی ۔ شری لکشمن جی نے اُن کی آہ و زاری سُنی تو رحمت جوش میں آ گئی ۔ بانروں

کو حکم دیا کہ اِن کو مارو نہیں۔ میرے پاس لاؤ۔

جب اُن دُوتوں کو پیش کیا گیا۔ تو شری لکشمن جی نے اُن کو ایک چٹھی لکھ کر دی اور کہا کہ یہ راون کو دے دینا۔ اور میری زبانی اُس سے کہدینا کہ سیتاجی کو واپس کرنے کے بعد ہم سے ملے۔ نہیں تو سمجھے کہ موت اُس کے سر پہ منڈلا رہی ہے۔"

دُوت شری لکشمن جی کو پرنام کر کے لنکا میں آئے۔ اور اُن کا سندیش راون کو دیا۔

راون نے سندیش پا کر قہقہہ لگایا۔ اور دُوتوں کے سردار شُنک سے کہا۔ اپنی خیریت کے متعلق کچھ کہہ۔ بِبھیشن کا حال سُنا۔ جس کا کہ کال سر پر گرج رہا ہے۔ اُس مورکھ نے راج بھوگتے ہوئے لنکا کو چھوڑ دیا۔ . . . . . ! ہاں تو بانر سینا کا حال تو کہو؟ جس کی رکشا کا بوجھ سمندر کے سر پہ آن پڑا ہے۔ اور اُن کی تپسیوں کا کیا حال ہے جن کے دل میں میرا بڑا بھاری ڈر ہے اُن سے مُلاقات ہوئی تھی کیا؟ میری کیرتی سُن کر وہ بھاگ گئے کیا؟

اُرے تو بولتا کیوں نہیں؟"

شُنک :- "مہاراج غصہ کو دُور کر کے میرا کہنا مانئے۔ جب آپکے چھوٹے بھائی وہاں گئے تو اُن کے وہاں پہنچنے کے ساتھ ہی شری رامچندر جی مہاراج نے اُنھیں تلک دے دیا۔ ہمیں بانروں نے وہ مارا کہ کچھ پوچھئے نہیں۔ جب میں نے رام دہائی دی تب ہمیں چھوڑا گیا۔ آپ نے شری رام چندر جی کے پرتاپ کے متعلق دریافت فرمایا ہے۔ عرض ہے کہ اُن کے اقبال و جلال کے متعلق ہزار منہ بھی ہوں تو کچھ نہیں کہا جا سکتا اور فوج کے متعلق کیا پوچھتے ہیں . . . . . . آپ؟ لتنے ڈراونے چہرے ہیں۔ اُن بانروں کو کچھ کہتے نہیں بنتا۔ جس بانر نے لنکا جلائی

کپتی وہ تو بہت چھوٹا سا بانر ہے ۔ اُس ایسے اُس فوج میں ہزار ہا موجود
دِوِد ۔ میند ، نیل ، انگد ، وکٹاسیہ ، ددھی مُکھ ، کھری ۔ کُمُد ۔
گَوا اور جاموَنت ایک سے بڑھ کر ایک یودھا ہیں ۔ یہ سب سُگریو ،
ایسے ہیں ۔ اور ان کے علاوہ کروڑہا بانر سینا میں موجود ہیں ۔ مہاراج !
میں نے سُنا ہے کہ سینا میں اٹھارہ پدم بانر ہیں ۔ سب کی خواہش
ہے کہ سمندر کا نام ہی مٹا دیں ۔ مگر شری رام چندر جی مہاراج مچھلیوں اور
سرپوں سمیت یا تو سمندر خشک کر دیں گے ۔ یا پتھروں سے اُسے پاٹ
دیں گے ۔ سب بانر کہتے ہیں کہ راون کو مٹی میں ملا دیں گے ۔ ایسا معلوم
ہوتا ہے جیسے کہ وہ سب لنکا کو کھانا چاہتے ہوں ۔ بھگوان شری رامچندر
جی مہاراج اگر چاہیں تو ایک بان سے ہی سمندر کو خشک کر سکتے ہیں ۔ مگر
وہ نیتی میں چتر ہیں ۔ اُنھوں نے بِبھیشن سے دریافت کیا ۔ اُنھوں نے
کہا بینتی کیجیے ۔ اب شری رام چندر جی سمندر سے راستہ مانگ رہے
ہیں ۔ اُن کے من میں دیا ہے ۔ خواہش یہ ہے کہ سینا سمندر سے
پار ہو جائے ۔ اور سمندر کی بھی مریادا بنی رہے ۔"

راون :" جس کے معاون و مددگار بندر ہوں اُس کی بُدھی ایسی ہی
ہوا کرتی ہے ۔ ارے مُورکھ تو کیوں اُس کی فضول تعریف کر رہا ہے ۔
بِبھیشن ایسا کائر جس کا منتری ہو ۔ اُس کو فتح کہاں نصیب
ہو سکتی ہے ؟"

شُک کو غصہ تو بہت آیا مگر پی گیا ۔ اُس نے شری لکشمن جی کی
چٹھی نکال کر راون کے ہاتھ میں دے دی ۔ اور کہنے لگا :" ناتھ !
یہ چٹھی شری رام چندر جی کے چھوٹے بھائی لکشمن جی نے دی ہے ۔"
راون نے شُک کے ہاتھ سے چٹھی لے کر منتری کو دی کہ پڑھ کر
سُنائیے ۔ اُس نے چٹھی پڑھی :-

"ارے مورکھ! غلط فہمی میں مبتلا
ہوکر تو اپنے کل کا ناش نہ کر رام چندر
جی سے دشمنی کرکے تجھے برہما اور
مہیش بھی نہ بچا سکیں گے۔ یا تو اپنے،
چھوٹے بھائی کی مانند بھگوان کی شرن
میں آجا۔ یا رام بان سے پریوار سمیت
مرنے کے لئے تیار ہوجا"

چٹھی پڑھ کر راون بھگوان کا تمسخر اُڑانے لگا۔ اور قہقہے لگانے لگا
یہ دیکھ کر شک نے کہا" مہاراج! آپ سیتا جی کو شری رام چندر جی
کو واپس دیدیجئے"
شُک کا اتنا کہنا تھا کہ راون کے غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ پورے
زور سے ایک لات شُک کو جمائی اور دربار سے باہر نکال دیا۔ شک
سیدھا بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی شرن میں پہنچا۔

شُک کی کتھا

یہ برہم نشٹھ رشی تھا۔ مہرشی اگست کے شراپ سے راکشس ہوا
ایک بار اُس نے یگیہ کرکے مہرشی اگست کو مدعو کیا۔
اِس سے بیر رکھنے والا بجر درشنٹ نامی راکشس وہاں پہنچا۔ اُس
نے اس کی استری کو چھپا دیا۔ اور خود اُس کا بھیس بنا کر بھوجن تیار کیا
اور اُس میں منش کا مانس ملا دیا۔
مہرشی اگست جب بھوجن تیار کرنے بیٹھے تو اُنھیں تپوبل سے معلوم
ہوگیا کہ بھوجن میں منش کا مانس ملا ہوا ہے۔ اس راکشس پن پر کرُدھ ہوکر
اُنھوں نے شُک کو شراپ دیا کہ جا تو راکشس ہوجا!

جب شُنگ نے اُن سے پرارتھنا کی تو مہرشی اگست نے فرمایا کہ بے گناہ ہو مگر پہلے نہیں بولے۔ اس لئے تمہیں راکشس ضرور ہونا ہوگا۔ جب اس شریر سے تمہیں بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے درشن ہوں گے ؎

شری رام کی طرف ہیں جو آنکھیں لگی ہوئیں
مشکل کی ساعتیں مری پل میں گذر گئیں

لنکا کانڈ

بانرسینا کا سمندر پر پل باندھنا۔ سینا کا اُترنا۔ انگد کا راون کے پاس جانا اور اُسے سمجھانا۔

سبھا بیٹھی۔ فیصلہ ہوئے لگا کہ سمندر کس طرح سے پار کیا جائے۔ نل اور نیل دونوں بھائی لڑکپن میں کھیل ہی کھیل میں رشیوں، مہرشیوں کے سالگرام سمندر میں پھینک دیا کرتے تھے۔ جس سے رشیوں مہرشیوں کو بڑا ہی کشٹ ہوتا تھا۔ اُنھوں نے تنگ آکر اُنھیں شراپ دیا تھا کہ جو ایسی دُشٹتا کرتا ہے اُس کے پھینک دینے سے پتھر پانی میں نہیں ڈوبیں گے۔ یوں ہی تیرا کریں گے۔

اب وہ شراپ یہاں اشیرباد بن گیا۔ متفقہ طور سے فیصلہ ہوا کہ سمندر پر پل باندھا جائے۔ نل اور نیل پتھر لگاتے جائیں۔ ......
بندر اُن کے معاون ہوں پل بن جائے گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ پل[1]

[1] اُس پل کا کچھ حصہ آج بھی موجود ہے "پل آدم" کے نام سے مشہور ہے۔ سائنس اور نئی روشنی یہاں خاموش ہیں۔

بندھ گیا۔ بغیر کسی ستون کا پُل! بانر سینا پُل پار کر کے لنکا میں پہنچکر راون کی تشویش کا باعث بن گئی۔

ادھر سب کے مشورہ سے یہ فیصلہ ہوا کہ ویر انگد کو دُوت کے روپ میں راون کے پاس بھیجا جائے۔ چنانچہ انگد بھگوان شری رام چندر جی کے چرنوں میں پرنام کر کے راون کے محل میں جا پہنچا۔ صحن میں راون کا لڑکا بیٹھا تھا۔ انگد کو دیکھ کر اُس نے کہا "ابے بندر کہاں جاتا ہے؟"

انگد:۔ "میں رام چندر کا دُوت ہوں"

راکشس:۔ وہی رام چندر، جس کی استری کو میرے پتا پکڑ لائے ہیں؟"

انگد:۔ ہاں وہی جنھوں نے تمہاری پھوپھا کو نکٹی کیا ہے"

راکشس نے انگد کو مارنے کے لئے لات اُٹھائی۔ انگد نے اسے کمر سے پکڑ کر ایک ایسی پٹخنی دی کہ اُس کا کام تمام ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا محل بھر میں کہرام مچ گیا۔ راکشسوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ چار سو شور مچ گیا کہ جس بندر نے لنکا جلائی تھی وہ پھر آ گیا ہے۔ محل کے صحن سے نکل کر انگد دربار میں پہنچا۔ اور راون اپنے آنے کی اطلاع بھیجی۔

راون نے کہلا بھیجا "آنے دو"

انگد دربار میں جا پہنچا۔ راون نے کہا: "بندر تو کون ہے؟"

انگد:۔ "میں بھگوان شری رام چندر جی کا دوت ہوں۔ میرے پتا کی تم سے مترتا تھی۔ لہٰذا میں تمہاری بھلائی کو مد نظر رکھ کر یہاں آیا ہوں۔ تم اُتم کل میں پیدا ہوئے ہو۔ برہما اور شیو کے اپاسک ہو۔ تمام راجاؤں کو جیت چکے ہو۔ ابھیمان اور گیان کے بس ہو کر تم شری سیتا جی کو ہر لائے ہو۔ بھگوان شری رام چندر جی تمہارے

تمام اپرادھ کشما کر دیں گے۔ تم شری سیتا جی کو شری رامچندر جی کے پاس پہنچا دو۔"

راون :- ارے بندر کے بچے! زبان سنبھال کر نہیں بولتا۔" ارے مورکھ! تو مجھے نہیں جانتا کہ میں دیوتاؤں کا شترو ہوں! ارے یہ تیرے باپ کی اور میری متر تا کیسی؟ ذرا وستار سے کہہ۔"

انگد :- "میں انگد ہوں، بالی کا پتر! تجھ سے اُن کی ملاقات ہوئی ہوگی؟

راون ایک بار بالی سے مغلوب ہو چکا تھا۔ نام سُن کر شرمندہ ہوا کہنے لگا "ارے بالی کا پتر انگد تو ہی ہے؟ اپنے کل کا ناس کرنے کے لئے تو بانس میں آگ ہے گربھ میں ہی کیوں نہیں مر گیا۔ جو اپنے تئیں تپسوی کا دوت بتاتا ہے؟ ہاں تو بالی خیریت سے ہے نا؟"

انگد :- دس دن تک اُس کے پاس پہنچ جاؤ گے۔ پھر اُسے گلے لگا کر ماننا۔ رام چندر جی سے دشمنی کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا؟ یہ تجھے وہی بتائے گا۔ میں تو کل کا ناش کرنے والا ہوں! اور تم کٹمب کے پالن کرنے والے ہو۔ واہ رے بیس آنکھوں والے اندھے شیو، برہما دیوتا؟ وہی جن کے چرنوں کی سیوا کائی چاہتے ہیں۔ اُن کا دُوت بن کر میں نے کل کا ناش کر لیا۔ تیری محفل کو کیا کہوں؟"

مارے غصّہ کے راون سُرخ چقندر ہو گیا۔ اونچی آواز سے بولا۔ "ارے نیچ میں تیری یہ سب باتیں اس لئے برداشت کر رہا ہوں کہ دوت کو مارنا نیتی کے ورودھ ہے۔"

انگد :- "تیری دھرم پرائینتا میں نے بھی سُنی ہے کہ تو دوسرے کی استری کو چراتا ہے۔ دوت کی جان بخشی کا کہنا ہی کیا؟ ارے تو ڈوب کر

کیوں نہیں مر جاتا! تو نے اپنی بہن کو نکٹی دیکھا اور دھرم وچار کر ناک کاٹنے والے کو کشما کر دیا۔"

راون :- "ارے یہ تو کہہ کہ تیری سینا میں کون ایسا یودھا ہے جو میرے مقابلہ پر آئے گا۔ تیرا مالک استری ویوگ کے کارن بل ہین ہو گیا ہے۔ رہا اُن کا بھائی، وہ بھائی کے دُکھ سے دُکھی ہے۔ تم اور سگریو ندی کے کنارے برکش ہو۔ بھبھیشن ڈرپوک ہے۔ جامونت بوڑھا ہے۔ نل اور نیل پتھر اُٹھانا جانتے ہیں۔ ہاں ایک بندر بڑا بہادر ہے۔ جس نے کہ اس شہر کو جلایا تھا۔"

انگد :- "راون کی نگری کو ایک چھوٹا سا بندر جلا دے اس بات کو سچ ہی کون مانے گا؟ ارے جس کو تم بڑا بہادر کہتے ہو وہ تو سگریو کا ایک ادنیٰ سا قاصد ہے۔ جسے ہم نے یہاں کا حال جاننے کے لئے بھیجا تھا وہ بغیر اپنے مالک کے حکم کے تمہاری نگری جلا گیا اس لئے چھپ گیا۔ اور لوٹ کر اپنے مالک کے پاس نہیں گیا۔ رہا ہماری سینا کسی ایسے یودھا کا سوال کہ جو تجھ سے لڑے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے یہاں کسی کو بھی تجھ سے لڑنا زیب نہیں دیتا۔ نیتی کہتی ہے کہ پریتی اور ورودھ برابر والے سے کرے۔ شیر کا مینڈکی کے ساتھ مقابلہ کرنا کیا اُس کی شان کے شایاں ہے؟ رام کی اس میں شان تو نہیں کہ وہ تجھ سے لڑیں! مگر کشتریہ پن کشتریہ پن ٹھہرا۔

راون (ہنس کر) "بھئی! بندروں میں ایک خصلت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ کہ اپنے پالنے والے کی بھلائی کے لئے بڑی ہی تدبیریں لڑاتے ہیں! جا بجا تماشا دکھاتے پھرتے ہیں!" انگد! بندروں کی خصلت ہی ایسی ہوتی ہے۔ لہٰذا میں تیرے کہنے کا بُرا نہیں مان رہا۔"

انگد :- "تمہاری خوبیوں کا ذکر مجھ سے شری ہنومان جی نے کیا تھا

اُنھوں نے تمہارا باغیچہ نشٹ کر دیا۔ تمہارے بیٹے کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ تمہارے شہر کو جلا ڈالا۔ اور تم چپ رہے۔ تم میں نہ شرم ہے نہ غصہ نہ غیرت!"

راون:۔ "اور تبھی تو تم نے اپنے پتا کو کھایا ہے۔"

انگد:۔ "میں تجھے بھی کھا جاتا۔ مگر میں تجھے اپنے پتا کے نرل یش کا پاتر سمجھ کر ابھی مار نہیں رہا۔ بتا تو سنسار میں کتنے راون ہیں؟ ایک راون راجہ بلی کو جیتنے کے لئے پاتال گیا وہاں لڑکوں نے اُسے اصطبل میں باندھ رکھا۔ اور کھیل ہی کھیل میں اُس کا بھُرتہ بنا رہے تھے کہ راجہ بلی کو رحم آیا۔ اور اُنھوں نے اُس کی خلاصی کروائی۔ ایک راون کو سہسر ارجن نے دوڑ کر اس طرح پکڑ لیا جیسے کوئی کسی کھلونے کو پکڑ لیتا ہے۔ پھر رشی پُلست نے اُسے چھڑا دیا۔ ایک راون کو عرصہ تک بالی نے اپنی بغل میں دبائے رکھا۔ بتا تو ان راونوں میں سے کون سا ہے؟"

راون:۔ "مورکھ! میری قوت بازو کے کھیل کو کیلاش پربت جانتا ہے۔ یا بھگوان شنکر جانتے ہیں۔ یا وہ ہاتھی جانتے ہیں جن سے میں بھڑ گیا تھا۔ اور جنھوں نے مجھے ٹکر ماری، تو میرے سینہ سے ٹکرا کر اُنے اپنے دانتوں سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے۔ میں جب چلتا ہوں تو دھرتی کانپتی ہے تو راون کو چھوٹا کہتا ہے اور منش کو بڑا۔"

انگد:۔ "سہسر باہو کے بازو توڑنے والا کلھاڑا رکھنے والے پرسرام جی کا تکبر جن کو دیکھ کر بھاگ گیا تھا وہ منش کیسے ہوئے؟ اب اِدھر اُدھر کی باتیں چھوڑ کر رام بھجن کا سہارا لے۔ اگر تو اُن سے دشمنی کرے گا تو برہما اور شنکر بھی تیری رکشا نہیں کر سکیں گے! رام بان لگنے کی دیر ہے کہ تیرے یہ دس سر گیند کی طرح ہوا میں اُڑتے دکھائی دیں گے۔"

انگد کی بات سُن کر راون جل بھُن کر راکھ ہوگیا۔ کہنے لگا "کمبھ کرن ایسا بھائی ہے۔ اندر کو جیتنے والا پتر ہے۔ تو میری طاقت سے واقف نہیں سمندر پر بندروں سے پل بندھوا لینا کوئی بڑی بات نہیں میرے بازوؤں کے سمندر میں بڑے بڑے راجہ ڈوب چکے ہیں! جب وہ ان سے پار ہوگا تب دیکھوں گا۔ میں نے بڑے بڑے شہنشاہوں سے پانی بھروایا ہے۔ تیرا مالک ہے کیا چیز؟"

انگد :- "تو جو بار بار یہ کہتا ہے کہ تو نے کیلاش پربت سر پر اُٹھا لیا تھا۔ اور اپنے دس سر کاٹ کر شنکر جی کی بھینٹ کر دیئے تھے تو یہ کوئی بڑائی کی بات نہیں ہے۔ یہ تو ایک معمولی شعبدہ باز بھی کر سکتا ہے۔ سوچ تو سہی اگیان کے بس ہو کر پتنگے ہزارہا کی تعداد میں جل جاتے ہیں! اور گدھے لاکھوں من بوجھ ڈھو ڈالتے ہیں۔ مگر وہ شور بیر نہیں کہلاتے۔ میری بات پر غور کر۔ ابھیمان تیاگ دے۔ شری سیتا جی کو واپس دے دے۔ بھگوان شری رام چندر جی تو یہ کہتے ہیں کہ گیدڑ کو مار کر سنگھ یشسوی نہیں ہو جاتا۔ مگر مرے ہوئے کو مارنے میں کوئی بڑائی نہیں ہے۔ وام مارگی کا ماتر، کنجوس، مہا مورکھ، دردری، کلنکی، بوڑھا، دائم المریض کرودھی، ایشور بمکھی، ویدوں تتھا سجنوں کا دِرودھی، صرف اپنے ہی شریر کی پالنا کرنے والا دوسروں کی بُرائی کرنے والا یہ چودہ پرانی زندہ کہلاتے ہوئے بھی مردہ کی مانند ہیں۔ میں یہی سوچ کر تجھے نہیں مار رہا۔ مگر مجھے اشتعال نہ دلا۔"

راون۔ (غصہ میں بھر کر) "نیچ بندر! مورکھ! چھوٹا منہ بڑی بات۔ جس کے بل سے تو اتنا بکواس کر رہا ہے۔ اس میں بل، پرتاپ بدھی تیج کچھ بھی نہیں۔ اُس کو گن ہین وا پرشٹھ جان کر اُس کے پتا نے اُسے بن باس دے دیا۔ استری کا وِیوگ! اس پر میرا ڈر!

ارے ایسے منشوں کو دن رات راکشس کھایا کرتے ہیں!

بھگوان رام چندر جی مہاراج کی نندا انگد سہ داشت نہ کر سکا۔ اُس نے ایک بار اس زور سے اپنے ہاتھ زمین پر پٹکے کہ زمین ہل گئی۔ اراکین دربار اپنی نشستوں پر سے فرش پر آرہے۔ اُن میں سے کئی تو دربار چھوڑ کر ہی بھاگ نکلے۔ راون بھی گرتے گرتے بچا۔ اُس کے دسوں مُکٹ زمین پر آرہے۔ اُس نے عقاب کی سی تیزی کے ساتھ چھ کو سنبھالا۔ چار کو اُٹھا کر انگد نے ہوا میں اُچھال دیا۔ جو اُڑتے ہوئے وہاں جا گرے جہاں پر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج بندروں کے درمیان تشریف فرما تھے۔

مُکٹوں کو اُڑتا ہوا آتا دیکھ کر بندر ڈر رہے۔ پربھو نے اُنھیں تسلّی دی۔ اور فرمایا کہ یہ راون کے مُکٹ ہیں، انگد نے پھینکے ہیں۔

اب راون کے غصہ کی کوئی حد نہ رہی۔ اُس نے راکشسوں کو حکم دیا کہ اس بندر کو پکڑو اور مار دو!

اس کا یہ حکم سُن کر انگد مُسکرایا۔ اور بولا " نرلج کل کلنک! ارے دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا دبا کر خود ہی مرجا! استری چور! کمارگ گامی! دُشٹ! پاپ کی راشی! نیچ بُدھی! کامی، دُر آچاری! راکشس! تیری عقل ٹھکانے نہیں رہی۔ تب ہی تو تو بے مطلب بک رہا ہے۔ اِس کا پھل تو آگے چل کر بھوگے گا۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کو منش کہتے وقت تیری زبان کیوں نہیں گل جاتی! وہ منش ہیں کیا؟ جنھوں نے ایک بان سے بالی کو مار دیا۔ وہ بان تیرے خون کے پیاسے ہیں۔ اُن کے لئے ہی میں اس وقت تجھے چھوڑ رہا ہوں۔ میں ابھی تیرے دانت توڑ دیتا۔ مگر ایسا کرنے کا مجھے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کا حکم نہیں ہے۔"

راون :- "تپسوی کے سنگ سے تیری عقل جاتی رہی ہے ۔ جو تو ایسی بہکی باتیں کر رہا ہے"۔

انگد :- "میں مجبور ہوں ورنہ تیری دسوں زبانیں کھینچ لیتا۔ اتنا کہہ کر انگد نے دربار کے عین درمیان اپنا پاؤں ٹکا دیا اور کہا :- دُشٹ اگر تو میرے پاؤں کو ہلا دے تو میں سیتاجی کو ہار جاتا ہوں۔ رام واپس لوٹ جائیں گے"۔

راون :- "شور بیر دباؤ اس بندر کی ٹانگ پکڑ کر زمین پر پٹک دو !"

میگھ ناتھ بھی اُٹھا اور دیگر راکشس بھی ! مگر پاؤں زمین پر سے نہ اُٹھنا تھا نہ اُٹھا۔ سب سامنے ہو کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ پھر راون خود اُٹھا۔ انگد نے کہا ۔ "پاؤں پکڑنے ہیں تو بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے پکڑ !" راون شرمندہ ہو کر سنگھاسن پر بیٹھ گیا :-

انگد نے اُس کو بہت سمجھایا۔ مگر اُس کی موت اُس کے سر پر منڈلا رہی تھی ، اُس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔

"رن بھومی میں تجھے موت کی نیند سونا ہوگا"۔ کہہ کر انگد وہاں سے چلا گیا۔ اور کیمپ میں آ کر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے چرنوں میں سر جھکایا۔ اور راون کے دربار کا سارا حال کہہ سنایا۔

بانروں اور راکشسوں کی لڑائی، مایا یدھ لکشمن جی کا مورچھت ہونا سکھین وید کا لنکا سے آنا۔ ہنومان جی کا سنجیونی بوٹی لانا۔ اور لکشمن جی کی مورچھا کا دور ہونا

لنکا کے باہر جو وسیع میدان تھا" وہاں راکشس سینا اور بانر سینا ایک دوسرے کے مقابلہ پر ڈٹ گئیں۔ وہ گھمسان لڑائی شروع ہوئی جس کی نظیر اتہاس میں نہیں ملتی! پہلی ہی لڑائی میں راکشسوں کے سیناپتی اکیمن اورانی کائے نے چھل کیا۔ انھوں نے ایسی مایا رچائی کہ چاروں طرف تاریکی سی پھیل گئی۔ اب راکشس تو وار کر رہے ہیں۔ اور بانر سینا اندھیرے کی وجہ سے کٹ رہی ہے۔ بانر گھبرائے۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج اکیمن اورانی کائے کے چھل کو جان گئے۔ ایک تیر ایسا چلا کہ تاریکی دور ہو گئی۔ یہ دیکھ کر بانر سینا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ وہ دگنے حوصلہ

کے ساتھ لڑنے لگے۔

رات ہوئی تو لڑائی دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دی گئی۔
راون نے حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ نصف کے قریب فوج کام آ چکی ہے۔ . . . اُسی وقت سبھا بلائی۔ دربار منعقد ہوا۔ سب سے مشورہ لیا۔

راون کے نانا مالیہ وآن نے راون کو سمجھایا۔ جب سے تم سیتا کو ہر لائے ہو! تب سے بدشگونیاں ہی ہو رہی ہیں۔ جن کا یش وید پوران گاتے ہیں۔ اُن رام چندر جی سے بیر کر کے کسی نے سُکھ نہیں پایا۔ ہرناکش اور ہرنیہ کشپو کو جنھوں نے مارا تھا، اُنھوں نے ہی اوتار دھارن کیا ہے! بیر تیاگ کر سیتا اُن کو دے دو! اور آنند سے بھجن کرو!

راون کو ایسی باتیں سُننے کی کہاں تاب تھی، مالیہ وان کی طرف خشم آلود نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا! تم اپنا منہ کالا کر کے یہاں سے چلے جاؤ۔ بڈھا سمجھ کر تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ ورنہ ابھی اس بکواس کا مزہ چکھا دیتا"۔

مالیہ وان نے سوچا کہ اِس کے آخری دن آ پہنچے ہیں" وہ وہاں سے چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد میگھ ناتھ نے کہا" پتا جی! کل کمان اپنے ہاتھ میں لوں گا! اور آپ کو کچھ نہ کچھ کر کے دکھاؤں گا"

اور دوسرے دن صبح ہونے کے ساتھ ہی سنکھ کی آواز سے لنکا گونج اُٹھی"۔ اودھر طبل جنگ پر تھاپ پڑی، ادھر میگھ ناتھ اپنی سینا کے ساتھ میدان میں نکلا۔ رن بھومی میں پہنچ کر اُس نے کہا:۔
"کہاں ہیں وہ دونوں بھائی جو سمپورن لوگوں میں بڑے شور بیر پرسدھ ہیں؟ کہاں ہے نیل، نل، سگریو، انگد، اور ہنومان؟ اور

وہ بھائی کا دشمن بھبھیشن کہاں ہے؟ اتنا کہہ کر وہ تیر پر تیر چلانے لگا۔ بانروں میں کھلبلی مچ گئی۔ بانروں کو مرتا ہوا دیکھ کر شری ہنومان جی نے ایک پہاڑ اُکھاڑ کر میگھ ناتھ کی طرف پھینکا۔ پہاڑ کو اپنی طرف آتا دیکھ کر میگھ ناتھ آکاش میں چلا گیا۔ جب نیچے آیا تو شری ہنومان جی نے ایک ایسا گھونسہ رسید کیا کہ پہروں بے ہوش پڑا رہا۔ جب ہوش آیا تو بھگوان شری رام چندر جی پر اپنے ہتھیاروں کا پریوگ کرنے لگا۔ مگر بھگوان کے تیروں کے سامنے اُس کے ہتھیاروں کی دال نہ گلی۔ اب وہ اپنی مایا سے بانروں پر ہڈی، لہو، راکھ برسانے لگا۔ بانروں کو گھبرایا ہوا دیکھ کر شری لکشمن جی، بھگوان شری رامچندر جی مہاراج سے اجازت لے کر اُس کے سر پہ آ پہنچے۔ لکشمن جی نے اُس پر کچھ ایسے وار کئے کہ وہ دہل اُٹھا۔ اُس نے شکتی[1] اُٹھا کر شری لکشمن جی پر پھینکی۔ جس سے کہ وہ کٹے درخت کی طرح رن بھومی میں گرے۔ لکشمن جی کا رن بھومی میں گرنا تھا۔ ساری بانر سینا میں ہلچل مچ گئی۔ ہنومان جی وغیرہ سارے بانر اُنھیں اُٹھا کر شری رامچندر جی مہاراج کے پاس لائے۔

جب شری رامچندر جی نے اپنے پیارے آنکھوں کے تارے بھائی کو جب مرتیو شیا پر مورچھت پڑا ہوا دیکھا تو اُن کے شوک کا پارا وار نہ رہا۔ اُنھوں نے مورچھت لکشمن جی کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔ دھیرج کے سمندر مریادا پرشوتم بھگوان رام چندر کی آنکھوں سے بھی آنسو بہ نکلے لکشمن کی سیوا دبچن کا سارا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ دلاپ کرنے لگے پیارے لکشمن تم نے میرے کارن اجودھیا چھوڑی۔ ماتا۔ پتا۔ پتنی کا

---

[1] ایک قسم کی برچھی۔

موہ چھوڑا اور میرے ساتھ آئے۔ مگر اب مجھے بھی چھوڑ گئے۔ اب میں راون کی سینا سے کیسے لڑ سکوں گا؟ سیتا اور لکشمن رہت میں ایودھیا میں کیسے منہ دکھاؤں گا؟ اب تو میں جٹا بڑھا کر بھسم رما کر جوگی کا لباس پہن کر بن میں رہوں گا۔" یہ کہہ بھگوان رام کا گلا رندھ گیا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی ندی بہہ نکلی۔ سب نے بھگوان کو دھیرج بندھایا۔ اور لکشمن جی کا علاج معالجہ کرنے کی صلاح دی۔

اب یہ وچار ہونے لگا کہ شری لکشمن جی کی مورچھا کس طرح سے دور کی جائے؟

بھبھیشن نے کہا:۔ لنکا میں سکھین نامی وید ہے۔ اگر اس کو کوئی یہاں لاوے تو لکشمن جی کو ہوش میں لایا جا سکتا ہے۔

شری ہنومان جی گئے۔ اور آن واحد میں لنکا سے سکھین وید کو اٹھا کر لے آئے۔ سکھین وید نے کہا۔ اگر سنجیونی بوٹی ہو تو لکشمن جی کی مورچھا دور ہو سکتی ہے۔ مگر سنجیونی بوٹی کل سوریہ اودے سے پہلے آجانی چاہیئے۔ ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اور اُنھوں نے بتایا کہ سنجیونی بوٹی کی پہچان یہ ہے کہ وہ ہر وقت آگ کی طرح چمکتی رہتی ہے۔ جس پہاڑ سے سنجیونی لانی تھی وہ وہاں سے کافی دور تھا۔ مگر ہنومان جی نے دوسرے دن سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس آنے کا وعدہ کیا اور چل دے۔

راون نے سوچا کہ اگر سنجیونی بوٹی وقت پر پہونچگئی تو لکشمن بچ جائیگا ورنہ لکشمن کے بغیر رام کر ہی کیا سکتا ہے؟ لکشمن کے بغیر رام لڑ نہ سکیگا بس میدان اپنے ہاتھ میں رہے گا۔ اُس نے ایسی مایا رچائی کہ اُس پہاڑی کی ساری بوٹیاں آگ کی مانند چمکنے لگیں۔

جب ہنومان جی اُس پہاڑی پر پہنچے تو تمام بوٹیاں چمک رہی تھیں۔

ہنومان جی نے بوٹی پہچاننے میں وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھکر سارا پہاڑ ہی اُٹھا لیا۔ تاکہ اس پربت کی تمام بوٹیوں میں سے سکھین پہچان لے گا۔

پہاڑ کو دائیں ہتھیلی پر اُٹھائے آکاش مارگ سے اجودھیا جی کے اوپر سے ہوتے ہوئے چلے آرہے تھے کہ شری بھرت جی نے دیکھا۔ سمجھے کہ کوئی بہت بڑا راکشس جا رہا ہے تیر چلا دیا۔ رام، رام کہتے ہوئے شری ہنومان جی پہاڑ سمیت زمین پر آرہے۔

رام، رام کے پیارے شبد سُن کر بھرت جی لپکتے ہوئے شری ہنومان جی کے پاس پہنچے۔ ہنومان جی بیہوش پڑے تھے۔ بھرت جی نے اُنھیں سینہ لگا لیا۔ ہوش آیا۔ سارا سماچار سُنایا۔ بھرت جی نے کہا۔ دیر نہ ہو جائے اِس لئے تم پربت سمیت میرے بان پر بیٹھ جاؤ! اور اُن کو بٹھا کر بان چلا دیا۔

اب ادھر کا حال سُنئے۔ رات آدھی سے زیادہ بیت گئی مگر شری ہنومان جی نہ پہنچے۔ شری رام چندر جی بیاکل ہو کر بولے ''بھائی تمہارا سوبھاؤ سدا کومل رہا۔ مجھے کبھی دُکھی نہیں دیکھ سکے۔ میرے لئے سب کو تیاگ کر بن میں چلے آئے۔ اب کہاں ہے میری دیا کلتا بھری باج سُن کر اُٹھتے کیوں نہیں؟ مترا ستری کٹمب اور گھر سنسار میں بار بار مل جاتے ہیں۔ بھائی بار بار نہیں ملتے۔ میں اجودھیا میں کون سا منہ لے کر جاؤں گا۔ استری کی کارن پیارے بھائی کو کھو دیا۔'' ہے پتر! اب لوک سندا کو میرا ہردیہ سہن کرے گا۔ اپنی ماتا کے تم ایک ہی پتر ہو۔ .... اُس کے پرانوں کے ادھار ہو۔ اُس نے مجھے ہر پرکار سے سُکھ دینے والا۔ اور پرم ہتکاری جان کر تمھاری باہنہ میرے ہاتھ میں دی تھی ...... اب میں اُسے کیا اُتر

شری رام پٹہ چائلن

دوں گا؟

عین اُسی وقت شری ہنومان جی وہاں آپہنچے۔ ویدنے اُپائے کیا۔ اور لکشمن جی اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے اُنھیں ہردیہ سے لگالیا۔

بانر سینا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

راون کا کمبھ کرن کو جگانا۔ اُس کا لڑنے کے لئے جانا اور مارا جانا

لکشمن جی کی مُورچھا کا دور ہو جانا راون کے لئے اچھی خبر نہ تھی۔ وہ گھبرا گیا۔ اور کمبھ کرن کو جگایا۔

کمبھ کرن نے اُٹھ کر دریافت کیا۔ "بھائی یہ تمہارا رنگ کیوں اُڑا ہوا ہے۔ معاملہ کیا ہے؟"

راون نے اُس کو سارا حال سُنایا۔ اور کہا "دُرمکھ، دیو شتر، نش۔ بھکشک اتی کائے، اکیمپن اور مہو زر وغیرہ سب یودھا مارے جا چکے ہیں۔"

راون کی بات سُن کر کمبھ کرن اُداس ہو کر بولا۔ "مُورکھ! جگن ماتا کو ہر لایا ہے۔ اب تو اپنا کلیان چاہتا ہے۔ مجھے کیوں جگایا ہے؟۔ اب بھی ابھیمان تیاگ دے۔ اور سیتا کو واپس کردے۔ جس رامچندر کے ویر ہنومان ایسے سیوک ہیں کیا وہ نش ہو سکتے ہیں۔ کاش! کہ تو نے مجھے یہ سب کچھ پہلے بتایا ہوتا"

راون گھبرایا۔ اب اُس کو چال سُوجھی۔ اپنی حمایت کے لئے اُس نے کمبھ کرن کو گھڑوں مدرا پلوادی۔ مدرا پی کر کمبھ کرن....

اکیلا ہی میدان میں جا پہنچا۔ بھبھیشن کو دیکھ کر اُس کے گلے ملا۔ بھبھیشن نے اُسے بتایا کہ راون نے اُسے لات ماری ہے۔

کمبھ کرن نے کہا۔" وہ کال وش ہوگیا ہے۔ وہ بھلا اچھی صلاح، مان سکتا ہے؟ تو دھنیہ ہے جو بھگوان کا پیارا ہو کر راکشس کل کا نام روشن کرنے والا ہوا ہے"

" اچھا اب تم بھی جاؤ! میں بھی کال وش ہو گیا ہوں۔ مجھے اپنا پرایا نہیں سوجھ رہا"

بھبھیشن نے شری رام چندر جی مہاراج کو مطلع کیا کہ کمبھ کرن آیا ہے۔

ہنومان (اُن کے رفقا) لپکے ہوئے وہاں پہنچے جہاں پر کہ کمبھ کرن گرج رہا تھا۔ ہنومان جی نے آنے کے ساتھ کمبھ کرن کی کنپٹی پر ایک گھونسہ دیا۔ وہ چکرا کر گرا۔ مگر جوابی گھونسہ کی تاب شری ہنومان جی بھی نہ لا سکے۔ اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ دونوں طرف کی فوج بھی اب تک اچھی طرح سے قدم جما چکی تھی۔ لڑائی بڑے زور سے جاری تھی کمبھ کرن بانروں کا قتل کر رہا تھا۔ بھگوان رام چندر جی دھنش بان لیکر اُس کی طرف بڑھے۔ پہلے ہی چند تیروں نے راکشس دل کا بہت سا حصہ صاف کر دیا۔ اس کے بعد جب کمبھ کرن اُن کی طرف لپکا تھا، تو ایک تیر مارا جو اُس کے سر کو لے کر راون کے سامنے گرا۔ راون کیلئے کمبھ کرن کی موت ناقابلِ برداشت صدمہ تھا۔ لگا دھاڑیں مار کر رونے۔ عین اُس وقت وہاں میگھ ناتھ پہنچا۔ اور راون کی ہر طرح سے تسلی و تشفی کی۔

میگھ ناتھ کی موت

اگلے دن صبح میگھ ناتھ نے میدان جنگ میں جا کر وہ ہلڑ مچایا کہ بانر دہل گئے۔ یہ حال دیکھ کر جاموونت نے اُسے ٹانگ سے پکڑ کر گھما کر جو پھینکا تو وہ راون کے سامنے جا کر گرا۔ بڑی ہی شرم آئی۔ کہنے لگا پتاجی! میں اب یگیہ کروں گا۔ بھبھیشن رام چندر جی کے پاس پہنچا۔ اور بولا۔ "مہاراج! میگھ ناتھ اب یگیہ کر رہا ہے۔ یہ یگیہ اگر نہ ہو تو اچھا ہے" بھگوان نے اُسی وقت انگد وغیرہ کو بُلا کر حکم دیا کہ لکشمن کے ساتھ جاؤ اور میگھ ناتھ کو سماپت کرو۔"

شری لکشمن جی، انگد جی و دوسرے ویروں نے جا کر میگھ ناتھ کو گھیر لیا۔ بڑی دیر تک لڑائی ہوتی رہی۔ لکشمن جی کے بان تو رام بان سمان ہی تھے۔ مگر میگھ ناتھ اُنھیں دیکھ کر چھپ جاتا تھا۔ پھر سامنے آجاتا تھا چھل سے لڑتا تھا۔ مرنے میں نہ آتا تھا۔ بانر گھبرائے مگر شری لکشمن جی نے اُس کے سینہ میں تاک کر ایک ایسا تیر مارا کہ میگھ ناتھ پھر اُٹھ نہ سکا۔

راون بدھ

اب راون کی باری تھی۔ اگلے دن وہ اپنے سنہری رتھ پر سوار ہو کر میدان جنگ میں آیا۔ اُدھر سے ننگے پاؤں بھگوان شری رام چندر جی تشریف لائے۔ بھبھیشن کو رام چندر جی کو بغیر رتھ کے دیکھ کر بڑا ہی دُکھ ہوا۔ بولا "ناتھ! آپ کے پاس نہ رتھ ہے نہ کوچ ہے۔ نہ پاؤں میں جوتا ہی۔ اتنے بڑے بلوان یودھا کو آپ کیونکر جیت سکیں گے؟"

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے اس طرح گوہر افشانی کی۔

بتر! سُنو! جس سے جیت ہوتی ہے وہ اور ہی رتھ ہے۔ شُورتا، اور دھیرج اُس کے پہیئے ہیں۔ ستیہ مضبوط دھوجا اور گیان، اندریہ دمن اور پر اُپکار گھوڑے ہیں۔ کشما اُنوگرہ اور سمتا کی لگام میں وہ بندھے رہتے ہیں۔ ایشور کا بھجن چتر سارتھی ہے۔ ویراگ ڈھال، اور سنتوش تلوار ہے۔ دان بھالا ہے۔ بُدھی سانگی ہے۔ سرشیٹ وگیان دھنش ہے۔ نرمل چت ترکش ہے۔ شم یم اور نیم آدی مختلف اقسام کے بان ہیں۔ برہمن اور گورو زرہ بکتر ہیں۔ سکھا! جس کے پاس ایسا دھرم روپی رتھ ہے اُس پر کوئی شترو کبھی فتح نہیں پا سکتا۔ سُنو! اس سنسار روپی شترو کو وہی جیت سکے گا۔ جس کے پاس یہ رتھ ہوگا"۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی بات سُن کر ببھیشن نے اُنکے چرن پکڑ لئے۔ اُس نے سمجھا کہ پربھو نے اِس بہانے سے مجھے شکشا دی ہے۔

اُدھر راون نے افرا تفری مچا دی۔ لگا بانروں کا کچومر نکالنے۔ لکشمن جی اُس کے سامنے آئے خوب لڑائی ہوئی۔ راون کا رتھ چکنا چور ہو گیا۔ اور سارتھی مارا گیا۔ وہ خود بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ تب ایک دوسرے سارتھی نے اُسے رتھ میں ڈالا اور لنکا کو لے گیا۔

صبح ہوئی تو اُس نے یگیہ کرنے کا ارادہ کیا۔ ببھیشن بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے پاس پہنچا اور بولا "مہاراج! راون یگیہ کا اہتمام کر رہا ہے۔ اگر یہ یگیہ اختتام کو پہنچ گیا تو راون مرنے کا نہیں"۔

بھگوان شری رام چندر جی کے اشارے سے بانروں نے راون کو یگیہ نہیں کرنے دیا۔ بلکہ اُسے گھیر کر میدان میں لے آئے۔ آج کی لڑائی معرکہ کی لڑائی تھی۔ رام چندر جی نے بانروں نے راکشسوں

کی فوج کا تقریباً صفایا کر دیا۔ راون کو اس امر کا احساس ہو گیا کہ وہ اکیلا ہے۔ تب وہ بھگوان کے سامنے آیا۔ وہ رتھ پر تھا۔ بھگوان پیدل دیوراج اندر سے یہ برداشت نہ ہو سکا۔ اُنھوں نے ایک نہایت ہی نفیس رتھ پربھو کے لئے بھیجا۔ جس پر سوار ہو کر بھگوان راون کے سامنے آئے۔ اُن کو دیکھ کر راون نے کہا "تپسوی! جن بہادروں پہ تو میدانِ جنگ میں غالب آیا ہے میں ویسا نہیں ہوں۔ اور مجھے دنیا جانتی ہے۔ تم نے کھمبھ کرن آدمی کو مارا ہے۔ آج میں سب کا بدلہ چکاؤں گا۔ نشچہ ہی تجھے کال کے حوالہ کروں گا۔"

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج بولے "سب ستیہ ہے، اب تو اپنی بہادری دکھا۔ سنسار میں تین پرکار کے پرش ہیں۔ گلاب، آم اور کٹھر کی مانند ایک پھول دینے والے۔ ایک پھول و پھل دینے والے۔ ایک میں کیول پھل ہی لگتے ہیں۔ پھول نہیں۔ اسی طرح ایک کہتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ ایک کہتے ہیں اور کرتے بھی ہیں۔ تیسرے کرتے ہیں مگر کہتے نہیں!"

راون ہنسا۔ کہنے لگا "تم مجھے گیان سکھا رہے ہو! موت سے ڈر رہے ہو کیا؟"

راون نے تیر چلائے۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے اُن تمام کو اپنے تیروں سے کاٹ ڈالا۔

راون نے بھگوان کے سارتھی کو زمین پر ڈال دیا۔ بھگوان نے اُسے اُٹھا لیا۔

راون نے بھگوان کے رتھ کے گھوڑوں کو زمین پر لٹا دیا۔ بھگوان نے اُنھیں بھی اُٹھا کر کھڑا کر دیا۔

اب بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے ایسے تیر چلائے کہ راون کا

رتھ چکنا چور ہو گیا۔ وہ دوسرے رتھ پر چڑھ بیٹھا۔ تیر پہ تیر چلانے لگا۔
اب بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے مہرشی اگست کا عطا کردہ بان چھوڑا۔ یہ بان مہرشی اگست نے برہما سے پایا تھا۔ یہ بان راون کے دل و جگر کو چیر کر نکل گیا۔ اور راون زمین پر گر پڑا۔
دیوتاؤں نے آسمان پر سے اتنے پھول برسائے کہ چاروں طرف پھول ہی پھول دکھائی دیتے تھے۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی جے کی فلک شگاف آواز سے فضا گونج اُٹھی سے

دیا راون نے یوں دھوکہ جو رگھبر کی ہدایت کو
چُرا کر لے گیا لنکا میں راما کی محبت کو
بتایا ہاتھ تب سگریو نے بن باس والوں کا
اُسی کی فوج سے بولا رام نے لنکا پر حملہ
ہنومان اس لڑائی میں پھر اُس کا دست و بازو تھا
بکھیرا جس نے شیرازہ تھا راون کی جمعیت کا
ہنوماں نے بھگایا بے طرح راون کی فوجوں کو
دکھادی اُس نے آخر آگ راون کے محلوں کو
ملایا خاک میں رگھبیر نے راون کی طاقت کو
گرایا سرنگوں اُس نے غرض اس کی حماقت کو
پچھاڑا بے طرح راون کو اُس نے اپنی ہمت سے
بگاڑا کام راون نے تو اپنا اپنی نیت سے
غرض راون کی لنکا سے جنازہ ظلم کا اُٹھا،
ہوئیں بدنیتیں بے حوصلہ، بدیوں نے سر پیٹا
زمانہ نے اُڑائی خاک سنگدل بے پروا لوں کی
بُری ہوتی ہے یارو بددعا آشفتہ حالوں کی

راون کا کریا کرم۔ سیتا جی کی اگنی پریکشا
بھگوان شری رام چندر جی
مہاراج کا پشپک بوان
میں سوار ہو کر اجودھیا
پوری کو جانا

راون کی لاش کے پاس بیٹھ کر مندودری بُری طرح سے بلاپ کرنے لگی۔ ببھیشن بھی راون کے مردہ جسم کو دیکھ کر رونے لگا۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے اُس کو تسلی دی۔ اور اُسے راون کے انتم سنسکار کرنے کے لئے کہا۔

جب ببھیشن راون کی آخری رسوم ادا کر چکا تو بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے لکشمن، شری ہنومان جی، سگریو، انگد جاموَنت، نل اور نیل کو بھیج کر اُس کے راج تلک کی رسم ادا کروائی۔ پھر ہنومان جی سے کہا کہ تم لنکا میں جا کر سیتا کا پتہ لاؤ۔ ہنومان جی شری سیتا جی کے پاس گئے۔ اُنھوں نے اُن کا کشل سماچار دریافت کیا۔

ہنومان جی بولے " ماتا جی! بھگوان شری رام چندر جی مہاراج آنند پوربک ہیں۔ اُنھوں نے رن بھومی میں راون کا یدھ کیا ہے۔ ببھیشن کو راج دیا ہے۔

یہ سُن کر جانکی کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اُنھوں نے فرمایا۔

پُتر! اب تم وہ اُپائے کرو جس سے میں پران ناتھ کے درشن پاؤں۔"

ہنومان جی نے فوراً یہ سندیش بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کو پہنچایا۔ بھگوان نے اُسی وقت ببھیشن کو بُلایا۔ اور کہا "تم اور انگد شری ہنومان جی کے ساتھ جاؤ۔ اور آدر سہت سیتا کو لے آؤ۔"

ببھیشن، انگد اور شری ہنومان جی ایک نفیس پالکی میں شری سیتا جی کو سوار کر وہاں سے لے آئے۔ جہاں پر کہ بھگوان شری رامچندر جی مہاراج تشریف فرما تھے۔

سیتا جی کی اگنی پریکشا بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے لازمی قرار دیدی تھی۔ لہٰذا سیتا جی نے لکشمن جی سے کہا "تم ترنت ہی اگنی پرگٹ کرو۔"

آنکھوں میں آنسو بھر کر شری لکشمن جی نے وہاں پر خشک لکڑیوں کا ڈھیر لگا دیا۔ اُس لکڑیوں کے ڈھیر کے پاس کھڑی ہو کر شری سیتا جی بولیں، "اگنی دیو! آپ سب کی اُگتی جانتے ہیں۔ اگر میرے ہردیہ میں من بچن کرم سے بھگوان کو چھوڑ کر دوسرے کی گتی نہیں ہے تو میرے لئے آپ، چندن کے سمان ہو جائیے۔" یہ کہہ کر شری سیتا جی نے اگنی پرویش کیا۔

اگنی نے دیہہ دھارن کر کے شری سیتا جی کا ہاتھ بھگوان شری رام چندر جی کے ہاتھ میں دے دیا۔

دیوتاؤں نے پرسن ہو کر، آسمان پر سے پھولوں کی جھڑی لگا دی۔

ببھیشن نے کہا "مہاراج! آپ نے راون کو مار کر تینوں لوکوں میں پوتر یش پھیلایا۔ مجھ ایسے دین، ملین، بُدھی ہین ... اور نیچ
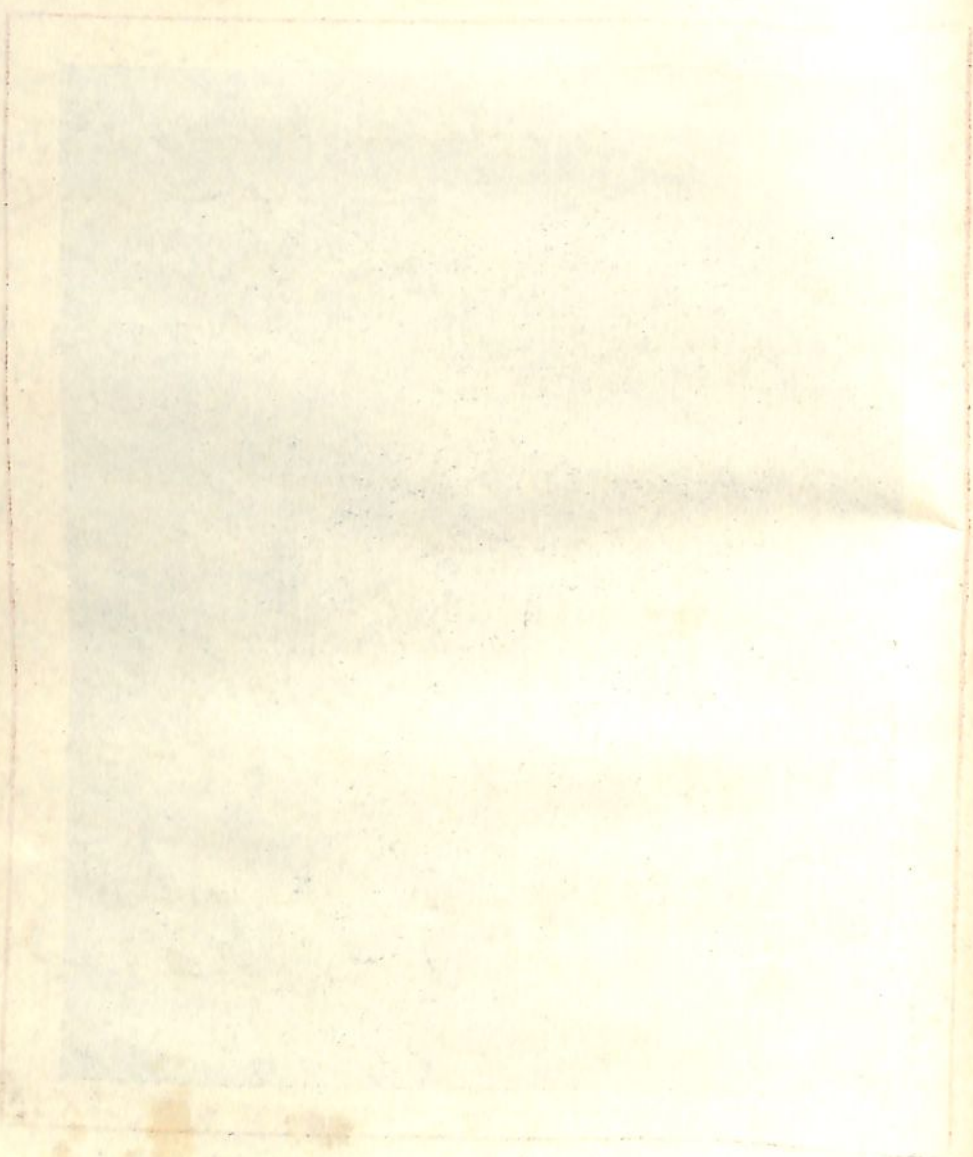
پشپک ومان پر ایودھیا واپسی

جاتی پرا پار کر پا کی۔ اب آپ اس سیوک کا گھر پوتر کریں۔ اشنان کیجئے! جس سے لڑائی کی تکان دور ہو۔ خزانہ اور مکانات ملاحظہ فرمائیے! اور انھیں بانروں تقسیم کیجئے! پھر مجھے ساتھ لے کر اجودھیا کو چلیئے۔"

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج بولے۔" بھائی! تمہارا یہ خزانہ اور مکانات سب میرے ہی ہیں۔۔۔۔۔۔ مگر مجھے بھرت کی یاد ستا رہی ہے۔ جو کہ تپسوی کی مانند میری راہ دیکھ رہے ہیں۔ تم ایسی تدبیر کرو جس سے کہ میں جلد اجودھیا پہنچوں۔ اگر وقت مقررہ سے ایک منٹ کی بھی دیر ہوگئی تو میں بھرت کو زندہ نہ پاؤں۔ تم آنند پوربک راج کرو پھر میرے دھام کو آنا۔ جہاں سب سنت لوگ آتے ہیں۔"

بھبھیشن، بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے چرن پکڑ کر خوشی کے آنسو بہانے لگا۔

بھبھیشن جلدی سے اپنے محل میں گیا۔ اور بہت سے بیش قیمت زیورات اور پارچات پشپک بوان میں بھر کر وہاں سے آیا۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے اُسے حکم دیا کہ بوان کو آکاش میں لے جاؤ۔ اور یہ پارچات اور زیورات بانروں میں لٹا دو!

بھبھیشن نے ایسا ہی کیا۔ بوان میں سے پارچات و زیورات نیچے گر رہے تھے۔ اور بانر اُنھیں اُٹھا اُٹھا کر خوش ہو رہے تھے۔ عجیب نظارہ تھا۔

اس کے بعد بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے سب بانروں کو رخصت کر دیا۔ اور خود سیتا جی اور لکشمن جی کے ساتھ بوان میں، بیٹھ گئے۔ شری ہنومان جی۔ سگریو، انگد، بھبھیشن، جاموَنت۔ نل

اور نیل بھی بھگوان رام چندر جی مہاراج کی اجازت سے بوان میں سوار ہو گئے۔ بوان ہوا میں اُڑنے لگا۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے شری سیتا جی سے کہا۔ "دیکھو! یہاں لکشمن نے میگھ ناتھ کو مارا تھا اس جگہ ہنومان اور سگریو نے بڑے بڑے بہادر راکشسوں کو موت کی نیند سُلایا تھا۔ یہاں میں نے کمبھ کرن اور راون کا بدھ کیا تھا۔ پھر کشکندھا پوری دکھائی۔ پھر سمندر کے کنارے کا وہ استھان دکھایا، جہاں پر کہ بانر کیمپ لگایا گیا تھا۔

جب بوان مہرشی اگست کے آشرم کے قریب پہنچا۔ تو بھگوان نے اُسے زمین پر اُتارا، سب رشیوں اور مہرشیوں کو درشن دیئے اُن کا اشیرباد لیا۔ زاں بعد گنگا دکھائی دی۔ بھگوان نے شری سیتا جی سے کہا۔ سیتے! گنگا جی کو پرنام کرو! یہ دیکھو! تیرتھ راج پریاگ! یہ رہا سنگھم! تو وہ رہی اجودھیا!

بوان زمین پر اُتار اگیا۔ سب نے تربینی میں اشنان کیا۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے شری ہنومان جی سے کہا، کہ وہ برہمن کا بھیس بنا کر اجودھیا پوری میں جائیں اور وہاں کا کشل سماچار لائیں۔

ہوس راج لینے کی نہ رگھبر جی میں رکھتے تھے
ستم کا ناش کرنے کے فقط اُنکے ارادے تھے
چھڑایا جانکی جی کو اُنھوں نے قید راون سے
بچا کر اُس کو لے آئے وہ اُس کے دستِ آہن سے
بھبھیشن کو دلایا راج، آخر ملک لنکا کا
ارادہ کر لیا پھر رام چندر نے اجودھیا کا
اجودھیا والے کہتے تھے کہ رگھبر آنے والے ہیں

اجودھیا کے پربھو کا شکر ہے پھر بھاگ جاگے ہیں
پشپ بوان نے آخر وطن میں اُن کو پہنچایا،
کہ آخر خاتمہ پر عرصہ قہرِ خدا آیا،

اُتر کانڈ

بھرت کی بیقراری، ہنومان جی کا آکر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی آمد کی اطلاع دینا

نہیں آئے نہیں آئے کیا باعث نہیں آئے،
مرے پاپوں کا پردہ پردۂ محمل نہ بن جائے،
ہوئے چودہ برس پورے تو یہ فریاد لب پر تھی
بھرت کی چشم پُرنم اے قمر سرجو سے بڑھکر تھی
بڑا خوش بخت لچھمن اُن کا ہمراز محبت ہے
مری قسمت میں ابتک رام کا آزار فرقت ہے
بھرت یوں کاٹتا ہے غم میں گھڑیاں انتظاری کی
ہے ہستی موت سے بڑھ کر جو گذرے بیقراری کی
یہ آہیں کھینچ لائیں رام رگھبر کو دعا ہوکر
اجودھیا ناتھ نے درشن دیئے جلوہ نما ہوکر

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے اجودھیا واپس پہونچنے میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا۔ اہالیانِ شہر بے حد بیاکل ہیں۔ بھرت جی کی دائیں آنکھ اور دایاں بازو پھڑک رہے ہیں۔ وہ شگون نیک خیال کر کے خوش ہو رہے ہیں۔ مگر بھگوان کی ابھی تک کوئی خبر کیوں نہیں ملی میں نے ہنومان کو بان بھی تو مارا تھا۔ مگر بھگوان ایسی باتوں پر توجہ نہیں دیا کرتے۔ مجھے یقین ہے کہ وقت ملنے پر بھگوان ضرور مجھے ملیں گے۔ اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا تو اس دنیا میں مجھ سا خوش قسمت اور کون ہوگا؟

بھرت جی اِس طرح سے سوچ ہی رہے تھے کہ شری ہنومان جی برہمن کے روپ میں وہاں آپہنچے۔

ہنومان جی نے دیکھا کہ بھرت جی کشا آسن پر بیٹھے ہیں۔ جسم دُبلا ہو گیا ہے۔ رنگ زرد ہے۔ زبان سے "رام، رام" کا اچارن ہو رہا ہے۔

ہنومان جی نے کہا۔ "جن کی جُدائی میں آپ کا یہ حال ہے وہ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج آگئے ہیں!"

ان الفاظ نے شری بھرت جی کے لئے وہی کام کیا جو کہ پیاسے کے لئے امرت کرتا ہے۔

"آپ کون ہیں؟" بھرت جی نے کہا۔

"میں ہنومان ہوں! بھگوان کا ادنیٰ سیوک" ہنومان جی نے جواب دیا۔

بھرت جی نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر شری ہنومان جی کو گلے لگالیا۔ دونوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

بھرت جی نے کہا "کہو متر! میں تمھیں کیا دوں؟ ہاں ذرا پربھو!

کاچرتر تو سُناؤ"۔
ہنومان جی نے رام کہانی سُنائی۔ اِس کے بعد بھرت جی کے چرن چھوکر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے پاس جا پہنچے۔
بھرت جی نے یہ خبر محلوں میں پہنچائی۔ اور وہاں سے یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی۔ لوگوں کی مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ پوجا کی سامگری لیکر پھل و مٹھائیوں کی تھال لیکر اہالیانِ شہر کے باہر اُس میدان میں گئے، جہاں پر کہ بوان کو اُترنا تھا۔
بوان نظر آیا۔" بھگوان شری رام چندر جی کی جے" کی صدا سے فضا گونج اُٹھی۔ بوان نیچے اترا۔ سب سے پہلے بھگوان شری رام چندر جی مہاراج باہر نکلے۔ اس کے بعد باقی سب سامنے استقبال کیلئے وشسٹ بھرت، شترگھن، سومنتر۔ . . . .
راج ماتائیں وشہر کے امراء ورؤسا کھڑے تھے۔
بڑوں کو پرنام کرتے وقت جسم پر ہتھیار نہ ہونا چاہیئے۔ لہٰذا رامچندر جی مہاراج نے دھنش بان ایک طرف رکھے۔ اور مہرشی وشسٹ کے چرنوں میں پرنام کیا۔
قارئین کرام! شری بھرت جی نے جس طرح سے پربھو کے چرن پکڑے وہ نظارہ ہمارے قلم میں طاقت نہیں کہ آپ کو دکھا سکے۔ وہ دیکھنے کی چیز بھلا تحریر میں کس طرح سے دکھائی جا سکتی ہے۔
بھرت جی چرنوں سے لپٹے ہوئے ہیں اُٹھتے ہی نہیں . . . .
پربھو پورا زور لگا کر اُنھیں اُٹھاتے ہیں اور کھینچ کر سینہ سے لگاتے ہیں۔ زاں بعد بھگوان نے شترگھن کو گلے سے لگایا۔ شری لکشمن جی بھرت جی سے ملے۔
بھرت جی اور شترگھن جی نے شری سیتا جی کے چرنوں میں

سیس جھکایا۔
کوشلیا جی اس طرح سے دوڑیں جس طرح سے گئو اپنے بچھڑے کو دیکھکر دوڑتی ہے۔
سومترا جی رام سے ملیں۔ اور کیکئی بھی ملی مگر ایک ندامت بھرے دل کے ساتھ۔
اس کے بعد بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے ایما سے ہنومان بھبھیشن، سگریو، انگد وغیرہ نے مہرشی وشسشٹ کے چرنوں میں گر کر پرنام کیا۔ اس کے بعد ان سب نے کوشلیا جی، سومترا جی اور کیکئی کو پرنام کیا۔
بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے مہرشی وشسشٹ سے کہا۔
"گورو دیو! یہ میرے وہ متر ہیں جنہوں نے جنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ مجھے بھرت سے پیارے ہیں"
اس رات کو اہالیان شہر نے دیپ مالا کی۔ دیوالی کا تہوار اُسی دن کی یادگار ہے ۔

تیہواروں میں تہوار ذیشان دیوالی
بھارت ہے ترے نام پہ قربان دیوالی
بسمل کے دلِ زار میں ہے جان دیوالی
خوشیوں کا ترے دم سے ہے سامان دیوالی
گھر گھر میں چراغوں نے مبارک ہے سُنائی
لنکا سے سواری شری رگھو بیر کی آئی
آتی ہے خوشی دل میں جب آتی ہے دیوالی
اور غنچۂ اُمید کھلاتی ہے دیوالی
صورت شری رگھبیر کی دکھاتی ہے دیوالی

بگڑی ہوئی تقدیر بناتی ہے دیوالی
تاریک گھرانوں میں ہو ارام کا جلوہ
ہے آنکھ کی پتلی میں یہ گھنشیام کا جلوہ
ہاتھوں میں شری رام کے گوہر ہے دیوالی
بس اس لئے بہتر سے بھی بہتر ہے دیوالی
بھگتی کا جو مشہور ہے جوہر ہے دیوالی
جل جائے جو پاپوں کا وہ دفتر ہے دیوالی
برکت شری رگھبیر کی ہے خاکِ قدم کی
ہے لاج شری رام سے ایمان و دھرم کی
گلشن ہی ہری رام اگر گل ہے دیوالی
آواز ہری کرشن کی بلبل ہے دیوالی
چشمانِ حقیقت میں جزو کل ہے دیوالی،
جے جے کا جو نعرہ ہے وہ غل ہے دیوالی
پاپوں کی جو لنکا تھی اُسے ہم نے جلایا،
اور کام کے راون کی شجاعت کو مٹایا
اُمید ہے گلزار میں شوکت ہے دیوالی،
بھارت میں شری رام کی برکت ہے دیوالی
گنگا کی طرح بحرِ سخاوت ہے دیوالی
بازار کی گلزران یہ دولت ہے دیوالی
فانوس کی تنویر میں قسمت ہے ہماری
بگڑی ہوئی تقدیر دیوالی نے سنواری
ہنگامِ مسرت ہے کہ آئی ہے دیوالی
بھارت نے بصد عیش منائی ہے دیوالی

رحمت کی گھٹا ہند پہ چھائی ہے دیوالی
آمد کی خبر رام کی لائی ہے دیوالی
جاں جسم میں آئی ہے شری رام کا آنا
رگھبیر کے دیدار سے بدلا ہے زمانہ
ہے صبح وطن سے بھی سوا شام دیوالی
گلزار تمنا کی ہوا نام دیوالی
بھرپور ہوئے رام سے ہے جام دیوالی
آسائش کونین ہے آرام دیوالی
آباد ہوئے جاتے ہیں برباد گھرانے
دلشاد دیوالی نے کئے اپنے بگانے
جب رام نے لنکیش کی ہستی کو مٹایا،
اور راج سنگھاسن پہ بھبھیشن کو بٹھایا،
رخصت ہوئے رگھبیر تو پھر اپنا پرایا
پرنام کا تحفہ ادب آداب سے لایا،
لنکا سے روانہ ہوئے جسرتھ کے دلارے
آتے ہیں اجودھیا کو نظر آنکھ کے تارے
سرجو کی ہر اک موج یہ گاتی ہے ترانے
بیدار کیا بھرت کو اس شرطِ وفا نے
آئے شری رگھبیر جو دیدار دکھانے
تازہ ہیں ہر اک دل میں دل افروز فسانے
صدیوں کی پرانی ہے مگر مٹ نہیں سکتی
دراصل یہ شوکت ہے شری رام کی شکتی
کیا لطف برادر ہے یہ لچھمن نے بتایا

سیتا نے پتی برت کا تماشہ ہے دکھایا
ماتاؤں نے جب دوڑ کے سر چھاتی سے لگایا
سر اپنا شری رام نے چرنوں میں جھکایا،
اُس وقت کی تصویر بھی ہے جانِ تمنّا
درشن شری رگھبر کا ہے ایمان تمنّا
آنکھوں سے لگا لیتا ہوں میں خاکِ اجودھیا
دل چاک کو کرتا ہے چاک اجودھیا
دیدوں کا ہر اک حرف ہے ادراکِ اجودھیا
سایہ ہے کرم کا یہی افلاکِ اجودھیا
درشن ہے اجودھیا ہے غریبوں کی دیوالی
برکت سے دیوالی کے نہیں گھر کوئی خالی
سر جو بھی وہی اور وہی دربارِ اجودھیا
آئیں گے نظر پھر شری سرکارِ اجودھیا
سر چرنوں پہ رکھتا ہوں کہ داتا را اجودھیا
سمجھو دلِ بیمار کو بیمار اجودھیا
غمگین کو اے شانِ کرم جلد شفا دو
مجھ درد کے مارے کو شری رام دوا دو

راج تلک اور رام راج کے نظّارے

مہرشی وشسٹھ نے برہمن منڈل سے کہا۔ ” اگر سب برہمن اجازت دیں تو بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کو سنگھاسن پر بٹھایا جاوے۔“

برہمنوں نے کہا ” رشی راج! رام کا راج تلک ․․․․

سنسار کے لئے آنند روپ ہے۔ اِس کام میں دیر ہرگز نہ کیجئے۔

چاروں بھائیوں نے اشنان کیا۔ حجام بلوا کر بھگوان شری رام چندر جی مہاراج لکشمن جی اور بھرت جی نے جٹائیں کٹوائیں۔

کوشلیا جی نے سیتا جی کو اشنان کروایا۔ اُن کا شرنگار کیا۔

مہرشی وششٹ نے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج کو سنگھاسن پر بٹھایا۔

سب سے پہلے مہرشی وششٹ نے اُن کے تلک کیا۔ پھر دیگر برہمنوں نے تلک لگایا۔

ماتاؤں نے بھگوان کی آرتی اُتاری۔ غرباء مساکین و برہمنوں کو بہت سا دان دیا گیا۔ جو کہ ایک لاکھ گھوڑوں، ایک لاکھ گئووں اور ایک صد بیلوں پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ تیس کروڑ اشرفیاں، زیورات اور پارچات بھی برہمنوں کو دان دیئے گئے۔

ایک طلائی مالا جو کہ ہیروں سے جڑی ہوئی تھی، بھگوان نے سگریو کو دی۔ انگد کو بھی اسی قسم کا ایک بیش قیمت زیور دیا گیا۔

بھگوان نے ایک بیش قیمت موتی مالا شری سیتا جی کو دی۔ . . . . .

سیتا جی نے اپنے گلے سے بہت سے زیورات اُتارے۔ اور بھگوان کی طرف دیکھا۔ بھگوان نے مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔ "جسے جو مناسب سمجھو دو"

سیتا جی نے سب سے بیش قیمت ہار شری ہنومان جی کو دیا۔ ازاں بعد دیگر بانروں میں بہت سے بیش قیمت تحائف تقسیم کئے گئے۔ راج تلک کا اُتسو دیکھنے کے بعد ببھیشن اور سگریو آدی بانر اپنے دیش کو واپس چلے گئے۔

بھگوان کی خواہش تھی کہ شری لکشمن جی یُودراج پد گرہن کریں!

مگر اُنھوں نے یہ پیش کش قبول نہیں کی ۔ چنانچہ بھگوان نے شری بھرت کو اپنا یودراج مقرر کیا ۔

راج پانے کے بعد بھگوان نے پونڈریک اشو میدھ ، واجی میدھ اور دیگر کئی قسم کے یگیہ متعدد بار کئے ۔ اُنھوں نے مختلف اقسام کے یگیوں سے دیوتاؤں کو سنتشٹ کیا ۔

بھگوان کے راجیہ میں کوئی ودھوا نہ تھی ۔ سانپ وغیرہ کسی کو کاٹتے نہ تھے ۔ چوروں کا نام ونشان بھی نہ تھا ۔ ظلم کا لفظ سُننے میں نہ آتا تھا ۔ رعیت دھرم[۱] پر چلتی تھی ۔ جھوٹ سے ڈرتی تھی ۔

---

[۱] آج کل دھرم کا یہ حال ہے کہ ہر دفتر " انجمن رشوت خوراں " ہے ۔ ہر بازار چور بازار ہے ۔ ہر شخص اپنی غرض کے لئے دوسرے کا گلا کاٹنے کو تیار ہے ۔ بھگوان کا نام لوگ بالکل بھول چکے ہیں ۔ دھرم ۔ دان ، دیا ، عنقا ہو چکے ہیں ۔ کسی کو کسی سے کوئی ہمدردی نہیں ۔ شرفا بے عزت ہو رہے ہیں ۔ بدمعاش مزے کر رہے ہیں ۔ بھگت دُکھی ۔ ابھگتوں کی چاندی ہے ۔

وہ وقت جو گیتا ، بھاگوت ، رامائن آدی کے پاٹھ کا تھا ۔ وہ اخبار بینی اور چائے نوشی کے لئے مخصوص ہو چکا ہے ۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے بال کیسے کٹے ہیں ۔ اُن کے پارچات تو درزی نے صحیح طور سیئے ہیں ۔ اس بات کا والدین کو خیال ہے ۔ مگر بچوں کو اپنے دھرم سے پریم ہے ۔ اس بات پر اُنھوں نے کبھی غور نہیں کیا ۔ غور کریں بھی کیونکر ؟ دھرم اور بھگوان کے لئے اُنھیں فرصت ہی کہاں ہے ؟ اخبار دفتر سینما کلب سے وقت بھی تو بچے ۔

کہاں گیا وہ زمانہ ؟ جبکہ گھر گھر صبح کے وقت پربھو پوجا ہوتی تھی ۔ نہ کسی کو مہنگائی کی ہی شکایت تھی اور نہ ہی کوئی آئے دن کی بیماریوں کو روتا تھا ؎

نہ جانے یہ کیا گل کھلائیں گی اک دن	یہ بدرنگیاں رنگ لائیں گی اک دن

لیاقت نصیبوں کو اب رو رہی ہے
نہ سنتا ہے کوئی نصیحت کسی کی
نہ غنچوں میں اُلفت کی رنگت ہے پیدا

شرافت بھی اشکوں سے منہ دھو رہی ہے
نہ دل میں کسی کے ہے عزت کسی کی
نہ پھولوں میں بوئے محبت ہے پیدا

لوش کانڈ

رعایا کا شری سیتاجی کے متعلق افواہیں پھیلانا
بھگوان شری رام چندر جی مہاراج
کے کانوں تک اس بات کا
پہنچنا۔ بھگوان کا بھرت
لکشمن اور شترگھن کو بُلاکر
شری سیتاجی
کیلئے بنباس کا
حکم دینا

ایک دن بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے شری سیتاجی سے

کہا "دیوی! تم میں گربھ چنھ دکھائی دیتے ہیں۔ تم کیا چاہتی ہو جو تمہارا منورتھ ہے وہی میں سدھ کردوں۔"

سیتاجی بولیں۔ مہاراج! میں پوتر تپوبنوں کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ گنگا تٹ پر نواس کرنے والے پھل پھول، مول، آہاری رشیوں، مہرشیوں کی ہیں چسرن سیوا کرنا چاہتی ہوں۔"

بھگوان شری رام چندرجی:۔ "سیتے! تم مطمئن رہو میں کل ہی تمہیں تپوبن بھجوا دوں گا۔"

محل سے نکل کر بھگوان دربار میں آئے۔ دربار میں اُس وقت خاص درباری وجے۔ مدھوہت۔ کاشیپ۔ منگل، کُل، شوراجی کالیہ، بھدر، دنت وکر سُماگدھ بیٹھے ہوئے تھے۔ بات چیت کا سلسلہ جاری تھا کہ بھگوان نے کہا:۔

بھدر! آجکل راج میں کونسی بات عوام کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ لوگ کس موضوع پر زیادہ گفتگو اور بحث کرتے ہیں؟ رعایا۔ میرے سیتا کے، بھرت، لکشمن، شترگھن کے اور کیکیئی کے بارے میں کیا کہتی ہے؟ کیونکہ جو راجہ دوراندیش نہ ہو، اُس کی آبادی میں تو کیا جنگل میں بھی مذمت ہونے لگتی ہے۔"

بھدر:۔ "مہاراج! ہر ادنیٰ اعلےٰ آپ کی تعریف کرتا ہے۔ راون بدھ کی کہانی اکثر ہر ایک زبان پر ہے۔"

بھگوان شری رام چندرجی:۔ "ذرا مفصل طور پر کہو! بھلا بُرا جو کچھ بھی جنتا کہتی ہے۔ بغیر کسی قسم کے خوف کے کہو۔ کیونکہ جس کام کو عوام بُرا کہتے ہیں میں اُسے چھوڑ دوں گا۔"

بھدر:۔ "مہاراج! لوگ کہتے ہیں کہ بھگوان نے سمندر پر پل باندھا راون کو مارا۔ یہ ایسے کام ہیں جو رام ہی کر سکتے تھے! لیکن جس سیتا کو راون اپنی گود میں اُٹھا کر لے گیا تھا۔ جو سیتا اتنے دنوں تک راکشسوں

کے پھیرے میں رہی۔ اُس سیتا کے سنجوگ کی اچھیا شری رام کے من میں کیسے پیدا ہوتی ہے؟ کیا یہ سب سوچ کر شری رام کے من میں گھرنا نہیں پیدا ہوتی؟ کیا ہمیں بھی اپنی استریوں کے بارے میں اس طرح سے باتیں برداشت کرنا ہوں گی۔ کیونکہ راجہ کے مطابق پرجا ویوہار کرتی ہے! مہاراج! اہالیان شہر اس قسم کی باتیں آئے دن کرتے رہتے ہیں۔

بھدر کی بات سُن کر شری رام چندر جی ایک دُکھی منش کی طرح اپنے متر منڈل کی طرف دیکھ کر بولے۔ "کیوں؟ رعیت مجھے ایسا کہتی ہے"

سب کے سب جتنے بھی وہاں بیٹھے تھے ہاتھ جوڑ کر اور سر جھکا کر بولے "مہاراج! یہ بات بالکل سچ ہے .... بعض لوگ ایسا ہی کہتے ہیں"

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے سب کو رخصت کیا اور دربان کو بلا کر کہا:۔ جاؤ! بھرت، لکشمن اور شترگھن کو فوراً بلا لاؤ"

تینوں بھائی بھگوان کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ انھیں بھگوان کی آنکھوں میں آنسو اور چہرہ کچھ اُترا ہوا دکھائی دیا۔ اُنھوں نے سر جھکا کر بھگوان کو پرنام کیا۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے دوپٹہ سے آنسو پونچھ کر باری باری سے سب کو گلے سے لگایا۔ جب تینوں بھائی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے فرمایا:۔

"تم میرے سب کچھ ہو! تم میری زندگی ہو! تمہارے سر پر ہی، تمہارے بل پر ہی میں یہ اتنی بڑی وسیع سلطنت سنبھالے ہوئے ہوں! تم دانا ہو عاقل ہو! تم میری بات غور سے سنو! رعیت میں سیتا کے بارے میں جو طرح طرح کی باتیں ہو رہی ہیں، اُن سے میرے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ میں اکشواکو کے خاندان میں پیدا

ہوا ہوں! سیتا مہاراجہ جنک کی لڑکی ہے۔ لکشمن! تم تو جانتے ہی ہو، کہ ڈنڈک بن سے راون سیتا کو اُٹھا کر لے گیا تھا۔ سو اُس دُشٹ کو تو میں نے اُس کے کیفر کردار کو پہنچا ہی دیا ہے۔ وہاں بھی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ راون کے گھر میں رہی ہوئی سیتا کو اپنے گھر میں کیسے لے چلوں؟ تمہارے سامنے سیتا نے اگنی پریکشا دی تھی! اگنی کیا تمام دیوتاؤں نے کہا تھا کہ سیتا پاپ رہت ہے۔ میرا انتر آتما بھی یہی کہتا ہے کہ سیتا شدھ ہے۔ اسی سے میں اُسے یہاں لے آیا تھا۔ لیکن اب اہالیان شہر کی یہ بات میرے دل میں کانٹے کی مانند چبھ رہی ہے! لوک میں جس کی اکیرتی ہوتی ہے وہ ادھم جونوں میں گرتا ہے۔ اور لوک میں جس کا اپش بنا رہتا ہے وہ منش ادھم لوک میں پڑا رہتا ہے۔ مہاتما لوگ سب طرح سے کیرتی کے لئے اُپائے کرتے رہتے ہیں۔ اس اپواد کے ڈر سے میں اپنے پران تک دے سکتا ہوں۔ پھر سیتا کی تو بات ہی کیا ہے؟ تم ہی دیکھو کہ میں اس سمہ اکیرتی کے شوک ساگر میں ڈوب رہا ہوں۔ میں کسی پرانی کو اس سے ادھک دُکھی نہیں دیکھتا۔

لکشمن! کل صبح سومنتر سے رتھ تیار کرا کر تم سیتا کو بن میں چھوڑ آؤ۔ گنگا کے اُس پار مہرشی بالمیک کا آشرم ہے وہاں تمسہ ندی بہتی ہے۔ وہاں بن میں اُسے چھوڑ آؤ۔ میرا کہنا مانو۔ اس کے متعلق اب تم کو سمجھے کچھ بھی نہیں۔ اگر تم مجھے اس بات سے روکو گے تو میں بہت ناخوش ہوں گا۔ بھائیو! میں تمہیں اپنی قسم دیتا ہوں کہ اس بارے میں تم مجھے کچھ بھی نہ کہنا۔ میں اس سے سخت ناراض ہوں گا۔ جو اس وقت میرے ارادہ میں مخل ہوگا . . . . . .

. . . . . . تم میرا کہنا مانو! سیتا کو یہاں سے لے جاؤ۔ اس سے

پہلے سیتا جی مجھ سے کہہ بھی چکی ہے کہ میں گنگا کے کنارے رشیوں کے آشرموں کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ اِس لئے ایسا کرنے سے اُس کا منورتھ بھی پورا ہو جائے گا ایسا کہتے ہوئے شری رامچندر جی مہاراج کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اُنھوں نے پھر سب بھائیوں کو رخصت کر دیا۔

شری لکشمن جی کا شری سیتا جی کو رتھ پر بٹھا کر بن میں لے جانا

ے

پھر بن کو سدھاری
اک راج کماری

وہ ناز کی پالی
وہ پیکر عصمت
آفات میں صابر

وہ حُسن کی دیوی
تصویرِ محبت
تقدیر پہ شاکر

وہ شان پتی کی
وہ جان پتی کی
ہر آن پتی کی

دیگر

پڑھے ہیں پڑھنے والوں نے فسانے بھی ڈرامے بھی
سُنے ہیں سُننے والوں نے بڑے کارنامے بھی
کہانی آج اک میری زبانی بھی ذرا سُن لیں
کسی کی بیکسی کی داستاں بہرِ خدا سُن لیں

کلیجہ تھام کر بیٹھیں مگر میری نصیحت ہے
کہ میرے غم نوا شعروں کو تڑپانیکی عادت ہے
کسی ٹوٹے ہوئے دل کی حکایت میں سُناتا ہوں
کسی بگڑی ہوئی تقدیر کا نقشہ دکھاتا ہوں
یہ سیتا کی حدیثِ سوز ہے غم کی کہانی ہے
سوز دینے
کہانی بھی ہے محشر خیز پھر میری زبانی ہے
اِدھر ڈنڈک کی سختی جھیل کر سیتا کا گھر آنا
زمانہ کا اُدھر اُس پر ستم اک اور ہی ڈھانا
اگرچہ ہو چکا تھا امتحاں اُس کی صداقت کا
دیا تھا فیصلہ شعلوں نے آخر اُسکی عصمت کا
مگر سیتا کے استقلال کا تھا امتحاں باقی
ابھی اُس کے نصیبوں میں تھا جورِ آسماں باقی،
فلک کو لگ رہی تھی فکر سیتا کو ستانے کی
ابھی تک اُس کے پاؤں میں پڑے ویسے ہی چھالے تھے
ابھی اُس نے نہ اپنے پاؤں سے کانٹے نکالے تھے
وطن سے پھر جدا ہونا ابھی تھا اُسکی قسمت میں
ابھی دن کاٹنے تھے اور جنگل کی مصیبت میں
خدا جانے اُسے تقدیر نے کیا دن دکھانے تھے
لگیں جو تہمتیں اُس پر مقدر کے بہانے تھے
خدا جانے اُسے سہنے ہوں پھر رنج و محن کیا کیا
تکلیف، محنت
خدا جانے اُسے سہنے ہوں پھر رنج و محن کیا کیا
خدا جانے دکھلائے گردشِ چرخِ کہن کیا کیا
کسے معلوم تھا مجبوریاں یہ رنگ لائیں گی

کسے معلوم تھا سیتا کو پھر بن بن پھرائیں گی
وہ دیکھو آرزوؤں کے اُجڑتے ہیں چمن کیا کیا
وہ دیکھو چاند کے ٹکڑوں کو لگتے ہیں گہن کیا کیا
جو لایا صرف ناواجب کوئی سیتا کی عصمت پر
بلا بن باس اِس دیوی کو بے بنیاد تہمت پر
خریدی جنس وہ رگھبر نے سیتا جس کی قیمت تھی
رعیت کی نوازش پر محبت اُس نے قرباں کی
یہ مانا اُس نے سیتا جی سے بے انداز الفت کی
رعایا کی غلط فہمی کی لیکن پاسداری کی
اگرچہ جاگزیں سینہ میں سیتا کی سچائی تھی
رعیت سے سُرخ روئی کی دُھن دل میں سمائی تھی
کہا لچھمن کو اے بھائی اسے فی الفور لے جاؤ
نصیبوں کے سپرد اس کو کسی جنگل میں کر آؤ
اُسی دم لے کے سیتا کو روانہ ہو گیا لچھمن
وہاں پہنچے تھکے ماندے جہاں بٹھور کا تھا بن
اچانک دل میں لچھمن کے غبار اُٹھا خیالوں کا
ہوا سینہ میں برپا ایک طوفاں سا سوالوں کا
کہا رو رو کے لچھمن نے عجب منحوس ڈیوٹی ہے
جو بھائی رام نے یارب مرے ذمہ لگائی ہے
میں ناکردہ گناہ سے یوں دغا ناحق کماتا ہوں،
جو سیتا کو میں قسمت کے حوالے کر کے جاتا ہوں
جفا سیتا پہ کرتا ہوں تو میرا کب بھلا ہو گا
نہیں کچھ بھی کلام اس میں مرا ایشور خفا ہو گا

خیال اِس قسم کے لچھمن کو آ آ کر ستاتے تھے
اُسے شرمندہ کرتے تھے بغاوت کرتے جاتے تھے
خُدا کا حکم ہے لیکن کہ بھائی کا کہا مانو
اُسی نے ہے یہ فرمایا کہ بھائی کو بڑا جانو
کیا ہے رام نے قربان سیتا کو رعایا پر
فقط پرجا کی دلداری و خاطرداری کی خاطر
خود ہی دینا پڑا اپنے سوالوں کا جواب اُس کو
خود اُس کا دل کیئے دیتا تھا لاجواب اُس کو
خیال اُٹھتے تھے جو دل میں وہ آخر ہار کر بیٹھے
وہ رخصت اپنی امیدوں کی آخر کار کر بیٹھے
غرض رہ رہ کے وہ سیتا کو بن میں چھوڑ جاتا ہے
اُسے بن کی خموشی کے حوالے کر کے آتا ہے
لکھوں کیا حال میں سیتا کی آوارہ نصیبی کا
دمِ تحریر ہے میرا قلم اے ہمنشیں رُکتا
مرے سینے سے گھبرائے ہوئے نالے نکلتے ہیں
مری آنکھوں سے اُکتائے ہوئے آنسو ٹپکتے ہیں
وہ تنہا سیتا کو لچھمن کا بن میں چھوڑ کر آنا،
وہ سیتا کا تڑپنا اور پھر بے ہوش ہو جانا،
اگر کچھ ہوش میں آنا تو تنہائی سے گھبرانا
ستم تھا اس مصیبت میں خیالِ رام کا آنا
پریشاں حال سیتا تھی وہاں اور ہُو کا عالم تھا
بہ رنگِ مار سینہ پر تھا سناٹا سا لہراتا
چُھپی بیٹھی تھی ننگِ خانداں عصمت کے پردے میں

بگولے اُڑ رہے تھے خاک کے بربادِ سینہ میں
ذرا جب آنکھ کھلتی تھی تو منہ اشکوں سے دھوتی تھی
بھلا ہو بے کسی کا جو گلے مِل مِل کے روتی تھی
گربھ کی سختیاں آکر کبھی اُسکو ستاتی تھیں
کبھی بدبختیاں آ آ کے منہ اُس کو چڑاتی تھیں
ستم ڈھاتی تھی سیتا جی پہ پھر یادِ وطن کیا کیا
خراشِ غم سے ہوتے تھے ہرے زخمِ کہن کیا کیا
عجب مجبور تھی جانِ مصیبت آزما اُسکی
کلیجہ تھام کر اُٹھتی تھی آہِ نارسا اُس کی
اگرچہ آفتوں کا سامنا کرنا پڑا اُس کو
پتی کی سخت گیری کا نہ تھا مطلق گلہ اُس کو
یہ کہتی مقدّر نے مجھے یہ دن دکھایا ہے
وگرنہ رام سے مجھ کو شکایت ہے نہ شکوا ہے
کسی بیکس کو میں نے بھی کسی دن دُکھ دیا ہوگا
کسی پچھلے جنم کا اب مجھے بدلہ ملا ہوگا
مرے کرموں نے سازش کی مصیبت جھیلا لینکی
عجب تدبیر سُوجھی ہے انھیں میرے مٹانے کی
مقدم رام جی کو ہے اگرچہ پرجا کی دلداری
تو اُن کی اس رضا کے ساتھ ہے میری رضامندی
بلا سے سیتا مٹ جائے رہے زندہ دھرم اُنکا
رعایا پروری میں نام ہو جائے علم اُن کا
پتی جی کو رعیت سے سُرخروئی مبارک ہو
یہ رگھبر کو اداے فرض خوش خوئی مبارک ہو

رعیت پہ اُنھیں ایسی حُکم رانی مبارک ہو
یہ قربانی یہ اندازِ جہاں بانی مبارک ہو
مرے سینہ میں ہر دم درد ہے گر اُن کی فرقت کا
تو اُن کو بھی برابر رنج ہوگا میری ہجرت کا
نہیں پرواہ کچھ اپنی مجھے اختر شماری کی
خلش پہلو میں ہے میرے تو اُن کی بیقراری کی
کوئی رحا کر اُنھیں کہدے نہیں اُن سے مجھے شکوا
جو مجھ پہ کوہِ غم ٹوٹا کرشمہ ہے مقدر کا
میں اب بھی اُن کی رانی ہوں وہ اب بھی میرے راجہ ہیں
میں اب بھی اُن کی سیتا ہوں وہ اب بھی میرے راما ہیں
غرض اس طور سے سیتا وہاں محوِ تفکر تھی
کہ صورت بن گئی یکلخت اور اُس کی تسلّی کی
وہیں کچھ فاصلے پر آستانِ والمیکی تھا
ادھر سے ایک چیلا لکڑیاں لینے کو آنکلا
ہوا حیران وہ لڑکا صدا فریاد کی سُنکر
وہ بالک ڈر گیا زاری دلِ برباد کی سُنکر
دُھواں آہوں کا اُٹھتا دیکھ کر وہ طفل گھبرایا
رشی کو آشرم میں جا کے سب احوال بتلایا،
رشی جب آشرم سے اس کے کہنے پر ادھر آیا
تو اس خاتون کے خفتہ نصیبوں کو وہاں پایا
جو قہرِ آسمانی کا نقشہ کھنچا پایا،
دگرگوں حال جب دیکھا اُس نے بھارت کی رانی کا
پلا کر جلد جل ٹھنڈا اُسے پھر ہوش میں لایا

بچہ

اور اپنے آشرم میں ترت سیتا جی کو پہنچایا
کئے آرام کے سامان پدرانہ محبت سے
رکھا محفوظ اُس کو دشتِ غربت کی مصیبت سے
طفیل اپنے تئیں اُس نے بنایا اُس کی عزت کا
وسیلہ بن کے وہ آیا وہاں خالق کی رحمت کا
خدا کی شان واں ہر چیز سیتا کا دم بھرتی تھی
فدا سیتا پہ ہوتی تھی اور اُس پر ناز کرتی تھی
ہوا جنگل کی سیتا جی کو "جی آیا نوں" کہتی تھی
وہ صدق دل سے سیوا کے لئے تیار رہتی تھی
اگرچہ بے وطن تھی وہ مگر آخر وہ سیتا تھی
جنک کے دل کی ٹکڑہ تھی شری رگھبر کی ملکہ تھی
اگرچہ بن کی مہماں تھی مگر بھارت کی ماتا تھی
کسی دن کائناتِ ہند کی وہ ان داتا تھی
اگرچہ بن میں تھا اِک کلبۂ ویران سیتا کا
زیارت گاہِ فطرت تھا مگر استھان سیتا کا
وہاں آ آ کے پنچھی پھول شردھا کے چڑھاتے تھے
بھجن گا گا کے سناتے تھے مرادیں من کی پاتے تھے
محبت کا خراج اے یار فطرت لے کے آتی تھی
حساب اُس کے جو ذمہ تھا وہ سب آ کر چکاتی تھی
کبھی سیتا پہ شبنم آ کے موتی وار جاتی تھی
صبا وقتِ سحر اُس کو دلاسا دینے آتی تھی
صبح بن کی خموشی توڑتا تھا سازِ فطرت کا
کہ پیدا جس سے ہو سامان سیتا کی مسرت کا

کبھی جھک جھک کے ڈالی اُسکو ڈالی دینے آتی تھی
ہر اک شاخِ شجر اُس کو ثمر اپنا دکھلاتی تھی
کبھی جنگل کے پتّے اُسپہ سایہ کرنے آتے تھے
کبھی گھر گھر کے بادل اُس کا پانی بھرنے آتے تھے
کنارِ آب چڑیاں آن کر پھولوں کو دھوتی تھیں
وہیں سورج کی کرنیں ہار آ کر پردوتی تھیں
کبھی قوسِ قزح واں پر دوپٹے رنگ لاتی تھی،
چھڑا کر بادلوں سے دھاریاں اُن پر لگاتی تھی،
ستارے آسماں سے ٹوٹ کر پھر ان میں بستے تھے
حقیقت یہ ہے سیتا کی زیارت کو ترستے تھے
دیئے سیتا کے جگنو آ کے جب روشن کیا کرتے
تو محوِ طوف ہو کر ہو کر چراغاں کر دیا کرتے
کبھی مہتاب کی کرنیں وہاں چھپ چھپ کے آتی تھیں
گھڑی بھر غمزدہ سیتا کا دل بہلا کے جاتی تھیں
ستاروں کی نگاہیں پھر پئے دیدار آتی تھیں
بنتا بن کے آتی تھیں تسلّی بن کے جاتی تھیں
کیا فطرت نے شرمندہ غرض انسان کے دل کو
کیا آئینہ اُس نے آدمی کے شرف باطل کو
اگرچہ سب کو سیتا کی تسلّی کا تقاضا تھا
اگرچہ سب کو اِس کا غم غلط کرنے کا سودا تھا
دیا تھا سب نے پیغامِ شکیب اُسکی طبیعت کو
دیا تھا ذرہ ذرہ نے فریب اُسکی مصیبت کو
مگر سیتا کے سینہ میں ابھی ارمان پنہاں تھا

دلِ غمناک میں حسرت کے سب سامان پنہاں تھے
سدا سیتا کے دل کا کنول کملایا ہی رہتا تھا
سموم غم سے وہ ہر حال مرجھایا ہی رہتا تھا
پھرا کرتی تھی آنکھوں میں سدا تصویر رگھبر کی
بسی رہتی تھی سینہ میں سدا توقیر رگھبر کی
غرض سیتا نے واں کچھ زندگی کے روز کاٹے تھے
ستارے لوکشو جیسے اُنسی جنگل میں چمکے تھے
کشو کے پیدا ہونے کی روایت اب سُناتا ہوں
کرامت ناظریں کو والمیکی کی دکھاتا ہوں
لو کو گلشن ہستی میں آئے دن نہ گذرے تھے
کہ اُس کے اوڑھنے کے واسطے جو چند لتے تھے
اُنھیں دھو ڈالنے کی جانکی کے جی میں آتی ہے
رشی کے پاس ہی لختِ جگر کو چھوڑ جاتی ہے
جو سیتا پوترے دھونے کو سیتا کنڈ پر آئی،
بندریا اُس کو اِک بیری کے ٹہنے پر نظر آئی
لگائے پھرتی تھی وہ چھاتی سے ہر وقت بچّہ کو
کہ تا معصوم کو بن میں نہ تنہائی کا خطرہ ہو
اب آئیں یاد سیتا جی کو لاپرواسیاں اپنی
دکھائیں اپنے ہی دل کو وہاں بے تابیاں اپنی
لگی کہنے وہ مہ پارہ سے میں منہ موڑ آئی ہوں
بھروسے بیکسی کے میں لَو کو چھوڑ آئی ہوں
مجھے اس کم نگاہی پر بہت افسوس آتا ہے
لَو کی جان کا خطرہ مرے دل کو ڈراتا ہے

سلیمو کو ہو ایسی فکر بچے کی حفاظت کی
تو مجھ باہوش پر افسوس ہے اتنی بڑی غلطی
رشی اپنی سمادھی میں جو لاپرواہ ہو جائے
غریق فکر مالک ہو مرنے کی نیند سو جائے
پھر ایسے حال میں کوئی درندہ واں پہ آجائے
مرے لختِ جگر کو چیر کر پنجوں سے کھا جائے
مبادا دن دہاڑے مال میرا بن میں لُٹ جائے
گلا میری مُرادوں مری غفلت سے گُھٹ جائے
مری آنکھوں کا تارا یوں مری آنکھوں سے چھپ جائے
مرے اِس چاند کو قسمت کسی بدلی میں لے آئے
کہیں مجھ سے نہ چھُٹ جائے وہ لعلِ بے بہا میرا
کہیں گردوں نہ مجھ سے چھین لے یہ آسرا میرا
غرض رشی کے آشرم کی طرف جاتی ہے
لو کو بیکسی کی گود میں ناشاد پاتی ہے
رشی اُس وقت مسجودِ درگاہِ باری تھا،
یہی دیکھا کہ عالم بے خودی کا اُس پہ طاری تھا
یہ نقشہ دیکھ کر غفلت پہ اپنی دل میں پچھتائی
بالآخر پھر اُسی تالاب پر بچے کو لے آئی
وہ جس کا کائنات ہند پانی آ کے بھرتی تھی
رضا پہ راضی رہنے کی وہاں وہ مشق کرتی تھی
بہت دیکھے گئے تقدیر کے چکر زمانے میں
نہیں دم مارنے کی جا خدا کے کارخانے میں
گداؤں کے سروں پر تاج شاہی ہم نے دیکھا ہے

شہنشاہوں کو در حالِ گدائی ہم نے دیکھا ہے
جہاں داروں کو قسمت کس طرح در در پھراتی ہے
عجب نیرنگیاں قدرتِ زمانہ کو دکھاتی ہے
رشی نے آنکھ جب کھولی لئو کو لاپتا دیکھا
پریشاں حال ہو کر وہ بہت ہی دل میں شرمایا
ہوا جب اس طرح کا حشر سیتا کی امانت کا
خیال آئے لگا یک دم اُسے اپنی ہی غفلت کا
یہی سوچا کہ نازل مجھ پہ سیتا کا عذاب ہوگا
لئو کو جب نہ پائے گی تو دل اُس کا کباب ہوگا
خدا جانے پتی برتا کا مجھ سے کیا خطاب ہوگا
مری جانب سے میرا لاجواب ہونا جواب ہوگا
کیا تیار اک پُتلا وہیں اُس نے کشا لے کر
پھر اُس نے جان اُس میں ڈال دی نامِ خدا لے کر
اِدھر سیتا بھی آ پہنچی مگر حیران و ششدر تھی
نظر آئی وہاں صورت اُسے اک ماہِ الوَر کی
کشو کے ننھے ہونٹوں سے صدا چوں چوں کی آتی تھی
کہ جس سے یادِ قدرتِ خالقِ بے چوں کی آتی تھی
کہا یہ کون ہے گودی میں بٹھایا ہے لئو میرا
رشی! کیسے یہ ویرانے میں لعلِ بے بہا چمکا
کہا اچھا ہوا تیرا لئو زندہ سلامت ہے
کشو بھی تیرا بیٹا ہے فقیروں کی کرامت ہے
کشا کو اے پوری یوں رنگ دینا نونہالوں کا
ہے بائیں ہاتھ کا کرتب یہاں کے باکمالوں کا

عجب کیا ہے تری کانوں سے ایسے لعل چمکے ہیں
تری مٹی کے لے بھارت یہ معمولی کرشمے ہیں
بڑے ہو کر اِنھیں دونوں نے گھوڑے کو بھی پکڑا تھا
کہوں کیا رام کی طاقت کو نادانستہ جھگڑا تھا
ہنوماں کا پھر اُن سے جنگ کا سامان کر دینا
خدا کا اُن کی مشکل کو مگر آسان کر دینا
عطا کی اُن کو وہ طاقت مگر امدادِ غیبی نے
کہ فوراً دانت کھٹّے کر دیئے جرّار فوجوں کے
وہ گو معصوم بچے تھے مگر رگھبر کے بیٹے تھے
چھُڑائے بے طرح چھکّے ہنوماں کی جمعیت کے
ہنوماں جس نے کبھی راون کو نیچا دکھایا تھا
وہ اُن کی جنگ جوئی سے کچھ ایسا تنگ آیا تھا
کہ دل ہی دل میں کہتا تھا یہ ایشور ماجرا کیا ہے،
بلا اِن کو کہاں سے بل مجھے اب ہو گیا کیا ہے،
دلایا اسپ پھر واپس رشی نے رامچندر کو
اجودھیا میں رچانے کے یگ کے آڈنبر کو
اشویگ میں غرض راجے مہاراجے ہوئے شامل
کہ ہندوستان کے والی کی خوشنودی ہو انھیں حاصل
رشی منیوں کو بھی یگ میں شمولیت کی دعوت دی
اسی کارن وہاں پر آ گیا تھا والمیکی بھی
رشی اب لَوکُشو کو رام کی نگری میں لے آیا
بہانہ تھا یہ اُن کو رامچندر سے ملانے کا
اجودھیا میں پھر اِن بچوں نے جلتے ہی کیا گائن

سُنائی رام کے دربار میں گا گا کے رامائن
وہاں جب رام چندر نے سُنا وہ راگ لڑکوں کا
تو حیران رہ گیا سُن سُن کے اُن کا دلنشیں گانا
اِدھر مضمون کی خوبی اُدھر رنگیں نوائی تھی
قیامت کی مسرت خیز لہجہ کی صفائی تھی
کہا تب سات لاکھ ان کو خزانہ سے ابھی دے دو
یہ فرمایا کہ خلعت بھی ہمارے روبرو بخشو!!
کہا بچوں نے رہ رہ کے نہ ہرگز دھن کے بھوکے ہیں
اگر بھوکے ہیں اے راجہ تو ہم درشن کے بھوکے ہیں
فقیروں کو بھلا کیا واسطہ سرکار مہروں سے
بھلا بن باسیوں کو کام کیا لاکھوں کروڑوں سے
تجلّی رام کی اُن کے رُخِ انور سے پیدا تھی
جھلک پڑتی تھی سورج بنش کے سورج کے کرنوں کی
ہوئے رُخصت وہ دونوں رام کے لختِ جگر ثابت
غرض حق نے دکھائی رام کو اولاد کی صورت
لگایا رام نے چھاتی سے اُن کو اور دُعائیں دیں
اِدھر سب رانیوں نے اُن دلاروں کی بلائیں لیں،
ضرورت تھی کہ سیتا رام کے پہلو میں آبیٹھے
تیاری کی یگیہ کی تاکہ یہ تکمیل کو پہونچے
بٹھایا رام نے پہلو میں ایک سونے کی مورت کو
ضروری تھا کہ کم از کم وہاں سیتا کی صورت ہو
لکھوں کیا حال میں سیتا کی برگشتہ نصیبی کا
کہ پیچھا تیرہ بختی نے نہ اُس کا اب تلک چھوڑا

یہ سیتا کے الم کی داستاں ہم کو جتائی ہے،
کہ ناکردہ گناہوں پر مصیبت آ ہی جاتی ہے،
وطن کا مژدہ اُمیدوں کی دنیا ساتھ لایا تھا
مگر ظالم فلک کا دل ابھی ویسے کا ویسا تھا
کوشلیا کی سفارش سے اجودھیا میں گئی سیتا
تو اب بھی رام نے افسوس بیچاری کو ٹھکرایا
کہوں کیا رہ گئی سیتا عجب حیرت زدہ ہو کر
جفا کا ہاتھ گردن میں وفا کی لاش کاندھے پر
وہ سیتا کا دُرِ مقصود سے ناکام پھر آنا
وہ اُس دلگیر کی تقدیر کا بن کر بگڑ جانا
اُمنگیں لڑکھڑا کر گر پڑیں اس آن سینے میں
اُمیدوں کی جگہ تھے یاس کے سامان سینے میں
دلِ برباد میں سہمے ہوئے ارمان بیٹھے تھے
مثالِ میہماں خانۂ ویران بیٹھے تھے
اجودھیا باسیوں نے جب نہ سیتا کی حمایت کی
تو پروا رام نے بھی کی نہ کچھ اُس کی صداقت کی
کیا قربان سیتا کو رعایا کی نوازش پر
توجہ کی نہ کچھ اُس کی سچائی کی سفارش پر
مگر عصمت جتانے کی نہ سیتا کو ضرورت تھی
کہ اُس کی پاک خصلت کا ثبوت اُسکی محبت تھی
دُکھوں کے واسطے سیتا ہی تھی شاید زمانے میں
فلک کو کچھ غرض ہوگی اُسے شاید ستانے میں
ملاحظہ ہو مگر اب درد کا حد سے نکل جانا،

ملاحظہ ہو دوامیں درد کا آخر بدل جانا
شب دیجور سیتا کی ہے پیغام سحر دیتی
یہ خاموشی سی انجام ستم کی ہے خبر دیتی
خدا سیتا کی دیکھو مشکلیں آسان کرتا ہے
اُسے دُکھ سے چھڑانے کے عجب سامان کرتا ہے
وہ دیکھو کس طرح سیتا کی کٹ جاتی ہیں زنجیریں
وہ دیکھو کس طرح اُس کی بدل جاتی ہیں تقدیریں
بنی صورت نہ کچھ آخر جو سیتا کی بریت کی
زمیں میں لہر پیدا ہوگئی جوشِ حمیت کی
ہوا پھر اُس کی آہوں میں دُعاؤں میں اثر پیدا
خدا نے اپنی رحمت سے قبولیت کا در کھولا،
وہ سیدھی ہوگئیں آخر فلک کی ٹیڑھی رفتاریں
پناہ ڈھونڈھتی تھیں اب شرمساری کے دامن میں
خدا کی شان تم دیکھو اُسی دم پھٹ گئی دھرتی
نرالی شان سے اُس آن جلوہ گر ہوئی دیوی
وہ سیتا کی صداقت کی شہادت ہوگئی پیدا
وہ اُس کی پاک خصلت کی شہادت ہوگئی پیدا
جگہ دی اُس نے سیتا جی کو سونے کے سنگھاسن میں
بٹھایا دیکھتے ہی دیکھتے شفقت کے دامن میں
خدا نے بعد مدت کے ملایا ماں کو بیٹی سے
نکالے مل کے دونوں نے بہت ارمان سینے کے
لپیٹا اب جو دھرتی نے اُسے الفت کی چادر میں
تو وہ عصمت کی دیوی سو گئی آغوش مادر میں

گلوں کی بارشیں کیں آسماں سے پاک روحوں نے
شہادت اُس کے حق میں دی فلک کے رہنے والوں نے
وفاداری سے منہ موڑا ستم ایجاد دُنیا سے
صداقت! وائے بیدردی! گئی ناشاد دُنیا سے
یکایک چھپ گئی سیتا غرض سب کی نگاہوں سے
پشیمانی اُسے رخصت کر آئی اپنی آہوں سے

صبح ہوئی تو لکشمن جی نے سومنتر سے کہا:۔ " سومنتر! تیز رفتار گھوڑے رتھ میں جوتو! اور اُس میں شری سیتاجی کے بیٹھنے کے قابل آسن بچھاؤ! بھگوان کی آگیا سے انھیں رشیوں مہرشیوں کے آشرم میں پہنچانا ہے!"

آنِ واحد میں رتھ تیار ہو گیا۔ پھر لکشمن جی شری سیتاجی کے پاس گئے۔ اور اُن سے کہا۔ " آپ نے مہاراج سے گنگا کے کنارے رشیوں، مہرشیوں کے آشرموں میں جانے کے لئے کہا تھا۔ چنانچہ مہاراج کی آگیا سے میں آپ کو وہاں لے چلتا ہوں"

شری لکشمن جی کی بات سُن کر شری سیتاجی کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ اپنے ساتھ رشی پتنیوں میں تقسیم کرنے کی غرض سے انواع واقسام کے زیورات اور پارچات لے کر رتھ پر سوار ہو گئیں سومنتر نے رتھ ہانک دیا۔

شری سیتاجی نے شری لکشمن جی سے کہا " مجھے یہ یاترا اشبھ سی بھاس رہی ہے۔ میری دائیں آنکھ پھڑک رہی ہے۔ اور میرا شریر کانپ رہا ہے۔ لکشمن! مجھے اپنا ہردیہ ایک مریض کی مانند معلوم ہو رہا ہے۔ مجھے بڑی بے چینی سی محسوس ہو رہی ہے۔

.... بھگوان اُن کو خیریت سے رکھے ۔ راج ماتاؤں کو خیریت سے رکھے "
یہ کہہ کر شری سیتا جی ہاتھ جوڑ کر دیوتاؤں سے پرارتھنا کرنے لگیں ۔
شری لکشمن جی بولے :۔ آپ کسی قسم کا فکر نہ کیجئے ۔ ہر طرح سے خیریت ہی ہے "
کہنے کو تو لکشمن جی نے یہ الفاظ کہہ دیئے ۔ مگر اُن کا دل بیٹھا جا رہا تھا ۔

رات گومتی ندی کے کنارے گذاری " صبح ہوئی ۔ لکشمن جی نے سومنتر سے رتھ جوتنے کے لئے کہا ۔ جب شری سیتا جی اور لکشمن جی اُس پر بیٹھ گئے تو اُس نے رتھ ہانک دیا ۔
دوپہر کے وقت رتھ شری گنگا جی کے کنارے پہنچا ۔ اب شری لکشمن جی دھاڑیں مار کر رونے لگے ۔
سیتا جی نے دریافت فرمایا ۔ لکشمن ! تم کیوں روتے ہو ؟ سُنو ! بہت دِنوں سے میری خواہش تھی کہ شری گنگا جی کے درشن کروں ۔ یہ وقت خوشی کا ہے ۔ تم رو کر مجھے دُکھی کیوں کر رہے ہو ؟ تم تو ہر وقت اُن کے پاس رہتے ہو ۔ تو کیا دو دِن کی فرقت بھی تم سے برداشت نہیں ہوسکتی ؟ مجھے تو وہ جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں ۔ مگر میں اس طرح سے رنج نہیں کرتی ۔ تم ایسی نادانی نہ کرو ۔ مجھے گنگا سے پار لے چلو ۔ وہاں چل کر تپسیوں کے درشن کروں ۔ اور یہ تحائف اُن کی بھینٹ کروں ۔ ایک رات وہاں رہیں گے اور پھر ہم واپس اجودھیا چلے چلیں گے ۔ میرا دِل خود شری رگھناتھ جی کو دیکھنے کے لئے بے قرار ہے "

لکشمن جی نے ملاحوں کو بلایا۔ اُنھوں نے کہا مہاراج: ناؤ تیار ہے۔

شری لکشمن جی کا شری سیتا جی کو رام سندیش دینا

شری سیتا جی سہت ناؤ پر سوار ہو کر شری لکشمن جی نے سومنتر سے کہا۔ "تم اسی کنارے پر ٹھہرو۔ پھر ملاح سے ناؤ کھینے کے لئے کہا۔ جب ناؤ دوسرے کنارے پر جالگی اور شری سیتا جی، اور شری لکشمن جی نیچے اُترے۔ تو شری لکشمن جی کہا "دیوی! دیکھ! بدھیمان مہاراج نے اس ننذت کرم میں لگا کر مجھے لوک ننذنیہ کر ڈالا۔ یہ کام میرے ہردیہ میں کانٹا بن کر چبھ رہا ہے۔ اِس کام کرنے کی بجائے اگر مجھے موت آجاتی تو بہتر ہوتا۔ پھر میں اس لوک ننذک کام میں تو نہ پھنستا۔ تم پرسن رہو مجھے دوش نہ دینا"

یہ کہہ کر شری لکشمن جی شری سیتا جی کے چرنوں سے لپٹ گئے شری سیتا جی کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اُنھوں نے شری لکشمن جی سے دریافت فرمایا" بات کیا ہے؟ میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔ مجھے ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ راجہ تو کشل پوربک ہیں نا؟ تمہیں مہاراج کی شپتھ ہے۔ سچ بتاؤ کہ تم اسقدر بے چین کیوں ہو؟

لکشمن جی:- مہاراج نے آپ کے وشہ میں بڑا بھیانک اپواد سنا تھا۔ اس سے وہ بڑے دُکھی ہوئے۔ وہ سب باتیں آپ کے سامنے کہنے یوگیہ نہیں۔ مکھیہ بات یہ ہے کہ مہاراج نے آپ کا تیاگ کر دیا ہے۔ . . . مگر وہ کریں بھی کیا؟ رعیت کی

مخالفت سے ڈرتے ہیں۔ تیاگ کرنے کی وجہ یہی ہے۔ گربھ اوستھا میں آپ کی ابھلاشا پورن کرنا اوشیک ہے۔ اِس بہانے اُنھوں نے مجھے آپ کو اس آشرم کے نزدیک چھوڑ جانے سے حکم دیا تھا۔ آپ نے دُکھ نہ منانا۔ شری گنگاجی کے کنارے جو رشیوں مہرشیوں کے آشرم ہیں آپ وہیں رہائش اختیار کر لینا۔ آپ پتی برتا ہیں۔ سدا مہاراج کے چرنوں کا دھیان کرتی رہنا۔ اِسی سے آپ کا کلیان ہوگا۔"

شری سیتاجی وِلاپ شری رام چندر جی کے لئے سندیش، شری لکشمن جی کی واپسی

لکشمن جی کی بات سُن کر شری سیتاجی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں۔ جب ہوش آیا تو بھرائی ہوئی آواز سے کہنے لگیں "لکشمن! برہما نے میرا شریر دُکھ بھوگنے کے لئے ہی بنایا ہے۔ میں نے پورب جنم میں نہ جانے کون سا پاپ کیا تھا، کس کا استری سے ویوگ کر دایا۔ جس سے شدھ چرتر اور پتی برتا ہونے کے باوجود میں پتی سے الگ کی گئی ہوں۔ رام کے چرنوں کی سیوا ابھلاشا سے میں نے پہلے بھی آشرم میں باس کیا تھا لیکن اب میں اُن سے الگ آشرم میں کیسے رہوں گی؟ اب اپنے دُکھ میں کس سے کہوں گی؟ . . . . . مہرشیوں کو اپنا کونسا ایسا کرم بتاؤں گی جس کے کارن مہاتما راگھو نے مجھے الگ کیا ہے؟ میں اس گنگا میں ڈوب کر آتم ہتیا بھی تو نہیں کر سکتی . . . . اِس سے میرے پتی کا بنس ناش ہونے کا خوف

ہے۔ لکشمن تم اُن کی آگیا کے مطابق کام کرو۔ مجھ دُکھ بھاگنی کو یہاں چھوڑ جاؤ۔ میری طرف سے چرنوں میں جُھک کر میری سب ساسوں سے اور مہاراج جی سے کُشل دریافت کرنا۔ مہاراج سے یہ بھی کہہ دینا کہ آپ صحیح طور پر جانتے ہیں کہ سیتا سروتا شُدھ ہے۔ وہ بھگتی میں لگی رہ کر ہمیشہ آپ کے ہِت کا کام کرتی تھی۔ آپ نے مخالفت سے ڈر کر مجھے ترک کیا ہے۔ اگر میرے ترک کرنے سے آپ کی مخالفت جاتی رہے تو یہ بھی مجھے منظور ہے۔ کیونکہ آپ ہی میرے لئے پرم گتی ہیں۔ ان سے کہنا کہ رعیت کے ساتھ بہترین سلوک کریں۔ یہی اُن کا دھرم ہے۔ مجھے اپنا رتی بھر بھی فکر نہیں ہے۔ جس طرح سے رعیت کا اپواد دور ہو وہ کام کیجئے اس لئے استری کے لئے لازم ہے کہ جان دے کر بھی پتی کا اشٹ کاریہ کرے۔ لکشمن! میرا یہ پیغام مہاراج کو دے دینا۔ دیکھ لو میں اس سمے گربھ وتی ہوں۔"

شری لکشمن جی شری سیتا جی کی بات سُن کر اُن کے چرنوں میں سر رکھ کر اونچی آواز سے رونے لگے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اُنھوں نے کہا :- "آپ یہ مجھ سے کیا کہہ رہی ہیں۔ میں نے آج تک آپ کے چرنوں کے سوا آپ کا چہرہ نہیں دیکھا۔ اب میں بھلا کس طرح سے اپنی نگاہ اوپر کر سکتا ہوں؟"

اتنا کہہ کر شری لکشمن جی شری سیتا جی کے چرنوں میں پرنام کر کے ناؤ میں جا بیٹھے۔

شری سیتاجی کا مہرشی بالمیک کے آشرم میں جانا، مہرشی بالمیک کا سیتاجی کو تسلّی دینا، اور رشی پتنیوں کو اُنکی نگرانی کے لئے ہدایت کرنا

جس جگہ شری سیتاجی بیٹھی تھیں وہاں بہت سے مُنیوں کے بالک بھی رہتے تھے۔ وہ بھاگے مہرشی بالمیک کے پاس گئے۔ اور شری جی کے رونے کا حال کہا۔ اُنھوں نے کہا۔ پربھو! جس کو ہم نے آجتک نہیں دیکھا۔ ایسی کسی مہاتما کی استری بن میں بیٹھی رو رہی ہے۔ روپ میں وہ لکشمی کے تُلیہ ہے۔ مہاراج! آپ جلدی چل کر اُسے دیکھئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سورگ سے کوئی دیوی زمین پر گر پڑی ہے۔ اگرچہ وہ رنج و غم کے ناقابل ہے۔ تاہم وہ بڑی ہی غمگین ہے اور دہاڑیں مار مار کر رو رہی ہے۔ ناتھ! ہم اُسے کسی منش کی استری ہی نہیں کہہ سکتے۔ آپ چل کر اُس کا ستکار کیجئے۔ وہ آپ کے آشرم کے پاس ہی تو بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ پتی برتا آپ کے شرن میں آئی ہے۔ اُس کو رکشک کی اوشیکتا ہے۔ آپ چل کر اُس کی رکشا کیجئے۔"

مہرشی بالمیک اور اُن کے بہت سے شش اُس جگہ پہنچے جہاں پہ کہ شری سیتاجی بیٹھی تھیں۔ سیتاجی کو دیکھ کر مہرشی بالمیک نے کہا۔

تو دشرتھ کی بہو رام چندر کی پٹ رانی اور جنک کی پتری ہے۔ پتی برتے! تیرا سواگت ہو۔ جب تم یہاں آنے کے لئے تیار ہو رہی تھیں میں نے اپنی دھرم سمادھی سے تیرا سب حال جان لیا تھا۔ ترلوک بھر کی گھٹناؤں کو میں جانتا ہوں کہ تو پاپ رہت ہے۔ اب تم نشچنت ہو جاؤ یہاں بہت سی تپ سویاں تپ کیا کرتی ہیں۔ . . . . وہ سب اپنی پتری کی مانند تمہارا پالن کریں گی۔ آج سے تمہارا سارا بوجھ میرے سر پر ہے۔ چلو۔ جسطرح اپنے گھر میں رہتی تھیں ویسے ہی میرے ہاں رہو۔ دُکھ کو چھوڑ دو۔"

مہرشی بالمیک اور اُن کے شیشئہ شری سیتا جی کو آشرم کی طرف لے جا رہے تھے کہ بہت سی رشی پتنیاں وہاں آگئیں۔ اُنھوں نے مہرشی سے کہا:"ہم آپ کو پرنام کرتی ہیں۔ جیسی آگیا ہو ویسا ہم کریں۔"

مہرشی بولے "یہ سیتا یہاں آئی ہے۔ یہ رامچندر کی پتنی راجہ دشرتھ کی بہو اور جنک کی بیٹی ہے۔ یہ پتنی برتا اور پاپ رہت ہے اسے پتی نے چھوڑ دیا ہے۔ اب میں اس کی دیکھ بھال کروں گا۔ آپ کو میری خاطر اس کا ہر طرح کا خیال رکھنا ہوگا۔"

رشی پتنیاں شری سیتا جی کو اپنے ساتھ لے گئیں۔

لو اور کش کا جنم

ایک دن آدھی رات کے وقت منیوں کے پتروں نے آکر مہرشی بالمیک کو یہ خوشخبری سنائی:-

"بھگوان! راج پتنی کے دو پتر اُتپن ہوئے ہیں۔ اب آپ اُن دونوں کی بھوت ناشنی رکشا کیجئے جس سے اُنھیں بھوت پریت نہ ستا سکیں۔"

یہ سن کر مہرشی بالمیک وہاں تشریف لے گئے۔ جہاں وہ دونوں

راجکمار رکھے۔ وہاں جاکر وہ بھوت گنی اور رکشو دتا شنی رکشا کرنے لگے۔ مہرشی نے کش کے اگلے حصے سے نچلے حصے (لو) سے اُن دونوں کی رکشا رشیوں کی بوڑھی پتنیوں سے کروائی۔ اس لیئے بالترتیب "کش" اور "لو" اُن دونوں کے نام ہوئے۔ اُن رشی پتنیوں نے مہرشی کے ہاتھ سے رکشا لیکر تھوجیت ودھان کر دیا۔ پھر اُنھیں رشی پتنیوں نے وہاں پر شری رام ناتھ کا منوہر کیرتن کیا۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کا اشومیدھ یگیہ کی تیاری کرنا

بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے ایک دن شری لکشمن جی سے کہا۔ "لکشمن! مہرشی وشسٹ۔ بامدیو۔ جبالی اور کشیپ نیز دیگر اشومیدھ یگیہ کرنے کروانے میں ہوشیار برہمنوں کو بلوا کر لاؤ۔"

لکشمن جی سب کو بلا لائے۔ بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے سب کو پرنام کیا۔ اُنھوں نے اشیرباد دیا۔ بھگوان بولے:۔

"مہاراج! میں اشومیدھ یگیہ کرنا چاہتا ہوں۔"

برہمنوں نے کہا:۔ "پربھو! ضرور کیجیے۔"

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے لکشمن جی سے کہا۔ لکشمن! تم سگریو کو میرا پیغام بھیجو کہ اپنے امراء و وزراء کے ساتھ یگیہ کا مہوتسو دیکھنے کے لیئے یہاں آویں۔ بھبھیشن کو بھی مطلع کرو! دیش کے کونے کونے سے برہمنوں کو مدعو کرو۔ رشیوں مہرشیوں کو پتنیوں سمیت بلاؤ۔ یہ یگیہ گومتی کے کنارے کیا جاوے گا۔ لہٰذا تم ایک عظیم الشان یگیہ شالہ وہاں تعمیر کرواؤ! یگیہ شالہ میں چاول۔ مونگ۔ تیل۔ چنا۔ اُڑد۔ نمک

گھی، تیل اور دیگر مصالحہ جات بیل گاڑیوں میں لدواکر بھیج دو۔ وہاں پر ایک بازار کا بھی انتظام کرو۔ جس میں کہ ہر قسم کی اشیاء کی خرید و فروخت کا اہتمام ہو۔ سیتا کی طلائی مورتی بھی ویکشا کے لئے ضرور بالضرور تیار کرو ادینا۔"

مہمان خانے کا انتظام بھرت تیز شری شترگھن جی کے سپرد کیا گیا۔

یگیہ کی کارروائی

یگیہ شالہ میں ہر قسم کا سامان بھجواکر بھگوان شری رامچندر جی مہاراج نے سیاہ گھوڑا چھوڑا لکشمن کو گھوڑے کی نگرانی کا حکم دے کر بھگوان خود یگیہ شالہ میں تشریف لائے اور وہاں کا انتظام دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ پھر مدعو شدہ راجگان و مہاراجگان کو تحائف نذر کئے۔ بھرت۔ شترگھن راجگان کی خدمت کر رہے تھے۔ سگریو وغیرہ کے سپرد برہمنوں کو کھانا کھلانے کا کام ہوا۔ بھبھیشن رشیوں مہرشیوں کے آرام و آسائش کا خیال رکھ رہے تھے۔ بڑی دھوم دھام سے یگیہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

بڑے بڑے مہاتما یگیہ میں تشریف لائے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ آج تک اُنھوں نے ایسا یگیہ نہیں دیکھا کیونکہ جس طرح سے فراخدلی کے ساتھ اس یگیہ میں دان دیا گیا ہے۔ آج تک کسی دوسرے یگیہ میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔ سونے کی خواہش رکھنے والے کو سونا اور ہیرے کی خواہش رکھنے والے کو ہیرا، پارچہ کی خواہش رکھنے والے کو پارچہ اور اناج کی خواہش

رکھنے والے کو اناج ملا۔ ان اشیاء کے وہاں انبار لگے ہوئے تھے۔

مہرشی بالمیک کی یگیہ میں تشریف آوری

یگیہ میں مہرشی بالمیک بھی ششیوں سمیت پدھارے رشیوں مہرشیوں نے اُن کی آمد کی خبر سُن کر اُن کے آنے سے پہلے ہی اُن کے لئے یگیہ شالہ میں علیحدہ کُٹیا بنوادی۔ پھل اور میووں کے ڈھیر وہاں پر لگادیئے۔ مہرشی بالمیک نے اپنے دونوں شاگردوں لو اور کُش سے کہا کہ تم یگیہ میں جاکر رامائن سُناؤ رشیوں کے ستھانوں میں برہمنوں کے پاس راجاؤں مہاراجاؤں مہاراجاؤں کے ڈیروں میں بھگوان رامچندر جی کی جائے قیام کے صدر دروازے پر سب جگہ جاکر تم رامائن گاؤ۔ اگر شری رام چندر جی بُلائیں، تو اُن کے پاس چلے جانا۔ رشیوں مہرشیوں سے بات چیت کرتے وقت آداب مجلس کو ملحوظ خاطر رکھنا۔ ایک دن میں بیس سرگ سُنانا۔ دولت کا لالچ ہرگز نہ کرنا۔ آشرموں میں رہنے والوں کو دھن دولت سے کیا مطلب؟ اگر رامچندر جی دریافت کریں کہ تم کس کے لڑکے ہو؛ تو کہنا کہ ہم بالمیک کے شاگرد ہیں...

یہ بینا لے لو اور جاؤ۔

مہرشی کو پرنام کر کے "لو" اور "کُش" وہاں سے چلے گئے۔

لو اور کش کا رام چرتر گانا

دوسرے دن صبح لو اور کُش نے بینا پر رام چرتر گانا شروع کیا۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے سُنا کہ دو لڑکے بینا کے ساتھ رام چرتر گا رہے ہیں۔ سبھا کے عین درمیان لو اور کش کو بٹھا کر مہمانوں نے اُن سے رام چرتر سُنا۔ بار بار سنتے تھے اور سر دُھنتے تھے سیر نہ ہوتے تھے۔ تمام مہاراجگان کبھی بھگوان کی طرف دیکھتے اور کبھی لو اور کش کے چہروں کی طرف! رام سے کتنی ملتی جلتی تھی اُن لڑکوں کی شکل!

دوپہر تک لو اور کش نے بیس سرگ سُنا کر بینا رکھ دی۔ بھگوان شری رام چندر جی نے بھرت جی کو حکم دیا کہ اِن لڑکوں کو اٹھارہ ہزار اشرفیاں دے دو۔ اس کے علاوہ اور بھی جو یہ مانگیں دیدو۔

لو اور کش کہنے لگے۔ "ہمیں دولت سے کیا غرض؟ ہم تو بن باسی ہیں۔ کند مول کھا کر ہم گذارہ کر لیتے ہیں۔ جنگل میں دولت کس کام آئے گی؟"

اس جواب سے بھگوان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی اُنھوں نے دریافت فرمایا۔ یہ کاویہ کتنا بڑا ہے؟ اِسکا مُصنف کون ہے؟"

تو اور کُش نے جواب دیا - "مہاراج! یہ کاویہ مہرشی بالمیک کی تصنیف ہے۔ اس میں چوبیس ہزار شلوک ہیں۔ سو کتھائیں، پانچ سو سرگ اور سات کانڈ ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کو اگر یہ کاویہ سُننا پسند ہو تو آپ فرصت کے وقت سُن سکتے ہیں۔"

بھگوان شری رام چندر جی کا اپنے پُتروں کو پہچاننا اور مہرشی بالمیک کے ہاں قاصد بھیجنا

کاویہ سُنتے سُنتے بھگوان شری رامچندر جی مہاراج جان گئے کہ یہ دونوں لڑکے سیتا کے پُتر ہیں۔ انھوں نے دونوں کو بُلا کر حکم دیا۔ "تم مہرشی بالمیک کے پاس جا کر کہو، کہ اگر سیتا شُدھ چرترتا اور پاپ رہت ہو تو، مہرشی کی آگیا لے کر مہرشی کی مرضی کے مُطابق اپنی شُدھی کا یقین دلوائے۔ دیکھو! مہرشی کیا جواب دیتے ہیں۔ اور سیتا کے دل میں کیا ہے۔ جاؤ اور پھر مجھے آ کر سب حال بتاؤ"

مہاراج کے حکم کے مطابق دوت مہرشی بالمیک کے پاس گئے۔ انھوں نے اُن کو پرنام کر کے بھگوان شری رامچندر

جی مہاراج کا پیغام دیا۔

دوتوں کی بات سُن کر مہرشی بالمیک بولے۔ "بہت اچھا سیتا ویسا ہی کرے گی۔ کیونکہ استریوں کا دیوتا اُن کا پتی ہی ہوتا ہے"۔

دوتوں نے آکر، جو کچھ مہرشی بالمیک نے کہا بھگوان شری رام چندر جی مہاراج سے آکر کہہ دیا۔ بھگوان نے خوش ہوکر رشیوں مہرشیوں اور راجگان و مہاراجگان سے کہا۔ "مہاراج! آپ اپنے ششوں سمیت نیز راجگان و مہاراجگان اپنے امراء و وزراء کے ساتھ سیتا کی شپتھ سنیں۔ اور بھی جو لوگ سُننا چاہیں وہ یہاں اکٹھے ہوجائیں"۔

مہرشی بالمیک کے ساتھ شری سیتا جی کا آنا

صبح ہوئی تو بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے سب رشیوں و مہرشیوں کو طلب فرمایا۔ مہرشی وششٹ۔ شری بام دیو، جابالی، مہرشی کشیپ، مہرشی وشوامتر، مہرشی درباسا، مہرشی پُلست، شکتی مُنی، مہرشی بھارگو وامن مُنی، مہرشی مارکنڈے، موریہ مُنی، مہرشی گرگ، مہرشی چیون۔ شری شتانند، مہرشی بھاردواج، اگنی پتر سپربھ۔ مہرشی نارد پربت اور مہرشی گوتم و دیگران سب کے سب وہاں تشریف لائے مہاراجگان راکشس و بانر بھی وہاں آئے۔ دور دراز سے

یگیہ میں مدعو شدہ ہزارہا برہمن شری سیتاجی کی شپتھ دیکھنے کے لئے وہاں آئے - اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے -

زاں بعد شری سیتاجی کو ساتھ لے کر مہرشی بالمیک بھی وہاں تشریف لائے - آگے آگے مہرشی بالمیک تھے - اور اُن کے پیچھے سر نیچا گئے ہوئے ہاتھ جوڑے ہوئے، پُرنم آنکھوں کے ساتھ دل میں بھگوان شری رام چندر جی کی منوہر مورتی بٹھائے ہوئے شری سیتاجی چلی آرہی تھیں -

یگیہ شالہ ایک بار "بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کی جے" اور "سیتا دیوی کی جے" کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اُٹھی - جیکاروں کے شور کے درمیان مہرشی بالمیک نے کہا - "رام! جس سیتا کو آپ نے مخالفت کے خوف سے میرے آشرم کے پاس چھوڑ دیا تھا وہ سُرتا اور دھرم چارنی ہے - آپ لوک نندا سے ڈرتے ہیں - اس لئے سیتا اپنی شدھتا کا وشواس دلانا چاہتی ہے - آپ آگیا دیجئے - یہ دونوں بالک سیتا ہی کے ہیں - ایک ساتھ ہی دونوں کی اتپتی ہوئی ہے - رام! میں وَرُن کا دسواں پُتر ہوں - میں جھُوٹ نہ کہوں گا - یہ دونوں لڑکے تمہارے ہی ہیں میں شپتھ کھا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ میتھلی دُشٹ چرتر ہو تو میں ہزارہا برس تک کے گئے ہوئے اپنے تپ کا پھل نہ پاؤں، من سے کرم سے، اور بانی سے بھی کوئی پاپ رہت ہو تو میں اُس کا پھل......

بھاگی ہوں ۔ پانچ گیان اندریوں اور چھٹے من سے جب میں نے سیتا کو شدھ جانا تھا تب میں نے اُسے گرہن کیا تھا ۔ اس لئے اے رام ! اس کا چرتر شدھ ہے یہ پاپ رہت اور پتی برتا ہے ۔ لیکن آپ لوک اپواد سے ڈر رہے ہیں ۔ اس لئے یہ آپ کو وشواش دلائیگی "۔

شری سیتا جی کا پرتھوی میں سما جانا

مہرشی بالمیک جب اپنی بات ختم کر چکے تو بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے ہاتھ جوڑ کر کہا " بھگوان آپ جیسا کہتے ہیں ، وہ سب ٹھیک ہے ۔ آپ کے دوش رہت بچنوں سے ہی مجھے وشواش ہو گیا ہے ۔ دیوتاؤں کے سامنے بھی اس نے مجھے وشواش دلایا تھا ۔ اور شپتھ کھائی تھی ۔ اسی کارن میں اسے گھر بھی لے آیا تھا ۔ محض مخالفت کے ڈر سے میں نے جان بوجھ کر اسے چھوڑا تھا . . . . اس لئے آپ کشما کیجئے ۔ میں جانتا ہوں کہ یہ دونوں لڑکے میرے ہی ہیں ۔ ایک ہی ساتھ اتپن ہوئے ہیں ۔ لیکن اگر اس اجتماعِ عظیم میں سیتا شدھ قرار دی جائے تو مجھے بڑی بھاری خوشی حاصل ہوگی "

اِتنے میں یگیہ شالہ میں برہما آدی دیوتا آپہنچے ۔ آدتیہ ۔ بسو ۔ رور ۔ وشودیو ، مردگن ۔ سارھیہ بڑے بڑے رشی مہرشی ناگ اور سدھ وہاں اکٹھے ہو گئے ۔

بھگوان شری رام چندر جی مہاراج نے مہرشی بالمیک سے کہا۔ "منیوں میں سرشیٹ! مجھے آپ کی بات سے ہی سیتا کے شدھ ہونے کا یقین ہو گیا۔ مگر اب ان کے سب کے سامنے اگر سیتا اپنی شدھی ثابت کرے تو مجھے بڑی مسرت حاصل ہو۔ دیکھئے! یہ سب سیتا کی شپتھ دیکھنے کے لئے ہی تو آئے ہیں۔"

اب سر جھکا کر اور ہاتھ جوڑ کر شری سیتا جی بولیں۔ "اگر میں نے راگھو کے سوا دوسرے منش کا من سے بھی کبھی چنتن کیا ہو تو پرتھوی اپنے بھیتر جانے کے لئے، مجھے جگہ دیوے۔ ....

من کرم بانی سے یدی میں رام چندر جی کو اپنا پتی سمجھتی ہوں تو پرتھوی دیوی مجھے سما جانے کے لئے ستھان دیوے۔ یدی میرا یہ کہنا ستیہ ہو کہ میں رام کے سوائے اور کسی کو نہیں جانتی تو پرتھوی دیوی مجھے اپنے اندر سما جانے کے لئے جگہ دیوے۔"

سیتا جی اس طرح سے شپتھ کر رہی تھیں کہ اتنے میں پرتھوی پھٹ گئی اور اس میں سے ایک نہایت ہی نفیس سنگھاسن برآمد ہوا۔

اس کو بہت سے ناگ اپنے سر پر اٹھائے ہوئے تھے۔ پرتھوی دیوی نے دونوں بازوؤں سے شری سیتا جی کو تھام کر اور "تمہارا سواگت ہو" کہہ کر سنگھاسن پر بٹھا لیا۔ پھر وہ سنگھاسن سب کے دیکھتے ہی دیکھتے دھرتی میں سما گیا۔ اس وقت

آسمان سے پھولوں کی بارش ہونے لگی۔ دیوتا "سادھو" "سادھو" کہکر سیتا جی کی تعریف کرنے لگے۔ وہ کہنے لگے دیوی سیتے! تمہارا اشیل دھنیہ ہے۔ سب دیوتا شری سیتا جی کی پرشنسا کرتے ہوئے طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے۔ پنڈال میں جتنے رشی مہرشی ور راجے اور مہاراجے بیٹھے تھے۔ سب محو حیرت تھے۔ کوئی تو اُس جگہ کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں کہ شری سیتا دیوی جی سمائی تھیں۔ اور کوئی بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اے جانِ جہاں جانکی ہر جسم میں جاں ہے
جب ست کا ترے نام سے ہی نام و نشاں ہے
تعریف میں مصروف ہر اک پیر و جواں ہے
آرام جگر راحتِ جاں لطفِ بیاں ہے
پرنام تجھے کرتا ہوں پر نام سے پہلے
آتی ہے تری یاد شری رام سے پہلے
رگ رگ میں تری خوں ہے کہ رشیوں کا لہو ہے
تو باغِ شہادت میں مگر شانِ نمو ہے
عادات تری وہ ہیں جو ماتاؤں کی خو ہے
مشکل میں مداوا دلِ بیمار کا تو ہے
تو منبعٔ الطاف ہے اے جنک دلاری
مشہور ہے عالم میں تو ہی رام پیاری
متھلا میں شری رام نے جب دھنش کو توڑا
قدرت نے جب اِس رشتۂ تقدیس کو جوڑا
منہ طرف اجودھیا جو شری رام نے موڑا

ہر پیر و جواں سُنتے ہی دربار کو دوڑا
سیتا ہے کہاں دیکھنے ماتائیں بھی دوڑیں
رگھوبیر کے درشن کے لئے گائیں بھی دوڑیں
دنیا میں بنی دھرم کی تصویر ہے سیتا
اور استری جاتی کو یہ جاگیر ہے سیتا
دُکھیوں کے لئے خوبیٔ تقدیر ہے سیتا
جو سر کو جھکا دیتی ہے وہ تدبیر ہے سیتا
راجہ ہے شری رام تو ہے جانکی رانی
تازہ ہے شب و روز یہ دلچسپ کہانی
اب دیکھئے تقدیر کے پردوں کا اُلٹنا
اس گردشِ ایام سے گھر بار کا چھُٹنا
شاہی کی جگہ ہائے وہ بن بن کا بھٹکنا
یاد آگیا رگھبیر کا اک بات پہ مٹنا
یہ ریت پرانی ہے کہ جاں جائے تو جائے
رگھبر کی مگر ذات پہ کچھ حرف نہ آئے
قسمت کا لکھا کون مٹاتا ہے جہاں میں
خود والئے کونین بھی ہے آہ و فغاں میں
کیا راج ہے کیا تاج ہے کیا تیر و کماں میں
بھیشم کی ادا رہتی ہے مردوں کی زباں میں
والد کے اشارہ پہ ہیں جنگل کو روانہ
اس تیاگ کا ویراگ کا شاہد ہے زمانہ
سرتاجِ جہاں رام کے چرنوں کی پیاری
جنگل میں پھرا کرتی ہے یہ جنک دُلاری

جنگل میں بھی منگل ہے یہی باد بہاری
سیتا کے قدم بن میں ہیں پھولوں کی کیاری
لچھمن کی نظر رہتی ہے چرنوں میں ہمیشہ
سورج کی چمک رہتی ہے کرنوں میں ہمیشہ
سونے کا ہرن کاش نہ ہرگز نظر آتا
سیتا کو نئے روپ نہ قدرت کے دکھاتا
جب آئی صدا درد بھری ہائے بھراتا
فرقت میں گھلی جاتی تھی اس حال میں ماتا
ساعت تھی بڑی رام کو سیتا سے چھڑایا
لنکیش نے دھوکہ کیا گوھر کو اُڑایا
جب ست نے تنزے بات جو بگڑی تھی بنائی
لنکا پہ ہوئی رام کی جس وقت چڑھائی
راون کی ملی خاک میں سب شوکت شاہی
بھگتوں کو ملی فتح پہ گھر گھر سے بدھائی
جنگل کے ہر اک خار میں گلدستہ رہے سیتا
خود رام ہے یا رام کا اوتار ہے سیتا

اِتی شری تلسی داس کرت

رامائن سماپت

رامائن

از قلم امیر الشعراء عالی جناب دیوان بھنڈیداس صاحب قمر

۱

صدا شری رام کی نکلے یہ وہ ہے سازِ رامائن
ہر اک آواز سے افضل سنو آوازِ رامائن
اگرچہ ہو چکیں صدیاں یہ ہے اک واقعہ دیرین
ابھی تک نقش ہیں دل پر مگر اندازِ رامائن

۲

مقدس ہے سناتن دھرم میں یہ نام رامائن
لبالب ہے مے لطف و کرم سے جام رامائن
جہاں تک ہو سکے تم سے دو روزہ زندگی میں
قمر سُن لو کہ دُنیا میں ہے نیک انجام رامائن

۳

مُرادوں کا کھلا رات دن بھنڈار رامائن
کِھلا ہے بے خزاں اِس دیش میں گلزار رامائن
سراسر زندگی ہے اے قمر شری رام کی لیلا
کئی بے آسروں کی آس ہے دربار رامائن

۴

یقیناً بیدلوں کے واسطے دلبر ہے رامائن
جسے نایاب کہتے ہیں یہی گوہر ہے رامائن
ہمیشہ روشنی ملتی ہے پر انوار منزل سے
سناتن دھرم میں اک دامنِ پُر زر ہے رامائن

اے رام آ

از تاج الشعراء حضرت دلؔ خوشاب نواسی

وقت نازک آگیا اے رام آ

گھر کے بھارت پر بلائیں آگئیں چار سو کالی گھٹائیں چھا گئیں
روشنی کا لے کے اب پیغام آ

ظلمتوں کے تیز دھارے ہو گئے اور پوشیدہ ستارے ہو گئے
توڑنے اِن ظلمتوں کا دام آ
وقت نازک آگیا اے رام آ

آ ترے تیر و کماں کو چوم لیں آ تری تیغ و سناں کو چوم لیں
پھر پلانے زندگی کا جام آ
وقت نازک آگیا اے رام آ

آ ترے چرنوں پہ ہو جائیں فدا آ لگا لیں سر پہ تیری خاکِ پا
آ ہمارے پیارے دل آرام آ
وقت نازک آگیا اے رام آ

پھول کھِل جائیں ترے آنیسے آ پنچھی سب گائیں ترے آنیسے آ
آ بدل دے پھر صبح سے پھر شام آ
وقت نازک آگیا اے رام آ

حسرتِ دیدار

از جناب لالہ نراین داس صاحب پوری

زمینِ ہند پھر رگھبیر سے فرزند پیدا کر
بھرت لچھمن شترگن سے سعادت مند پیدا کر
تمنّا ہے کہ خود رگھبیر ہی اک بار آجائیں
رُخِ تاباں کا جلوہ اپنے پروانوں کو دکھا جائیں
محبّت کا دلوں کی کھیتوں میں بیج بو جائیں
دھرم کے باغ کے اشجار پھر سر سبز ہو جائیں
دھرم کا راستہ پھر راہ گم کردوں کو دکھلائیں
دلوں سے پردۂ بیگانگی کو دور کر جائیں
ہر اک چشم تماشہ آشنا ہو پھر صداقت سے
شناسائی ہو ہر سینہ کو پھر رازِ حقیقت سے
پوری کو اُن کے پاؤں چومنے آسان ہو جائیں
دل و جاں کاش شانِ ہند پر قربان ہو جائیں

تلسی داس جی کرت

شری ہنومان چالیسہ

دوہا

شری گورو چرن سروج رج نج من مکر سدھار ۔ برنوں رگھوبر بمل یش جو دایک پھل چار

بدھی ہین تنو جان کے سمروں پون کمار ۔ بل بدھی ودیا دیہو موہے ہرو کلیش بکار

چوپائی

جے ہنومان گیان گن ساگر	جے کپیش تہوں لوک اُجاگر	رام دوت اتولت بل دھاما	انجنی پتر پون سُت ناما
مہاویر بکرم بجرنگی	کومتی نوار سومتی کے سنگی	کنچن ورن وراج سوویشا	کانن کنڈل کنچت کیشا
ہاتھ وجر اَو دھوجا وراجے	کاندھے مونج جنیو ساجے	شنکر سون کیشری نندن	تیج پرتاپ مہا جگ بندھن
ودیا وان گنی اتی چاتر	رام کاج کروے کو آتر	پربھو چرتر سن وے کو رسیا	رام لکھن سیتا من بسیا
سوکھشم روپ دھر اُسہ دکھاوے	رامچندر کے کاج سنوارے	لائے سنجیون لکھن جیائے	شری رگھوبیر ہرش اُر لائے
رگھوپتی کینی بہت بڑائی	تم مم پریہ بھرت سم بھائی	سہس بدن تمرو یش گاویں	اس کہہ شری پت کنٹھ لگاویں
سنکادِک برہمادی منیشا	نارد شارد سہت اہیشا	یم کوبیر دگپال جہاں تے	کوی کووِد کہی سکیں کہاں تے
تم اُپکار سگریوہہ کینا	رام ملائے راج پد دینا	تمرو منتر ببھیکشن مانا	لنکیشور بھئے سب جگ جانا
یگ سہسر یوجن پر بھانو	لیلیو تاہی مدھر پھل جانو	پربھو مدریکا میل مکھ ماہیں	جلدھ لانگھ گئے اچرج ناہیں
درگم کاج جگت کے جیتے	سگم انوگرہ تمرے تیتے	رام دوارے تم رکھوارے	ہوت نہ آگیا بن پیسارے
سب سکھ لہے تمہاری شرنا	تم رکھشک کاہو کو ڈرنا	اپنا تیج سمہارو آپے	تینوں لوک ہانکتے کانپے
بھوت پشاچ نکٹ نہیں آوے	مہاویر جب نام سناوے	ناشے روگ ہرے سب پیرا	جپت نرنتر ہنومت ویرا
سنکٹ سے ہنومان چھڑاویں	من کرم بچن دھیان جو لاویں	سب پر رام تپسوی راجا	تن کے کاج سکل تم ساجا
اور منورتھ جو کوئی لاوے	تاسو امت جیون پھل پاوے	چاروں یگ پرتاپ تمہارا	ہے پرسدھ جگت اُجیارا
سادھو سنت کے تم رکھوارے	اسُر نکندن رام دلارے	اشٹ سدھ نو ندھ کے داتا	اس بر دین جانکی ماتا
رام رسائن تمرے پاسا	سدا رہو رگھوپتی کے داسا	تمرو بھجن رام کو بھاوے	جنم جنم کے دکھ بسراوے

انت کال رگھوبر پر جائی ۔ جہاں جنم ہر بھگت کہائی
اور دیوتا چت نہ دھرئی ۔ ہنومت اسے سرب سکھ کرئی
سنکٹ ہرے مٹے سب پیرا ۔ جو سمرے ہنومت بل بیرا
جے جے جے ہنومان گسائیں ۔ کرپا کرو گورودیو کی نائیں
یہ شت بار پاٹھ کرے جوئی ۔ چھوٹے بند مہا سکھ ہوئی
جو یہ پڑھے ہنومان چالیسا ۔ ہووے سدھ ساکھی گوریسا

تلسی داس سدا ہر چیرا
کیجے ناتھ ہردے مہ ڈیرا

پون تنے سنکٹ ہرن منگل مورتی روپ ۔ رام لکھن سیتا سہت ہردے بسو سر بھوپ

ختم شد